فتوے

سوال

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ

حامداً و مصلیاً و مسلماً

علماے حفظۂ دین وحماۃ شرع رسول امین میرزا غلام احمد قادیانی اور ان کے حواریون اور ہم مشربون کے حق مین کیا فرماتے ہین جنکے عقاید ومقالات یہ ہین جو ان کے تصنیفات وتحریرات سے نقل کیئے جاتے ہین۔ اور مزید تحقیق وتصدیق کی غرض سے ان کی اصل تصنیفات وتحریرات بھی شامل سوال ہین۔

(۱) ملائکہ ستارون کی ارواح ہین۔ وہ ستارون کے لئے جان کا حکم رکھتے ہین

ف ۱۔ جہان سائل خود پہنچا وہان اصل تصنیفات قادیانی اور ان کے حواریون کی ساتھ لے گیا۔ اور ان مضامین کو اصل تصنیفات مین دکھا دیا بعض جگہہ ان سوالات کو بذریعہ ڈاک بہیجا تو وہان بہی اصل تصنیفات قادیانی کو بہیجا گیا۔ جن علما کے پاس اصل تصانیف نہین پہنچین وہ اس شرط سے مطالبہ کرین کہ بعد ملاحظہ انکو واپس کرین گے تو ان کے پاس اصل تصنیفات ارسال ہونگی +

ف ۲۔ یہ عقاید از نمبر اول لغایت ہفتم آپ کے رسالہ توضیح مرام مین موجود ہین جو بہ ترتیب

ہین - لہذا وہ ان ستارون سے کبھی جدا نہین ہوتے *

تتمہ حاشیہ صفحہ ۱۰۵

رسالہ نہ بترتیب عقاید مندرجہ سوال نقل کئے جاتے ہین ایکے صفحہ ۱۲۱ مین لکھا ہے کہ اگر یہ استفسار ہو کہ جس خاصیت اور قوت روحانی مین یہ عاجز اور مسیح بن مریم مشابہت رکھتے ہین وہ کیا شے ہے اس کا جواب یہ ہے کہ وہ ایک مجموعی خاصیت ہے جو ہم دونو کے روحانی قواے مین ایک خاص طور پر رکہی گئی ہے جسکے سلسلہ کی ایک طرف نیچے کو اور ایک طرف اوپر کو جاتی ہے - نیچے کی طرف سے مراد وہ اعلے درجہ کی دلسوزی اور غمخواری خلق اللہ ہے جو داعی الے اللہ اور اسکے مستعد شاگردون مین ایک نہایت مضبوط تعلق اور جوڑ بخش کر نورانی قوت کو جو داعی الے اللہ کے نفس پاک مین موجود ہے ان تمام سرسبز شاخون مین پہیلاتی ہے - اوپر کی طرف سے مراد وہ اعلے درجہ کی محبت قوی ایمان سے ملی ہوئی ہے - جو اول بندہ کے دل مین بارادہ الٰہی پیدا ہو کر رب قدیر کی محبت کو اپنی طرف کہینچتی ہے اور پہر اُن دونون محبتون کے ملنے سے جو درحقیقت نر اور مادہ کا حکم رکہتی ہین ایک مستحکم رشتہ اور شدید مواصلت خالق اور مخلوق مین پیدا ہو کر الٰہی محبت کی چمکنے والی آگ سے جو مخلوق کی ہیزم مثال محبت کو پکڑ لیتی ہے ایک تیسری چیز پیدا ہو جاتی ہے جس کا نام روح القدس ہے -

سو اس درجہ کے انسان کی روحانی پیدائش اسوقت سے سمجھی جاتی ہے جبکہ خداتعالے اپنے ارادہ خاص سے اس مین اس طور کی محبت پیدا کر دیتا ہے اور اس مرتبے کی محبت مین بطور استعارہ یہ کہنا بیجا نہین ہے کہ خداتعالے کی محبت سے بہری ہوئی روح اس انسانی روح کو جو بارادہ الٰہی اب محبت

(۲) جبرائیل جسکا سورج سے تعلق ہے وہ بذات خود اور حقیقۃً زمین پر نہین

توضیح مرام صفحہ ۱۰۱

سے بھر گئی ہے - ایک نیا تولد بخشتی ہے - اسی وجہ سے اس محبت کی بھری ہوئی روح کو خدا تعالے کی روح سے جو نافخ المحبت ہے استعارہ کے طور پر **ابنیت کا علاقہ** ہوتا ہے - اور چونکہ روح القدس ان دونون کے ملنے سے انسان کے دل مین پیدا ہوتی ہے - اس لئے کہہ سکتے ہین **کہ وہ** ان دونون کے لئے **بطور ابن ہے** اور **یہی پاک تثلیث ہے** جو اس درجہ محبت کے لئے ضروری ہے جسکو ناپاک طبیعتون نے مشرکانہ طور پر سمجھ لیا ہے - **اور اسکے صفحہ ۲۵** مین لکھا ہے - اور یہ کیفیت جو ایک آتش افروختہ کی صورت پر دونون محبتون کے جوڑ سے پیدا ہو جاتی ہے اسکو **روح امین** کے نام سے بولتے ہین - کیونکہ یہ ایک تاریکی سے امن بخشتی ہے - اور ہر ایک غبار سے خالی ہے اور اسکا نام **شدید القوے** بھی ہے - کیونکہ یہ اعلےٰ درجہ کی طاقت وحی ہے جس سے قوی تر وحی متصور نہین اور اسکا نام **ذو الافق الاعلے** بھی ہے - کیونکہ یہ وحی الٰہی کے انتہائی درجہ کی تجلی ہے اور **اس کے صفحہ ۲۷** مین لکھا ہے **مسیح اور اس عاجز کا مقام ایسا ہے کہ اسکو استعارہ کے طور پر ابنیت کے لفظ سے تعبیر کر سکتے ہین** - اور **اسکے صفحہ ۲۹** مین لکھا ہے اسجگہہ اس بات کا بیان کرنا بھی بیموقع نہوگا کہ جو کچھ ہمنے روح القدس اور روح الامین وغیرہ کی تعبیر کی ہے - یہ درحقیقت ان عقائد سے جو اہل اسلام ملائک کی نسبت رکھتے ہین - منافی نہین ہے کیونکہ **محققین** اہل اسلام ہرگز اسبات کے قائل نہین کہ ملائک اپنے شخصی وجود کے ساتھ انسانون کی

اتر نا اس کا نزول جو شرع مین وارد ہے اُس سے اس کی تاثیر کا نزول مُراد ہے -

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۰۱

طرح زمین پر اُترتے ہین اور یہ خیال بداہت عقل باطل ہی ہے - مثلاً
فرشتہ **ملک الموت** جو ایک سکینڈ مین ہزارہا لوگون کی جانین نکالتا
ہے - جو مختلف بلاد و امصار مین ایک دوسرے سے ہزارون کوسون کے
فاصلے پر رہتے ہین اگر ہر ایک کے لئے اسبات کا محتاج ہو کہ اول پیرون سے
چلکر اسکے ملک اور شہر اور گھر مین جاوے اور پھر اتنی مشقت کے بعد جان
نکالنے کا اُسکو موقعہ ملے تو ایک سکینڈ کیا اتنی بڑی کارگذاری کے لئے کئی
مہینون کی مہلت بھی کافی نہین ہو سکتی کیا یہ ممکن ہے کہ ایک شخص
انسانون کی طرح حرکت کر کے ایک طرفۃ العین مین یا اسکے کم عرصہ مین تمام جہان
گھوم کر چلا آوے ہرگز نہین **اور اسکے صفحہ ۳۲ مین ہے** - پس اصل
بات یہ ہے کہ جسطرح آفتاب اپنے مقام پر ہے اور اسکی گرمی اور روشنی زمین
پر پھیلکر اپنے خواص کے موافق زمین کی ہر ایک چیز کو فائدہ پہنچاتی ہو - اسی طرح روحانیات سماویہ خواہ ان
کو یونانیون کے خیال کے موافق نفوس فلکیہ کہین یا دساتیر اور وید کی اصطلاحات کی موافق ارواح کواکب سے
ان کو نامزد کرین یا نہایت سیدہے اور موحدانہ طریق سے ملائک اللہ کا
ان کو لقب دین درحقیقت یہ عجیب مخلوقات اپنے اپنے مقام مین **مستقر
اور قرار گیر ہے** - + + + جیسے ہمارے اجسام اور ہماری تمام ظاہری
قوتون پر آفتاب اور ماہتاب اور دیگر سیارون کا اثر ہے - ایسا ہی ہمارے
دل اور دماغ اور ہماری روحانی قوتون پر یہ سب ملائک ہماری مختلف استعدادون
کے موافق اپنا اپنا اثر **ڈال رہے ہین** - اور اُسکے **صفحہ ۳۸**
مین ہے - اگر اُن نفوس طیبہ کا ان ستارون سے الگ ہونا فرض کر لیا جائے

اور جو صورت جبرئیل وغیرہ فرشتون کی انبیاد یکہتے تہے وہ جبرئیل وغیرہ کی

توضیح مرام صفحہ

تو پہر ان کے تمام قواے مین فرق پڑجائے گا۔ انہین نفوس کے پوشیدہ ہاتھ کے زور سے تمام ستارے اپنے اپنے کام مین مصروف ہین اور جیسے خداتعالے تمام عالم کے لئے بطور جان کے ہے ایساہی (مگر اسجگہہ تشبیہ کامل مراد نہین) وہ نفوس نورانیہ کواکب اور سیارات کے لئے جان کا ہی حکم رکھتے ہین۔ **اور انکے جدا ہو جانے** سے ان کی حالت وجودیہ مین **بکلی فساد** راہ پاجانا لازمی وضروری امر ہے اور آجتک کسی نے اس امر مین اختلاف نہین کیا کہ جسقدر آسمانون مین سیارات پائے جاتے ہین وہ کائنات الارض کی تکمیل وتربیت کے لئے ہمیشہ کام مین مشغول ہین + + + تمام نباتات وجمادات اور حیوانات پر آسمانی کواکب کا دن رات **اثر پڑرہا ہے —— اور اس کے صفحہ ۷۰ مین** ہے قرآن شریف سے ثابت ہے کہ یہ سیارات اور کواکب اپنے اپنے قالبون کے متعلق ایک ایک روح رکہتے ہین جنکو نفوس کواکب سے ہی نامزد کرسکتے ہین۔ اور جیسے کواکب اور سیارون مین باعتبار اُن کے قالبون کے طرحطرح کے خواص پائے جاتی ہین۔ جو زمین کی ہر ایک چیز پر حسب استعداد اثر ڈال رہے ہین۔ ایساہی ان کے نفوس نورانیہ مین بھی انواع اقسام کے خواص ہین جو باذن حکیم مطلق کائنات الارض کے باطن پر اپنا **اثر ڈالتے ہین** اور یہی نفوس نورانیہ کامل بندون پر بشکل جسمانی **متشکل** ہوکر ظاہر ہوجاتے ہین۔ اور بشری صورت سے **متمثل** ہوکر دکھائی دیتے ہین۔ اور اسکے صفحہ **۶۷** مین ہے۔ جسقدر ارواح واجسام اپنے کمالات مطلوبہ تک پہنچتے ہین

عکسی تصویر تھی جو انبیا کے خیال مین متمثل ہو جاتی تھی جیسی آئینہ مین دیکھنے والی کی

توضیح صفحہ ۶۹ |

ان سب پر **تاثیرات** سماویہ کام کر رہی ہین - اور کبھی ایک ہی فرشتہ مختلف طور کے اثر ڈالتا ہے - مثلاً جبرائیل جو ایک عظیم الشان فرشتہ ہے اور آسمان کے ایک نہایت روشن نیر سے تعلق رکھتا ہے اسکو کئی قسم کی خدمات سپرد ہین اُنہی خدمات کے موافق جو اُسکے نیر سے لئے جاتے ہین سو وہ فرشتہ اگرچہ ہر ایک ایسے شخص پر نازل ہوتا ہے - جو وحی الٰہی سے مشرف کیا گیا ہو - **(نزول کی اصل کیفیت جو صرف اثر اندازی کے طور پر ہے نہ واقعی طور پر یاد رکھنی چاہئے)** لیکن اسکے نزول کی تاثیرات کا دائرہ مختلف استعدادون اور مختلف ظروف کے لحاظ سے چھوٹی چھوٹی اور بڑی بڑی شکلون پر تقسیم ہو جاتا ہے - اور **اسکے صفحہ ۷۰** مین ہے

اس وقت مین کہ جب انسان بوجہ اقتران محبتین روح القدس کی نالی کے قریب اپنے تئین رکھہ دیتا ہے - معاً اُس نالی مین سے فیض وحی اُس کے اندر گر جاتا ہے یا یون کہو کہ اس وقت جبرئیل اپنا نورانی سایہ اس مستعد دل مین ڈالکر **ایک عکسی تصویر** اپنی اس کے اندر لکھہ دیتا ہے تب جیسے اس فرشتہ کا جو آسمان پر مستقر ہے جبریل نام ہے اس عکسی تصویر کا نام بھی جبرئیل ہی ہو جاتا ہے - یا مثلاً اس فرشتہ کا نام روح القدس ہے - تو عکسی تصویر کا نام بھی روح القدس ہی رکھا جاتا ہے سو یہ نہین کہ **فرشتہ انسان کے اندر گھس آتا ہے** بلکہ اسکا عکس انسان کے آئینہ قلب مین نمودار ہو جاتا ہے - مثلاً جب تم نہایت مصفے آئینہ اپنے موہنہ کے سامنے رکھہ دوگے تو موافق دائرہ اور مقدار اس آئینہ کے تمہاری شکل کا عکس

صورت متمثل ہو جاتی ہے ۔:۔

توضیح مرام صفحہ ۷۰

بلا توقف اسمین پڑیگا یہ نہین کہ تمہارا منہہ اور تمہارا سر گردن سے لوٹ کر اور الگ ہو کر آئینہ مین رکھدیا جائیگا ۔ بلکہ اس جگہہ رہیگا جہان رہنا چاہئے ۔ صرف اس کا عکس پڑیگا بلکہ جیسی جیسی وسعت آئینہ قلب کی ہوگی اسی مقدار کے موافق اثر پڑیگا ۔ مثلاً اگر تم اپنا چہرہ آرسی کے شیشہ مین دیکھنا چاہو کہ جو ایک چھوٹا سا شیشہ ایک قسم کی انگشتری مین لگا ہوتا ہے تو اگرچہ اسمین بہی تمام چہرہ نظر آئیگا ۔ مگر ہر ایک عضو اپنی اصلی مقدار سے نہایت چھوٹا ہو کر نظر آئیگا لیکن اگر تم اپنے چہرہ کو ایک بڑے آئینہ مین دیکھنا چاہو جو تمہاری شکل کی پورے انعکاس کے لئے کافی ہے ۔ تو تمہارے تمام نقوش اور اعضا چہرے کے اپنے اصلی مقدار پر نظر آجاوینگے اور اسکے صفحہ ۷۹ مین ہے ۔ جب جبریئلی نور خدا تعالے کی کشش اور تحریک اور نفخہ نورانیہ سے جنبش مین آجاتا ہے تو معاً اسکی ایک عکسی تصویر جسکو روح القدس کے ہی نام سے موسوم کرنا چاہئے محب صادق کے دل مین منقش ہو جاتی ہے ۔ اور اسکی محبت صادقہ کا ایک عرض لازم ٹہر جاتی ہے ۔ تب یہ قوت خدا تعالے کی آواز سننے کے لئے کان کا فائدہ بخشتی ہے ۔ اور اس کے عجائبات کے دیکھنے کے لئے آنکہون کے قائمقام ہو جاتی ہے ۔ اور اسکے الہامات زبان پر جاری ہونے کے لئے ایک ایسی محرک حرارت کا کام دیتی ہے جو زبان کے پہیئے کو زور کے ساتھ الہامی خط پر چلاتی ہے ۔ اور اسکے صفحہ ۸۴ مین لکہا ہے اسجگہہ مین اُن لوگون کا وہم بہی دور کرنا چاہتا ہون جو ان شکوک اور شبہات مین

(۳۳) ملک الموت بھی بذات خود زمین پر اُتر کر قبض ارواح نہیں کرتا ۔ بلکہ

توضیح مرام صفحہ ۱۱

مبتلا ہیں جواد لیا اور انبیاء کے الہامات اور مکاشفات کو دوسرے لوگوں کی نسبت کیا خصوصیت ہو سکتی ہے کیونکہ اگر نبیوں اور ولیوں پر امور غیبیہ کھلتے ہیں تو دوسرے لوگوں پر بھی کبھی کبھی کھلجاتے ہیں بلکہ فاسقوں اور غایت درجہ کے بدکاروں کو بھی سچی خوابیں آجاتی ہیں اور بعض بڑے درجہ کے بد معاش اور شریر آدمی اپنے ایسے مکاشفات بیان کیا کرتے ہیں کہ آخر وہ سچے نکلتے ہیں ۔ پس جب کہ ان لوگوں کے ساتھ جو اپنے تئیں نبی یا کسی اور خاص درجے کے آدمی تصور کرتے ہیں ۔ ایسے ایسے بدچلن آدمی بھی شریک ہیں جو بدچلنیوں اور بدمعاشیوں میں چھٹے ہوئے اور شہرۂ آفاق ہیں تو نبیوں اور ولیوں کی کیا فضیلت باقی رہی سو میں اسکے جواب میں کہتا ہوں کہ درحقیقت یہ سوال جسقدر اپنی اصل کیفیت رکھتا ہے وہ سب درست اور صحیح ہے اور جبرئیلی نور کا چھیالیسواں حصہ تمام جہان میں پھیلا ہوا ہے جس سے کوئی فاسق اور فاجر اور بڑے درجہ کا بدکار بھی باہر نہیں بلکہ میں یہانتک مانتا ہوں کہ تجربہ میں آچکا ہے ۔ کہ بعض اوقات ایک نہایت درجہ کی فاسقہ **عورت** جو کنجریوں کے گروہ میں سے ہے ۔ جسکی تمام جوانی بدکاری میں ہی گذری ہے ۔ کبھی سچی خواب دیکھہ لیتی ہے اور زیادہ تعجب یہ ہے کہ ایسی عورت کبھی ایسی رات میں بھی کہ جب وہ بادہ بسر و آشنا بہ بر کا مصداق ہوتی ہے کوئی خواب دیکھہ لیتی ہے اور وہ سچی نکلتی ہے مگر یاد رکھنا چاہئے کہ ایسا ہی ہونا چاہئے تھا کیونکہ جبرئیلی نور **جو آفتاب کی طرح جو اسکا ہیڈ کوارٹر ہے** ۔ تمام معمورہ عالم

دس کی تاثیر سے قبض ارواح ہوتا ہے۔

(۴) دنیا مین جو کچھہ ہو رہا ہے نجوم کی تاثیرات سے ہو رہا ہے۔

(۵) روح القدس۔ روح الامین۔ شدید القوی۔ ذوالافق الاعلی جنکا ذکر شرع مین وارد ہے۔ وہ انسان ہی کی ایک صفت ہے جو خدا کی محبت اور اسکے محبوب انسان کی محبت کے باہم ملنے سے متولد ہوتی ہے۔

(۶) ان دونون محبتون اور ان سے متولد نتیجہ (روح القدس) کا مجموعہ پاک تثلیث ہے*

(۷) آپ (مرزا) کو اور حضرت مسیح بن مریم کو استعارہ کے طور پر ابن اللہ کہہ سکتے ہین

(۸) آپ ایک معنی سے نبی ہین[له] کیونکہ آپ محدث ہین۔ جنسے خدا تعالے باتین

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۱۲

پر حسب استعداد ان کے اثر ڈال رہا ہے۔ اور کوئی نفس بشر دنیا مین ایسا نہین کہ بالکل تاریک ہو کم سے کم ایک ذرہ سی محبت وطن اصلی اور محبوب اصلی کی ادنے سی ادنے رشتہ مین بہی ہے اس صورت مین نہایت ضروری تہا کہ تمام بنی آدم پر یہانتک کہ انکے مجانین پر بہی کسیقدر جبرئیل کا اثر ہوتا اور فی الواقع ہے بہی

ان عبارات سے جیسے عقائد میرزائی از نمبر (۱) لغایت (۷) تصدیق ہوئے ویسی ہی یہ بات بہی معلوم ہوئی کہ آپکے نزدیک نبوت اور وحی کی وہی حقیقت ہی جو نیچریون اور برہم سماج والون نے بیان کی ہے کہ نبوت ایک نیچرل امر ہے جس سے کوئی فرد بشر خالی نہین ہے یہانتک کہ ناچنے والی کسبی (رنڈی) بہی اس سے محروم نہین اور وحی لانیوالا فرشتہ باہر سے نہین آتا بلکہ صاحب وحی کے دل و دماغ ہی سے وہ پیدا ہوتا ہی اور جبرئیل یا روح القدس اسکی ایک صفت کا نام ہے وعلی ہذا القیاس۔

له توضیح مرام مین صفحہ ۱۸ سے صفحہ ۲۰ تک کہا ہے اسجگہ اگر یہ اعتراض پیش کیا جاے

کرتا ہے اور محدث بھی ایک معنے سے نبی ہوتا ہے۔ ختم نبوت کا جو قرآن مین ذکر ہے

توضیح مرام صفحہ ۱۸

کہ مسیح کا مثیل بھی نبی چاہئے کیونکہ مسیح نبی تھا تو اسکا اول جواب تو یہی ہے کہ آنیوالے
مسیح کے لئے ہمارے سید و مولینا نے نبوت شرط نہین ٹہرائی بلکہ صاف طور پر یہی
لکہا ہے کہ وہ ایک مسلمان ہوگا اور عام مسلمانون کے موافق شریعت فرقانی کا
پابند ہوگا۔ اور اس سے زیادہ کچہہ بھی ظاہر نہین کریگا۔ کہ مین مسلمان ہون اور
مسلمانون کا امام ہون۔ ماسوا اسکے اس مین کچہہ شک نہیں کہ یہ عاجز خدا تعالی کی طرف
سے اس امت کے لئے محدث ہو کر آیا ہے اور **محدث بھی** ایک معنی سے
نبی ہی ہوتا ہے۔ گو اسکے لئے نبوت تامہ نہین مگر تاہم جزئی طور پر وہ
ایک نبی ہے۔ کیونکہ وہ خدا تعالے سے ہم کلام ہونے کا ایک شرف رکہتا ہے
امور غیبیہ اسپر ظاہر کئی جاتی ہین اور بعینہ انبیا کیطرح مامور ہو کر آتا ہے اور انبیا کیطرح
اسپر فرض ہوتا ہے کہ اپنے تئین باواز بلند ظاہر کرے اور اس سے انکار کرنیوالا
ایک حد تک مستوجب سزا ٹہرتا ہے اور **نبوت کے معنی بجز اسکے**
اور کچہہ نہین کہ امور متذکرہ بالا اسمین پائے جائین اور اگر
یہ عذر پیش ہو کہ باب نبوت مسدود ہے اور وحی جو انبیا پر نازل ہوتی ہے اسپر
مہر لگ چکی ہے مین کہتا ہون کہ نہ من کل الوجوہ باب نبوت مسدود ہوا ہے
اور نہ ہر ایک طور سے وحی پر مہر لگائی گئی ہے بلکہ جزئی طور پر وحی اور نبوت کا
اس امت مرحومہ کے لئے ہمیشہ دروازہ کہلا ہے مگر اس بات کو بحضور دل یاد
رکہنا چاہئے۔ کہ یہ نبوت جسکا ہمیشہ کے لئے سلسلہ جاری رہیگا۔ نبوت
تامہ نہین بلکہ جیسا کہ مین ابہی بیان کر چکا ہون وہ صرف ایک جزئی نبوت ہے
جو دوسرے لفظون مین محدثیت کے اسم سے موسوم ہے جو انسان کامل کی اقتدا

تو اس سے ایسی نبوت مراد ہے جو حامل وحی شریعت اور جمیع اقسام وحی کی جامع ہو نہ مطلق نبوت ۔

تفہیمات الٰہیہ صفحہ ۱۱۲

سے ملتی ہے جو مستجمع جمیع کمالات نبوت تامہ ہے یعنے ذات ستودہ صفات حضرت سیدنا و مولینا محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم فاعلم ارشدك اللہ تعالے ان النبی محدث والمحدث نبی باعتبار حصول نوع من انواع النبوۃ وقد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یبق من النبوۃ الا المبشرات ای لم یبق من انواع النبوۃ الا نوع واحد وھی المبشرات من اقسام الرؤیا الصادقۃ والمکاشفات الصحیحۃ والوحی الذی ینزل علی خواص الاولیاء والنور الذی یتجلی علی قلوب قوم موجہ فانظر ایھا الناقد البصیر الفہیم من ھذا اسد باب النبوۃ علی وجہ کلی بل الحدیث یدل علی ان النبوۃ التامۃ الحاملۃ لوحی الشریعۃ قد انقطعت* ولکن النبوۃ التی لیس فیھا الا المبشرات فھی باقیۃ الی یوم القیمۃ واما النبوۃ التی تامۃ کاملۃ جامعۃ لجمیع کمالات الوحی فقد امنا بانقطاعھا من یوم نزل فیہ ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین اب

اور اس سے بڑھکر سُنئے ۔ اپنے **ازالہ کے صفحہ ۵۳۲** مین آپ لکھتے ہین ۔ "ہان یہ سچ ہے کہ آنے والے مسیح کو نبی کرکے بھی بیان کیا گیا ہے ۔ مگر اسکو امتی کرکے بھی بیان کیا گیا ہے × × اب ان تمام اشارات سے صاف ظاہر ہے کہ وہ واقعی اور حقیقی طور پر نبوت تامہ کے صفت سے متصف نہین ہوگا ۔ ہان نبوت ناقصہ

* ان دونون مقام مین آپکی عربی دانی ثابت ہوتی ہے ۔ پہلی جگہہ "ہذا" معرفۃ کی صفت جملہ نکرہ (سد باب النبوۃ) لائے ہین ۔ اور اگر یہہ جملہ صلہ ہے تو اسکا موصول الذی ندارد ہے + دوسری جگہہ صلہ موصول کا صدر ندارد ہے ۔ صحیح عبارت یہ تہا "اما النبوۃ التی ہی تامۃ" ۔ جس شخص کا عربیت مین یہ مبلغ علم ہوگا وہ قرآن وحدیث سے استخراج دقائق ومعارف کیا کریگا اگر کہو کہ الہام وعلم لدنی اسکا مددگار ہوگا تو کہا جائیگا کہ وہ الہام علم لدنی صحت الفاظ مین کیون اسکا مددگار نہوا ۔ اور ایسی فاش غلطیون سے اسکو کیون نہ بچا سکا +

(۹) آنے والے مسیح ابن مریم جنکی بشارت حدیثون مین وارد ہے اور اہل اسلام کو انکا انتظار رہتا وہ آپ ہی ہین نہ عیسے بن مریم اسرائیلی نبی - کیونکہ وہ صلیب پر چڑہایا گیا اور بعد اسکے وہ فوت ہوکر بہشت مین داخل ہوگیا ہے لہذا اب وہ دُنیا مین نہین آسکتا -

(۱۰) آنیوالے مسیح کے جو صفات احادیث مین وارد ہین کہ وہ ابن مریم ہوگا - اور وہ دمشق کے منارہ شرقی کے پاس نزول کریگا - اور وہ دو زرد کپڑے پہنے ہوئے ہوگا - اور وہ دجال یک چشم کو ہلاک کریگا - اور وہ صلیب کو توڑیگا - اور وہ خنازیر کو قتل کریگا - اور اُس کے وقت مین مال کثرت سے ہوگا وہ لوگون کو مال کی طرف بلائیگا - تو کوئی قبول نہ کریگا - کافر اُسکی خوشبو سے مرجائیگا - اور اُسکے وقت مین یاجوج ماجوج کا خروج ہوگا وغیرہ وغیرہ - انمین بعض صفات صحیح نہین اور جن احادیث مین اُن کا

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۱۵

اس مین پائی جائیگی جو دوسرے لفظون مین محدثیت کہلاتی ہے - اور نبوت تامہ کی شانون مین سے ایک شان اپنے اندر رکہتی ہے سو یہ بات کہ اسکو امتی بہی کہا اور نبی بہی اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ دونون شانین امتیت اور نبوت اسمین پائی جائینگی جیسا کہ محدث مین ان دونون شانون کا پایا جانا ضروری ہے لیکن صاحب نبوت تامہ تو صرف ایک شان نبوت ہی رکہتا ہے - غرض محدثیت دونون رنگون سے رنگین ہوتی ہے - اسلئے خدا تعالے نے براہین احمدیہ مین بہی اس عاجز کا نام امتی بہی رکہا اور نبی بہی" - اس عبارت مین تو اپنے اپنے آپ کو کہلانبی کہدیا ہے -

سلہ اب اس سے بڑہکر سُنئے کہ رسالہ ازالہ آپ نے چہپوایا تو اُسکے سرورق پر صاف لکہدیا ہے ساز تصانیف مرسل یزدانی مرزا غلام احمد قادیانی" - اُسمین تو آپ نے رسالت کا بہی دعوی کیا - اور یہ بتادیا کہ آپ خدا کے رسول ہی ہین - اس صورت مین اپکا شعر من نیستم رسول و نیاوردہ ام کتاب - مین جو صفحہ مین منقول ہے دعوی رسالت سے انکار کرنا صرف مسلمانون کو دہوکہ دینا ہے درحقیقت اپکو رسالت کا بہی دعوی ہے شاید چند مدت کے بعد کسی کتاب آسمانی کا بہی دعا ہو - اسکے بہی در بڑہکر سنئے ازالہ کے صفحہ ۶۷۳ مین اپنی رسول مبشر بزبان حضرت عیسے ہونے کا دعوی کیا ہے اور صاف لکہدیا ہے کہ قرآن کی آیۃ ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد مین اپنی ہی کی بشارت مراد ہے نہ محمد رسول اللہ کی - اصل عبارت ازالہ صفحہ (۶۷۳) مین منقول ہوگی -

سلہ فتح الاسلام کے صفحہ ۱۰ مین ہے - سچا ئیان بجا لاؤ کہ وہ زمانہ جس کا

ذکر ہے وہ موضوع ہین ۔ اور بفرض صحت کل یہہ صفات سب کی سب عجیب تاویل وتفصیل

تفسیر: حاشیہ صفحہ ۱۱۷

انتظار کرتے کرتے تمہارے بزرگ آبا گزر گئے اور بیشمار روحین اوسکی شوق ہی مین سفر کر گئین ۔ وہ وقت تم نے پالیا × × × × مین وہی ہون جو وقت پر اصلاح خلق کے لئے بہیجا گیا ۔ تا دین کو تازہ طور پر دلونمین تازہ کر دیا جائے ۔ اور اسکے **صفحہ ۱۵** مین ہے مسیح جو آنے والا تہا یہی ہے چاہو تو قبول کرو ۔ اور **اسکے صفحہ ۲۵** مین لکہا ہے بلکہ ایک دفعہ اسکو اپنے زعم مین صلیب پر چڑہا کر قتل کر دیا ۔ مگر چونکہ ہڈی نہین توڑی گئی تہی ۔ اسلئے وہ ایک خوش اعتقاد اور نیک آدمی کی حمایت سے بچگیا ۔ اور بقیہ ایام زندگی بسر کر کے آسمان کی طرف اوٹہایا گیا ۔ اور اپنے رسالہ **ازالہ کے صفحہ ۳۷** مین مسیح کا سولی پر چڑہایا جانا اس تفصیل وتشریح سے بیان کیا ہے جو **سید احمد خان** کی تفسیر جلد چہارم کے صفحہ ۴۱ مین موجود ہے

۱۵ موضوعیت احادیث بعض صفات مسیح کا دعوے آپ کی تصنیفات کتب مین بہت جگہہ پایا جاتا ہے ۔ **فتح الاسلام کے صفحہ ۱۰** مین آپ لکہتے ہین ۔ خیال مذکور [یعنے حضرت مسیح کا زندہ آسمان پر موجود ہونا] جو کچہہ عرصہ سے مسلمانون مین پہیل گیا ہے ۔ صحیح طور پر ہماری کتابون مین اسکا نام ونشان نہین بلکہ احادیث نبویہ کی غلط فہمی کا ایک غلط نتیجہ ہے جسکے ساتہہ بیجا حاشئے لگا دیئے ہین ۔ اور بیاصل موضوعات سے ان کو رونق دی گئی ہے ۔ اور **ازالہ اوہام کے صفحہ ۲۲۴** مین لکہا ہے ۔ اور اس مقام مین زیادہ تر تعجب کی یہ جگہہ ہے کہ امام مسلم صاحب تو یہہ لکہتے ہین کہ دجال معہود کی پیشانی پر ک ف ر لکہا ہوگا مگر یہ دجال تو انہین کی حدیث کے رو سے مشرف باسلام ہوگیا ۔ پہر **مسلم** صاحب لکہتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دجال معہود بادل کی طرح جسکے پیچہے ہوا ہوتی ہے پہر جائیگا

ذیل آپ مین پائے جاتے ہین. مثلاً اس کے ابن مریم ہونے سے یہہ مراد ہے کہ وہ ابن

ازالہ اوہام صفحہ ۲۱۸

مگر یہ دجال جب مکہ سے مدینہ کی طرف گیا تو ابو سعید سے کچھہ زیادہ نہین چل اسکا
جیسا کہ مسلم کی حدیث سے ظاہر ہے ایسا ہی کسی نے اسکی پیشانی پر ک ف ر
لکھا ہوا نہین دیکھا × × × اگر یہ حدیث صحیح ہے کہ دجال کی پیشانی پر ک ف ر
لکھا ہوا ہوگا تو پہر اوائل دنون مین ابن صیاد کی نسبت خود آنحضرت صلے اللہ علیہ
وسلم کیون شک اور تردد مین رہے اور کیون یہ فرمایا* کہ شاید یہی دجال معہود ہو
اور یا شاید کوئی اور ہو۔ گمان کیا جاتا ہے کہ شاید اسوقت تک کفر
اسکی پیشانی پر نہین ہوگا۔ مین سخت متعجب اور حیران ہون کہ اگر سچ مچ دجال معہود
آخری زمانہ مین پیدا ہونا تہا یعنے اس زمانہ مین کہ جب مسیح بن مریم ہی آسمان سے
اُترین تو پہر قبل از وقت یہہ شکوک اور شبہات پیدا ہی کیون ہوئے۔ اور زیادہ تر
عجیب یہ کہ ابن صیاد نے کوئی ایسا کام بہی نہین دکہایا کہ جو دجال معہود کی نسبت
نبوت مین سے سمجہا جاتا ہے۔ یعنی یہہ کہ بہشت اور دوزخ کا ساتہہ ہونا۔ اور
خزانون کا پیچہے پیچہے چلنا۔ اور مُردون کا زندہ کرنا۔ اور اپنے حکم سے مینہہ برسانا
اور کہیتون کو اُگانا۔ اور ستر باع کے گدہے پر سوار ہونا۔ اب بڑی مشکلات یہ
درپیش آتی ہین کہ اگر ہم بخاری اور مسلم کی اُن حدیثون کو صحیح سمجہین جو دجال کو آخری
زمانہ مین اوتار رہی ہین تو یہ حدیثین اُنکی موضوع ٹہرتی ہین۔ اور اگر ان حدیثون کو
صحیح قرار دین تو پہر اُنکا موضوع ہونا ماننا پڑتا ہے۔ اگر یہہ متعارض و متناقض حدیثین
صحیحین مین نہوتین صرف دوسری صحیحون مین ہوتین تو شاید ہم ان دونون کتابون
کی زیادہ تر پاس خاطر کرکے ان دوسری حدیثون کو موضوع قرار دیتے۔ مگر اب مشکل

* آنحضرت نے یہ کہین نہین فرمایا یہہ قادیانی کا محض افترا ہے۔

مریم کی خاصیت^۱ پر اور اسکا مثیل ہوگا اور اسکے نزول سے روحانی نزول مُراد ہے۔ اور دمشق کے شرقی منارہ سے قادیان کی مسجد کا منارہ^۲ مُراد ہے جو دمشق کی جانب مشرقین

تصفیہ ما بیننا صفحہ ۱۱ تو یہ آپڑی ہے کہ انہین دونوں کتابوں مین یہ دونوں قسموں کی حدیثین موجود ہین - اب ہم جب ان دونوں قسم کی حدیثوں پر نظر ڈالکر گرداب حیرت مین پڑ جاتے ہین کہ کسکو صحیح سمجہین اور کسکو غیر صحیح - تب عقل خداداد ہمکو یہ طریق فیصلہ کا بتلاتی ہے کہ جن احادیث پر عقل اور شرع کا کچھہ اعتراض نہین اونہین کو صحیح سمجہنا چاہئے -

^۱ **فتح الاسلام کے صفحہ ۱۱** مین ہے اور وہ مثیل المسیح قوت اور طبع اور خاصیت کی مانند اور اسی مدت کے قریب قریب جو کلیم اول کے زمانہ سے مسیح بن مریم کے زمانہ تک تہی یعنی چودہویں صدی مین آسمان سے اترا اور وہ اترنا روحانی طور پر تہا جیساکہ مکمل لوگون کا صعود کے بعد خلق اللہ کی اصلاح کیلئے نزول ہوتا ہے - آپ کا ایک حواری اپنے رسالہ **قول فصیح کے صفحہ ۲** مین کہتا ہے وہ اسی زمین پر چلتا پہرتا ہے مگر ظاہر محدود نگاہوں کے نزدیک حقیقت مین وہ معمورہ عالم سے باہر آسمانون پر مقیم ہے وہ زمین کی آنکہہ مین چارپائی پر بستر بچھائے سوتا ہے - مگر اُسکی پاک روح پورے اٹہارہ سال کا دورہ* آسمانون کا کرآتی ہے

^۲ **ازالہ اوہام کے صفحہ ۱۸۶** مین لکہا ہے ایکمرتبہ مین نے اس مسجد کی تاریخ جسکے ساتہہ میرا مکان ملحق ہے الہامی طور پر معلوم کرنی چاہی تو مجھے الہام ہوا مبارک و مبارک وکل امر مبارک یجعل فیہ - یہ وہی مسجد ہے جسکی نسبت مین اپنے رسالہ مین لکہہ چکا ہوں کہ میرا مکان اس قصبہ کی شرقی طرف آبادی کے آخری کنارے پر واقع ہے اس مسجد کے قریب اور اسکے شرقی منارہ کے نیچے جیساکہ ہمارے سید و مولیٰ کی پیشگوئی کا مفہوم ہے - صلے اللہ علیہ وسلم

* جیساکہ عام اہل اسلام کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت معراج کی رات اس دورہ کرنیکا اعتقاد ہے

واقع ہولے ہے۔ آور زرد کپڑون سے یہہ مُراد ہے کہ اسکی حالت صحت اچھی نہوگی (جو آپ مین موجود ہے کہ ہمیشہ بیمار رہتے ہین)
اور دجال سے دُنیا پرست ایک چشم جو دین کی آنکھین نہین رکھتے مراد ہین۔ اور

نظیر ہاے صفحہ ۱۱۹

اور ازالہ کے صفحہ ۱۵۸ مین ہے ؎ از کلمۂ منارۂ شرقی عجب مدار
چون خود ز مشرق ست تجلی نیّرم ٭ اینک منم کہ حسب بشارات آمدم ٭ عیسیٰ کجاست تا بنہد پا بمنبرم ٭

ف ۱ ازالہ اوہام کے صفحہ ۲۱۹ مین ہو اور پہر فرمایا کہ جسوقت وہ اُتریگا اُس وقت اسکی زرد پوشاک ہوگی یعنے زرد رنگ کے دو کپڑے اُسنے پہنے ہوئے ہونگے۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے کہ اسوقت اسکی صحت کی حالت اچھی نہین ہوگی ٭

ف ۲ آپ نے فتح الاسلام کے صفحہ ۱۴ مین لکھا ہے۔ اور ہر ایک حق پوش دجال دنیا پرست یک چشم جو دین کی آنکھ نہین رکھتا۔ حجت قاطعہ کی تلوار سے قتل کیا جائے گا۔ اور اپنے ازالہ کے صفحہ ۱۴۶ مین آپ لکھتے ہین۔ مگر ہمارے نزدیک ممکن ہے کہ دجال سے مراد با اقبال قومین ہون۔ اور گدہا ان کا یہی ریل ہو۔ جو مشرق اور مغرب کے ملکون ہزارہا کوسون تک چلتی دیکھتے ہو۔

٭ اس کلمہ سے جو حضرت عیسیٰ کی توہین مفہوم ہوتی ہو وہ علماء اہل افتا کی توجہ کے لائق ہو کیونکہ منبر سے مراد مرتبہ ہو نہ لکڑی یا پتھر کا منبر اسلئے کہ منبر آپ نہین رکھتے اور نہ کبھی اسپر بیٹھنا انکو آجتک نصیب ہوا ہو۔ لہٰذا اس شعر کا مطلب ہو کہ عیسیٰ کہاں ہیں جو کیا رتبہ رکھتا ہو کہ وہ میری منبر یعنے رتبہ کو پہنچ سکے۔

انکے قتل سے اونکا حجت و دلیل سے مغلوب کرنا جو آپ کر رہے ہین - یاد جال سے باوجہا لی قوین (یعنے انگریز وغیرہ) مراد ہین اور اسکے گدہے سے ریلگاڑی مراد ہے - سو ان لوگون کو آپ دلائل سے مغلوب کر رہے ہین -

اور صلیب توڑنے سے اعتقاد صلیبی کو پاش پاش کرنا مراد[۱] ہے جو آپ کر رہے ہین نہ ہاتھ یا ہتھوڑہ سے صلیب کو توڑنا - اور خنازیر سے خنزیر صفت[۲] انسان مراد ہین - اور ان کے قتل سے انکا مغلوب کرنا جو آپ کر رہے ہین نہ ظاہری خنزیرون کا جنگلون مین شکار کرتے پہرنا جو کسی نبی کی شان نہین ہے -

اور مال کے بہت ہو جانے اور کسیکے اس مال کو قبول نکرنے سے[۳] یہہ مراد ہے

---

[۱] و [۲] اپنے فتح الاسلام کے صفحہ ۱۷ مین لکہا ہے اور اسی فطرتی مشابہت کیوجہ سے مسیح کے نام پر یہہ عاجز بہیجا گیا تا صلیبی اعتقاد کو پاش پاش کر دیا جائے سو مین صلیب کے توڑنے اور خنزیرون کے قتل کرنے کے لئے بہیجا گیا ہون - اور **توضیح مرام کی صفحہ ۱۳۱** مین کہتا ہون کہ صلیب کے توڑنے سے مراد کوئی ظاہری جنگ نہین بلکہ روحانی طور پر صلیبی مذہب کا توڑ دینا اور اسکا بطلان ثابت کر کے دکہا دینا مراد ہے × × × اور **خنزیرون سے مراد وہ لوگ ہین** جنمین خنزیرون کی عادتین ہین وہ زور حجت اور دلیل سے مغلوب کئے جائینگے اور دلائل بینہ کی تلوار اہنین قتل کریگی نہ یہہ کہ **ایک پاک نبی جنگلون مین خنزیرون کا شکار کرتا پہریگا**

[۳] یہ دونون مرادین ایک خاص اور نئے حواری محمد احسن امروہی ملازم ریاست بہوپال نے آپ کی روح المقدس سے فیض پاکر اور قدرت قادیانی سے مستفیض ہو کر بیان کی ہین چنانچہ اسکے رسالہ **اعلام الناس کے صفحہ ۵۵** مین ہے جنکی صفت اسکی

صفحہ آیندہ

جو آپ سے ہو رہا ہے کہ آپ مخالفین اسلام کو مقابلہ اسلام پر اشتہار کے ذریعہ سے روپیہ دینے کا وعدہ کر رہے ہیں اور کوئی شخص وہ روپیہ نہیں لیتا۔ اور نہ اسکا مقابلہ کرتا ہے یہہ ہی مقابلہ سے عاجز آنا کفار کی موت ہے جو آنیوالے مسیح کے خوشبو کے لئے لازمی صفت ٹہرائی گئی ہے اور وہ آپ (مرزا) میں موجود ہے۔ اور یاجوج ماجوج سے انگریز اور روس ۵۲

حاشیہ نمبر ۵۱ صفحہ ۱۲۱

یہ ہو کہ لوگون کو مال کی طرف بلادیگا اور کوئی قبول نکرے گا۔ پڑہو اسحدیث کو لَیَدْعُوَنَّ اِلَی الْمَالِ فَلَا یَقْبَلُہٗ اَحَدٌ تم سمجھے اسکے کیا معنے ہین۔ ایک معنی یہ ہی ہین جوذیل مین لکھے جاتے ہین۔ اس مسیح وقت نے اول تو دسہزار روپیہ کا اشتہار مندرجہ براہین احمدیہ تمام دنیا کی اطراف مین مشتہر کیا ہے۔ اور ثانیاً پانسو روپیہ کا اشتہار مندرجہ کحل الجواہر شائع کیا ہے۔ اور ثالثاً ہر ایک پادری کلان کو دوسو روپیہ ماہواری دینے کا وعدہ فرماتے ہین۔ اور اسکے صفحہ ۵۹ مین کہا ہے۔ نوان نشان اسکا یہ ہو کہ کوئی مخالف اسکے مقابلے مین ٹہیر نہین سکتا ہرچند کہ اشتہار دیئے جاتے ہین کہ اگر تمکو شک ہو مقابلے کے لئے آؤ لیکن کوئی مخالف مقابلے پر نہین آتا اسکے مقابلہ سے ہر مخالف پر موت ہی آجاتی ہے صَدَقَ وَرَسُوْلُہٗ الکریم فَلَا یحل لکافر یجد من ریح نفسہ الامات ونفسہ ینتہی حیث ینتہی طرفہ رواہ مسلم

۵۲ یہ مراد پہلے تو آپنے مسیح موعود بننے سے پیشتر ایک حواری حکیم نورالدین جمونی بہیروی کے ذریعہ سے اسکے رسائل فصل الخطاب و تصدیق براہین احمدیہ مین مشتہر کرائے۔ اور اس سے گویا آپنے مسیح موعود بننے کی پٹڑی جمائی تہی۔ پہر جب دیکہا کہ یہہ مراد ان کے حواریون مین تسلیم کی گئی ہے اور اس سے ان کو وحشت نہین ہوئی تو خود اس مراد کا اظہار کردیا اور اپنے ازالہ کے صفحہ ۵۰۸ مین لکہدیا ہے "ان دونون قومون سے مراد انگریز اور روس ہین"۔

مراد ہین جو آپکے وقت مین موجود ہین - اور آنیوالے مسیح کی بعض صفات ایسے بیان ہوئے
ہین کہ وہ حضرت مسیح بن مریم اسرائیلی نبی مین پائی نہین جاتین وہ صرف آپ ہی مین متحقق ہین
جس سے یقین ہوتا ہے کہ وہ آنیوالے مسیح آپ ہین نہ عیسے ابن مریم اسرائیلی نبی -
مثلاً (۱) اسکا گندم رنگ ہونا اور اسکے بالون کا سیدھا ہونا جو آپ ہی [لہ] مین پایا جاتا ہی
کیونکہ حضرت مسیح بن مریم تو سُرخ رنگ تھے اور ان کے کہونگروالے بال تھے - (۲) آنیوالے
مسیح کو احادیث مین ایک [۲ھ] مرد مسلمان مسلمانون کا امام آنحضرت کی امت بتایا گیا ہے جو آپ ہی

لہ و ۲ھ توضیح مرام مین بصفحہ ۱۶ آپنے لکہا ہے* ختم المرسلین نے مسیح اول اور مسیح ثانی مین
مابہ الامتیاز قائم کرنیکے لئے صرف یہی نہین فرمایا کہ مسیح ثانی ایک مرد مسلمان ہوگا اور شریعت
قرانی کے موافق عمل کریگا اور مسلمانون کیطرح صوم وصلوۃ وغیرہ احکام فرقانی کا پابند ہوگا
اور مسلمانون مین پیدا ہوگا - اور انکا امام ہوگا اور کوئی جُدا گانہ دین نہ لائیگا اور کسی
جُداگانہ نبوت کا دعوے نہین کریگا بلکہ یہ بہی ظاہر فرمایا ہے کہ مسیح اول اور مسیح ثانی
کے حلیہ مین بہی فرق بیّن ہوگا - چنانچہ مسیح اول کا حُلیہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
معراج کی رات مین نظر آیا وہ یہ ہے کہ درمیانہ قد اور سُرخ رنگ کہونگروالے بال اور سینہ
کشادہ ہے دیکہو صحیح بخاری صفحہ ۹۸۴ لیکن اسی کتاب مین مسیح ثانی کا حلیہ جناب
ممدوح نے یہ فرمایا ہے کہ وہ گندم گون ہے اور اُسکے بال کہونگر والے نہین ہین -
اور کانون تک لٹکتے ہین - اب ہم سوچتے ہین کہ کیا یہ دونون ممیّز علامتین جو مسیح اول
اور ثانی مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی ہین کافی طور پر یقین نہین دلاتین
کہ مسیح اول اور ہی اور مسیح ثانی اور ہے - اُن دونون کو ابن مریم کے نام سے پکارنا ایک لطیف

* آپ جس معنی کر آنحضرت کو ختم المرسلین سمجھتے ہین اسکا بیان صہ — مین ہو چکا ہے

مین پایا جاتا ہے۔

نقل حاشیہ صفحہ ۱۳۰

استعارہ ہے جو باعتبار مشابہت طبع اور روحالی خاصیت کے استعمال کیا گیا ہے یہ ظاہر ہے کہ اندرونی خاصیت کی مشابہت کی روسے دو نیک آدمی ایک ہی نام کے مستحق ہو سکتے ہین۔ اور اپنے **ازالہ کے صفحہ ۱۵۷** مین لکھا ہے **شعر** موعودم وبحلیۂ ماثور آمدم + حیف است گر بدیدہ نہ بینند منظرم + رنگم چو گندم است و بمو فرق بین است + زانسان کہ آمد است در اخبار سرورم + این مقدمم نہ جائے شکوک است والتباس + سید جدا کند ز مسیحائے احمرم + اور آپ **توضیح مرام** مین فرماتے ہین۔ اشارہ مین نہایت صاف اور واضح حدیث نبوی وہ ہے جو امام **محمد اسمعیل** بخاری رحمۃ اللہ نے اپنی صحیح مین بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے لکھی ہے اور وہ یہ ہے کہ کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم وامامکم منکم یعنی اسدن تمہارا کیا حال ہوگا جب ابن مریم تم مین اتریگا وہ کون ہے وہ تمہارا ہی ایک امام ہوگا جو تم ہی مین سے پیدا ہوگا پس اسحدیث مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے صاف فرمادیا کہ ابن مریم سے یہ مت خیال کرو کہ سچ مچ مسیح ابن مریم ہی اتر آئیگا بلکہ یہ استعارہ کے طور پر بیان کیا گیا ہے ورنہ درحقیقت وہ تم مین سے تمہاری ہی قوم مین سے تمہارا ایک امام ہوگا جو ابن مریم کی سیرت پر پیدا کیا جائیگا"۔ اور آپنے **ازالہ مین بصفحہ ۴۴** کہا ہے کہ آنحضرت صلعم لفظ ابن مریم کی تصریح مین فرماتے ہین کہ وہ ایک تمہارا امام ہوگا۔ جو تم مین سے ہی ہوگا اور تم سے ہی پیدا ہوگا۔ گویا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس وہم کو دفع کرنے کے لئے جو ابن مریم کے لفظ سے دلون مین گذر سکتا تہا مابعد کے لفظون مین بطور تشریح فرمایا کہ اسکو سچ مچ ابن مریم ہی نہ سمجھ لو بلکہ هو امامکم منکم اور اسمین **بصفحہ ۲۰۱** اسحدیث کا ترجمہ بایں الفاظ کیا ہے تمہارا اسدن کیا حال

(۳) آنیوالے مسیح کا نسب حدیث مین فارسی الاصل بیان ہوا ہے جو صرف آپ مین پایا جاتا ہے نہ مسیح بن مریم مین۔ (۱۱) دجال موعود کی حقیقت جو احادیث مین آیا ہے کہ وہ مردہ کو زندہ کریگا اور اسکے ساتھہ بہشت اور دوزخ ہوگا وغیرہ وغیرہ یہ مشرکانہ اعتقاد ہے اور توحید

تفہیمات حاشیہ صفحہ ۱۴۲

ہوگا۔ جسدن ابن مریم تم مین نازل ہوگا۔ اور تم جانتے ہو کہ ابن مریم کون ہے وہ تمہارا ہی ایک امام ہوگا۔ اور تم مین سے ہی (اے امتی لوگو) پیدا ہوگا۔ ان احادیث مین جو تصرف آپنے کیا ہے۔ اور ان کے معانی کے بیان مین جس فقرا سے کام لیا ہے اسکا بیان جواب کے ضمن مین بصفحہ ( ) وصفحہ ( ) آئیگا انشاء اللہ تعالیٰ

ا ھ آپ فتح الاسلام مین بصفحہ ۱۴ فرماتے ہین تب فارس کی اصل مین سے ایک ایمان کی تعلیم دینے والا پیدا ہوگا۔ اگر ایمان ثریا مین معلق ہوتا تو وہ اُسے اُس جگہہ سے بھی پالیتا۔ آپکا اپنے تئین اپنی اس خیالی* حدیث کا مصداق ٹہرانا اور فارسی الاصل قرار دینا۔ اور اسکے ساتھ مسیح موعود ہونیکا دعوے کرنا۔ صاف بتاتا ہے کہ آنیوالے مسیح کا آپکے نزدیک فارسی الاصل ہونا آنحضرت کی زبان سے بیان ہوا ہے ایسا ہی آپکے ہوائی حواری نے آپکا کلام سمجھا چنانچہ بہنے رسالہ اعلام الناس کے صفحہ ۴۵ مین کہا ہو نسب اسکا صحیح مسلم وغیرہ مین یہ لکھا ہے لو کان العلم معلقا بالثریا لنالہ رجل من ابناء فارس۔ ایک رو مسلمان ہوگا اور شریعت قرآنی کے موافق عمل کریگا اور مسلمانون کی طرح صوم و صلوٰۃ وغیرہ احکام فرقانی کا پابند ہوگا اور مسلمانون مین پیدا ہوگا اور انکا امام ہوگا۔ اور کوئی جداگانہ دین نہ لاویگا اور کسی جداگانہ نبوت کا دعوے نہین کرے گا یہ سب صفات اس مسیح الزمان مین موجود ہین"۔

ا ھ آپنے ازالہ اوہام کے صفحہ ۲۲۸ مین لکھا ہے جب ہم ان دوسری حدیثون کو دیکھتے ہین جو دجال معہود کے ظاہر ہونیکا وقت اس دنیا کا آخری زمانہ تبلاتی ہین تو وہ سراسر

* خیالی حدیث اسلئے کہا گیا ہو کہ واقعی حدیث کے الفاظ اور ہین

قرآن کی مخالف ۔

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۲۵

ایسی مضامین سے بہری ہوئی معلوم ہوتی ہین کہ جو نہ عند العقل درست وصحیح ٹہر سکتی ہین اور نہ عند الشرع اسلامی توحید کے موافق ہین ۔ چنانچہ ہمنے قسم ثانی کے ظہور دجال کی نسبت ایک لمبی حدیث مسلم کی لکھکر معہ اسکے ترجمہ کے ناظرین کے سامنے رکہہ دی ہے ۔ ناظرین خود پڑہکر سوچ سکتے ہین کہ کہانتک یہہ اوصاف جو دجال معہود کی نسبت لکھی ہے عقل اور شرع کے مخالف پڑی ہوئی ہین ۔ یہ بات بہت صاف اور روشن ہے کہ اگر ہم اس دمشقی حدیث کو اسکے ظاہری معنون پر حمل کر کے اسکو صحیح اور فرمودہ خدا اور رسول مان لین تو ہمین اسبات پر ایمان لانا ہوگا کہ فی الحقیقت دجال کو ایک قسم کی قوت خدائی دیجائیگی اور زمین وآسمان اسکا کہا مانین گے اور خداتعالی کیطرح فقط اسکے ارادہ سے سب کچھہ ہوتا جائیگا بارش کو کہیگا ہو تو ہو جائیگی ۔ بادلون کو حکم دیگا کہ فلان ملک کیطرف چلے جاؤ تو فی الفور چلے جائین گے زمین کے بخارات اسکے حکم سے آسمان کی طرف اُٹہینگے اور زمین کو کیسی ہی کلر وشور ہو فقط اسکے اشارہ سے عمدہ اور اول درجہ کی زراعت پیدا کریگی غرض جیسا کہ خداتعالے کی شان ہے کے اِنَّمَا اَمْرُهٗ اِذَا اَرَادَ شَيْـًٔا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ۔ اسیطرح وہ بہی کن فیکون سے سب کچھہ کر دکہائیگا مارنا ۔ زندہ کرنا اسکے اختیار مین ہوگا ۔ بہشت اور دوزخ اس کے ساتھہ ہونگے ۔ غرض زمین و آسمان دونون اسکی مٹھی مین آجائینگے ۔ اور ایک عرصہ تک جو چار برس یا چالیس دن ہین بخوبی خدائی کا کام چلائیگا ۔ اور الوہیت کے تمام اختیار واقتدار اس سے ظاہر ہونگے ۔ اب مین پوچھتا ہون کہ کیا یہ مضمون جو اس حدیث کے ظاہر لفظون سے نکلتا ہے اوس موحدانہ تعلیم کے موافق ومطابق ہے جو قرآن شریف ہمین دیتا ہے کیا صدہا آیات قرآن ہمیشہ کے لئے یہ فیصلہ ناطق نہین سناتین کہ کسی زمانہ مین بہی خدائی کے اختیارات انسان ھالکۃ الذات باطلۃ الحقیقۃ کو حاصل نہین ہو سکتی کیا

(۱۲) حضرت مسیح کی نسبت مسلمانون کا یہہ اعتقاد کہ وہ[ؑ] زندہ آسمانون پر اٹھائے گئے ہین اور ابتک وہان زندہ موجود ہین - اور وہ اپنی دنیاوی زندگی مین مردون کو زندہ کرتے اور مادرزاد اندہون کو اور کوڑہی کو اچھا کرتے اور مٹی سے جانور کی شکل بناتے تو وہ پرند بنجاتا احمقانہ اور مشرکانہ اعتقاد ہے اور درحقیقت حضرت مسیح[ؑ] کی صرف روح آسمان پر

تتمہ حاشیہ صفحہ ۱۲۷

مضمون اگر ظاہر پر حمل کیا جائے تو قرآنی توحید کو ایک سیاہ دہبہ نہین لگاتا - اور اس کے صفحہ ۲۳۱ مین اس خیال کے شرک ہونے پر ایک نظیر نقل کرکے لکھتے ہین - سوچنا چاہیئے کہ یہ کتنا بڑا شرک ہے کچھ انتہا بھی ہے افسوس کہ ان لوگوں کے دلون پر کیسے پردے پڑگئے کہ انہون نے استعارات کو حقیقت پر حمل کرکے ایک طوفان شرک کا برپا کر دیا ہے اور باوجود قراین قویہ کے ان استعارات کو قبول کرنا نہ چاہا جن کی حمایت مین قرآن کریم شمشیر برہنہ توحید کی لئے کہڑا ہے"

لہ اشتہار ۲۰ مئی ۱۸۹۱ء مین آپنے حضرت مسیح کی زندگی کے اعتقاد کو شرک کا ستون قرار دیا اور یہ لکہا ہے کہ ہمارے گذشتہ علمانے اسطرف نہین خیال کیا اور یہ اعتقاد مسلمانون اور عیسائیون دونون نے برخلاف کتاب اللہ کے ٹہرالیا ہے جسکی سزا پا رہے ہین لیکن افسوس کہ ہمارے گذشتہ علمانے عیسائیون کے مقابل پر کبہی اسطرف توجہ نکی حالانکہ اس ایک ہی بحث مین تمام بحثون کا خاتمہ ہوجاتا ہے عیسائی مذہب کا ستون جسکی بناہ مین انگلستان اور جرمن اور فرانس اور امریکہ اور روس وغیرہ کے عیسائی - ربنا المسیح ربنا المسیح پکار رہے ہین - صرف ایک ہی بات ہے اور وہ یہ ہے کہ بدقسمتی سے مسلمانون اور عیسائیون نے برخلاف کتاب الٰہی یہ خیال کرلیا ہے کہ مسیح آسمان پر مدت دراز سے زندہ چلا آتا ہے اور کچھ شک نہین کہ اگر یہ ستون ٹوٹ جائے تو اس خیال باطل کے دور ہوجانے سے صفحہ دنیا کی لعنت مخلوق پرستی سے پاک ہوجائے اور تمام یورپ اور ایشیا اور امریکہ ایک ہی مذہب توحید مین داخل ہوکر بہائیون کی طرح زندگی بسر کرین لیکن ہنوز حال کے مسلمانون مولویون کو خوب آزمالیا ہے وہ اس ستون کے ٹوٹ جانیسے سخت ناراض ہین - اور دردپردہ مخلوق پرستی کے موید ہین -

لہ اور ازالہ مین بصفحہ ۱۴۱ مذکور ہے - انجیل کو پڑہکر دیکہلو کہ یہی اعتراض ہمیشہ مسیح پر

اُٹھائی گئی ہے جیسا کہ اَور انبیا کی - اور ان کے مردون کو زندہ کرنے اور اندہے کوڑہی کو اچہا کرنے سے گمراہون کو ہدایت کرنا مراد ہے۔

(۱۳۱) حضرت عیسے علیہ السلام کا یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۲۷

رہا کہ اسنے کوئی معجزہ تو دکہایا ہی نہین یہہ کیسا مسیح ہے کیونکہ ایسا مردہ تو کوئی زندہ نہ ہوا کہ وہ بولتا اور اس جہان کا سب حال سُناتا اور اپنے وارثون کو نصیحت کرتا کہ مین تو دوزخ سے آیا ہون تم جلد ایمان لے آؤ اگر مسیح صاف طور پر یہودیون کے باپ دادے زندہ کر کے دکہا دیتا اور ان سے گواہی دلواتا تو بہلا کسکو انکار کی مجال تھی غرض پیغمبرون نے نشان تو دکہائے مگر پہر بھی بے ایمانون سے مخفی رہے۔ ایسا ہی یہ عاجز بہی خالی نہین آیا بلکہ مردون کو زندہ ہونے کے لئے بہت سا آبحیات خدا تعالے نے اس عاجز کو بہی دیا ہے بیشک جو شخص اُسمین سے پیئیگا زندہ ہو جائیگا۔ بلاشبہ مین اقرار کرتا ہون کہ اگر میرے کلام سے مُردے زندہ نہون اور اندھے آنکھین نہ کہولین اور مجذوم صاف نہون تو مین خدا تعالے کی طرف سے نہین آیا۔ اور اسکے صفحہ ۲۹۵ مین ہے بعض لوگ موحدین کے فرقہ مین سے بحوالہ آیت قرآنی یہہ اعتقاد رکہتے ہین کہ حضرت مسیح بن مریم انواع واقسام کے پرندے بنا کر اور ان مین پہونک مار کر زندہ کر دیا کرتے تھے چنانچہ اس بنا پر اس عاجز پر اعتراض کیا ہے کہ جس حالت مین مثیل مسیح ہونیکا دعوے ہے تو پہر آپ بہی کوئی مٹی کا پرندہ بنا کر پہر اسکو زندہ کر کے دکہلائیے۔ ان تمام اوہام باطلہ کا جواب یہ ہے کہ وہ آیات جس مین ایسا لکہا ہے متشابہات مین سے ہین اور ان کے یہہ معنی کرنا کہ گویا خدا تعالے نے اپنے ارادہ اور اذن سے حضرت عیسی کو صفات خالقیت مین شریک

کرر لکھا تھا صریح الحاد اور سخت بے ایمانی ہے کیونکہ اگر خدا تعالے اپنی
صفات خاصہ الوہیت بہی دوسرون کو دیسکتا ہے تو اُس سے اسکی خدائی باطل ہوتی ہے
اور صفحہ ۳۰۲ مین ہے اب جاننا چاہئے ۔ کہ بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہہ حضرت
مسیح کا معجزہ حضرت سلیمان کے معجزہ کی طرح صرف عقلی تہا تاریخ سے ثابت ہے کہ اُن
دنون مین ایسے امور کیطرف لوگون کے خیالات جہکے ہوئے تہے
کہ جو شعبدہ بازی کی قسم مین سے اور دراصل بے سود اور عوام کو
فریفتہ کرنے والے تہے وہ لوگ جو فرعون کے وقت مین مصر مین
ایسے ایسے کام کرتے تہے جو سانپ بناکر دکہلا دیتے تہے اور کئی قسم
کے جانور تیار کرکے انکو زندہ جانورون کی طرح چلادیتے تہے وہ
حضرت مسیح کے وقت مین عام طور پر یہودیون کے ملکون مین
پھیل گئے تہے اور یہودیون نے اُنکے بہت سے ساحرانہ کام
سیکھ لئے تھے جیساکہ قرآن کریم بھی اسبات کا شاہد ہے سو کچھ
تعجب کی جگہہ نہین کہ خدا تعالے نے حضرت مسیح کو عقلی طور سے
ایسے طریق پر اطلاع دیدی ہو جو ایک مٹی کا کہلونا کسی کل کے
دبانے یا کسی پہونک مارنے کے طور پر ایسا پرواز کرتا ہو جیسے
پرندہ پرواز کرتا ھے یا اگر پرواز نہین تو پیرون سے چلتا ہو کیونکہ حضرت مسیح
ابن مریم اپنے باپ یوسف کے ساتہہ بائیس ۲۲ برس کی مدت تک نجاری کا کام بہی کرتے
رہے ہین اور ظاہر ہے کہ بڑہئی کا کام درحقیقت ایک ایسا کام ہے جسمین کلون کے
ایجاد کرنے اور طرح طرح کی صنعتون کے بنانےمین عقل تیز ہو جاتی ہے اور صفحہ ۳۰۵ مین ہے
ماسوا اسکے یہہ بہی قرین قیاس ہے کہ ایسے ایسے اعجاز طریق عمل الترب یعنی مسمریزمی
طریق سے بطور لہو و لعب نہ بطور حقیقت ظہور مین آسکین کیونکہ

[illegible] صفحہ ۱۲۸

[illegible] حاشیہ ازالہ صفحہ ۱۲۹

عمل الترب ہین جسکو زمانہ حال مین مسمریزم کہتے ہین ایسے ایسے عجائبات ہین کہ اُسمین پوری پوری مشق کرنیوالے اپنی روح کی گرمی دوسری چیزون پر ڈالکر اُن چیزون کو زندہ کے موافق کردکہاتے ہین۔ انسان کی روح مین کچھہ ایسی خاصیت ہے کہ وہ اپنی زندگی کی گرمی ایک جماد پر جو بالکل بیجان ہی ڈال سکتی ہے تب جماد سے وہ بعض حرکات صادر ہوتے ہین جو زندون سے صادر ہوا کرتے ہین۔ اور صفحہ ۳۰۶ مین مگر یاد رکہنا چاہئے کہ ایسا جانور جو مٹی یا لکڑی وغیرہ سے بنایا جاوے اور عمل الترب سے اپنے روح کی گرمی اسکو پہنچائی جاوے وہ درحقیقت زندہ نہین ہوتا بلکہ بدستور بیجان اور جماد ہوتا ہے صرف عامل کی روح کی گرمی بارود کی طرح اسکو جنبش مین لاتی ہے اور صفحہ ۳۰۹ مین ہے بہرحال مسیح کی یہہ تربی کارروائیان زمانہ کے مناسب حال بطور خاص مصلحت کے تہین۔ مگر یاد رکھنا چاہیئے کہ یہہ عمل ایسا قدر کے لائق نہین جیسا کہ عوام الناس اسکو خیال کرتے ہین اگر یہہ عاجز اس عمل کو مکروہ اور قابل نفرت نہ سمجھتا تو خدا تعالے کے فضل و توفیق سے امید قوی رکہتا تہا کہ ان اعجوبہ نمائیون مین حضرت ابن مریم سے کم نہ رہتا لیکن مجھے وہ روحانی طریق پسند ہے جسپر ہمارے نبی صلعم نے قدم مارا ہے اور حضرت مسیح نے بہی اس عمل جسمانی کو یہودیون کے جسمانی اور پست خیالات کیوجہ سے جو ان کی فطرت مین مرکوز تہی باذن و حکم الٰہی اختیار کیا تہا ورنہ دراصل مسیح کو بہی یہ عمل پسند نہ تہا۔ واضح ہو کہ اس عمل جسمانی کا ایک نہایت برا خاصہ یہ ہی کہ جو شخص اپنے تئین اس مشغولی مین ڈالے اور جسمانی مرضون کے رفع دفع کرنیکے لئے اپنی دلی و دماغی طاقتون کو خرچ کرتا رہی وہ اپنی ان روحانی تاثیرون مین جو روح پر اثر ڈالکر روحانی بیماریون کو دور کرتے ہین بہت ضعیف اور نکما ہو جاتا ہے اور امر تنویر باطن اور تزکیہ نفوس کا جو اصل

اپنے جسم کے ساتھ آسمان پر جانا قانون قدرت (یعنے نیچر) کے برخلاف ہے اور خدا تعالے

تفسیر حاشیہ صفحہ ۱۲۹ مقصد ہو اسکے ہاتھ سے بہت کم انجام پذیر ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ گو حضرت مسیح جسمانی بیماریوں کو اس عمل کے ذریعہ سے اچھا کرتے رہے مگر ہدایت اور توحید اور دینی استقامتوں کے کامل طور پر دلوں میں قائم کرنے کے بارے میں اُنکی کارروائیوں کا نمبر ایسا کم درجہ کا رہا کہ قریب قریب ناکام کے رہے۔ حضرت مسیح کے عمل الترب سے وہ مُردے جو زندہ ہوتے تھے یعنے وہ قریب الموت آدمی جو گویا نئے سرے زندہ ہو جاتے تھے وہ بلا توقف چند منٹ میں مرجاتے تھے کیونکہ بذریعہ عمل الترب روح کی گرمی اور زندگی صرف عارضی طور پر ان میں پیدا ہو جاتی تھی ورا سکے

صفحہ ۳۲۲ میں ہے ”غرض یہ اعتقاد بالکل غلط اور فاسد اور مشرکانہ اعتقاد ہے کہ مسیح مٹی کے پرند بناکر اور ان میں پھونک مار کر انہیں سچ مچ کے جانور بنا دیتا تھا نہیں بلکہ صرف عمل الترب تھا جو روح کی قوت سے ترقی پذیر ہو گیا تھا × × بہر حال یہ معجزہ صرف ایک کھیل کی قسم میں سے تھا اور وہ مٹی درحقیقت ایک مٹی رہتی تھی“

۵ توضیح کے صفحہ ۹ میں آپ لکھتے ہیں کہ کفار مکہ نے ہمارے سید و مولی حضرت خاتم الانبیا صلے اللہ علیہ وسلم سے مانگا تھا کہ آسمان پر ہمارے روبرو چڑہیں اور روبرو ہی اُتریں اور اُنہیں جواب ملا تھا کہ قل سبحان ربی یعنے خدا تعالے کی شان اس سے پاک ہے کہ ایسے کھلے کھلے خوارق اس دار الابتلا میں دکھاوے اور ایمان بالغیب کی حکمت کو تلف کرے اب میں کہتا ہوں کہ جو امر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کیلئے جو افضل الانبیا تھے جائز نہیں اور سنت اللہ سے باہر سمجھا گیا وہ حضرت مسیح کے لئے کیونکر جائز ہو سکتا ہے۔ اور صفحہ ۶ میں لکھتے ہیں قانون قدرت بھی اسی کو چاہتا اور اُسی کو مانتا ہے اور ازالہ اوہام کے صفحہ ۵۴ میں لکھتے ہیں ماسوائے اسکے اور کئی طریق سے ان پر خیالات پر سخت اعتراض عقل کے وارد ہوتے ہیں جنسے مخلصی حاصل کرنے کی کوئی صورت نظر نہیں آتی × × از انجملہ ایک یہ اعتراض

کا ایسے خوارق دنیا مین دکہانا اپنی حکمت اور ایمان بالغیب کو تلف کرتا ہے۔

(۱۴) لیلۃ القدر سے جسکا ذکر قرآن مین آتا ہے رات مراد نہین بلکہ وہ زمانہ مراد ہے

نقل از حاشیہ ازالہ صفحہ ۱۳۱

کہ نیا اور پرانا فلسفہ بالاتفاق اس بات کو محال ثابت کر رہا ہے کہ کوئی انسان اپنے اس خاکی جسم کے ساتہہ کرہ زمہریر تک پہنچ سکے بلکہ علم طبعی کی نئی تحقیقاتین اسبات کو ثابت کر چکی ہین کہ بعض بلند پہاڑون کی چوٹیون پر پہنچکر اس طبقہ کی ہوا ایسی مضر صحت معلوم ہوتی ہے کہ جسمین زندہ رہنا ممکن نہین پس اس جسم کا کرہ ماہتاب یا کرہ آفتاب تک پہنچنا کسقدر لغو خیال ہے + **حاشیہ** ۔اس جگہہ اگر کوئی اعتراض کرے کہ اگر جسم خاکی کا آسمان پر جانا محالات مین سے ہے تو پھر آنحضرت صلعم کا معراج اس جسم کے ساتہہ کیونکر جائز ہوگا تو اسکا جواب یہ ہے کہ سیر معراج اس جسم کثیف کے ساتھ نہین تہا بلکہ وہ نہایت اعلے درجہ کا کشف تہا۔ **اور اسکے صفحہ ۱۴۶** مین ہے۔ پہر مسیح کے بارے مین یہہ بہی سوچنا چاہئے کہ کیا طبعی اور فلسفی لوگ اس خیال پر ہنین ہنسینگے۔ کہ جبکہ تیس چالیس ہزار فٹ تک زمین سے اوپر کیطرف جانا موت کا موجب ہے تو حضرت مسیح اس جسم عنصری کے ساتھ آسمان تک کیونکر پہنچ گئے۔)

لہ آپ **فتح الاسلام مین صفحہ ۴۵** لکہتے ہین تم سمجھتے ہو کہ لیلۃ القدر کیا چیز ہے۔ لیلۃ القدر اس ظلماتی زمانہ کا نام ہے جسکی ظلمت کمال کی حد تک پہنچ جاتی ہے اس لئے وہ زمانہ بالطبع تقاضا کرتا ہے کہ ایک نور نازل ہو جو اس ظلمت کو دور کرے۔ اس زمانہ کا نام بطور استعارہ کے لیلۃ القدر رکہا گیا ہے۔ مگر درحقیقت یہ رات ہنین ہے۔ یہ زمانہ ہے جو بوجہ ظلمت رات کا ہمرنگ ہے

جو بوجہ ظلمت رات کا ہمرنگ ہے اور نبی یا اوسکے قائم مقام مجدد کے گذر جانیسے ایک ہزار مہینہ کے بعد آتا ہے۔

(۱۵) آیات ذکر سجدہ دم مین باوا آدم کی طرف سجدہ کر نا مراد نہین بلکہ ملائکہ کا خدمت انسان کامل بجالانا [۱]

(۱۶) صحیحین (صحیح بخاری و مسلم) کی احادیث سب کی سب صحیح نہین بلکہ بعض اُنمین غیر صحیح و موضوع بھی ہین [۲]

(۱۷) آپ اپنے کشف والہام کے ذریعہ سے صحیح بخاری و صحیح مسلم کی احادیث کو موضوع ٹہیرا سکتے ہین [۳]

(۱۸) حدیث صحیح کی (بخاری و مسلم کی کیون نہو) یہہ شان و وقعت نہین کہ وہ قرآن کریم کی مفسر و مبین ہو سکے [۴] اور قصص و اخبار و واقعات ماضیہ کے بیان مین بیان قرآن پر

---

[۱] توضیح المرام مین بصفحہ ۱۹ الم کہا ہو کہ جاننا چاہئیے کہ یہ سجدہ کا حکم اُسوقت سی متعلق نہین ہی کہ جب حضرت آدم پیدا کئے گئے بلکہ یہ علیحدہ ملائک کو حکم کیا گیا کہ جب کوئی انسان اپنی حقیقی انسانیت کی مرتبہ تک پہنچے اور اعتدال انسانی اسکو حاصل ہو جائے اور خدا تعالی کی روح اسمین سکونت اختیار کرے تو تم اس کامل کے آگے سجدہ مین گرا کرو یعنی آسمانی انوار کے ساتھ اُسپر اُترو اور اُسپر صلوۃ بھیجو سو یہ قدیم قانون کی طرف اشارہ ہے جو خدا تعالے اپنے برگزیدہ بندونکے ساتھ ہمیشہ جاری کرتا ہے۔

[۲] حاشیہ صفحہ (۱۱۷ - نمبر (۱) اور حاشیہ نمبر ۲ صفحہ ۱۲۵ ملاحظہ ہو

[۳] مباحثہ لودھیانہ کی تحریر نمبری (۳) مین آپ فرماتے ہین۔ اب جبکہ یہ حال ہی کہ کوئی حدیث بخاری یا مسلم کی بذریعہ کشف کے موضوع ٹہیر سکتی ہے تو پھر کیونکر ہم ایسی حدیثون کو ہمپایہ قرآن کریم جان لینگے۔ ہان علی طور پر بخاری و مسلم کی حدیثین بڑے اہتمام سی لکھی گئی ہین۔ اور غالباً اکثر اُنمین صحیح ہونگی لیکن کیونکر ہم حلف اُٹھا سکتے ہین کہ بلاشبہ وہ ساری حدیثین صحیح ہین۔

[۴] مباحثہ لودھیانہ کی تحریر نمبری (۷) مین آپ فرماتے ہین وہ (یعنی قرآن) آپنے مقاصد کی آپ

زیادتی کرسکے۔

(۱۹) نصوص قرآن وحدیث کوان کے ظاہری معانی سے پھیرنا اور اس سے استعارات مراد ٹھیرانا جائز ہے بلکہ مغز شریعت ہے جو مجدد وقت کا کام ہے اور وہ ظاہری علوم سے نہین ہوسکتا۔

(۲۰) جو شخص آپکو (قادیانی صاحب کو) باین کمالات مسیحائیت ومجددیت نہ مانیگا وہ

تتمہ حاشیہ صفحہ

آپ تفسیر فرماتا ہے اور اس کی بعض آیات بعض کی تفسیر واقع ہین یہ نہین کہ وہ اپنی تفسیر مین حدیثون کا محتاج ہے۔

ھ۱ یہ بات آپکی آخری تحریر مباحثہ لودہانہ مین جابجا پائی جاتی ہے جسکی تفصیل نقل مباحثہ مین ہے۔

ھ۲ یہ عقیدہ آپکے مذہب جدید کا اصل اصول ہے آپ اسی اصول سے ہر ایک آیت ہر ایک حدیث مین تاویل نعوذ باللہ تحریف کرتے ہین۔ حاشیہ صفحہ (۱۱۹) (۱۲۰) ملاحظہ ہو۔ فتح اسلام کے صفحہ ۱۵ مین آپ لکہتے ہین کہ خدا تعالے ہمیشہ استعارون سے کام لیتا ہے اور طبع اور خاصیت اور استعداد کے لحاظ سے ایک کا نام دوسرے پر وارد کر دیتا ہے اور توضیح مرام کے صفحہ ۱۴ مین حدیث قتل خنازیر اور قطع صلیب اور رفع جزیہ کی تاویل اور تحریف کرکے آپ لکہتے ہین یہ سب استعارے ہین جنکو خدا تعالیٰ کیطرف سے فہم دیا گیا وہ نہ صرف آسانی سے بلکہ ایک قسم کی ذوق سے انکو سمجھ جائینگے ایسے عمدہ اور بلیغ مجازی کلمات کو حقیقت پر اوتارنا گویا ایک خوبصورت معشوق کا ایک دلکش کلمین حال کہینچنا ہی بلاغت کا تمام مدار استعارات لطیفہ پر ہوتا ہے اسیوجہ سے خدا تعالیٰ کے کلام نے بہی جو ابلغ الکلام ہے جسقدر استعارون کو استعمال کیا ہے اور کسیکے کلام مین یہ طرز لطیف نہین ہے اور فتح الاسلام کے صفحہ (۸) مین آپ لکہتے ہین صرف رسمی اور ظاہری طور پر قرآن شریف کے تراجم پہیلانا یا فقط کتب دینیہ اور احادیث نبویہ کو اردو یا فارسی مین ترجمہ کرکے رواج دینا (وغیرہ وغیرہ) یہ ایسے امور نہین ہین جنکو کامل اور واقعی طور پر تجدید کہا جائے ایسی ظاہری اور بے مغز خدمتین ہر ایک باعلم آدمی کرسکتا ہے اور ہمیشہ جاری ہین انکو مجددیت سے کچھہ علاقہ نہین اور

ہلاک ہوگا اور آگ مین ڈالا جائیگا اور جسنے آپ کو مانا وہ ناجی ہوا۔

یہ قادیانی اور آپکے حواریون اور ہم مشربون کے عقاید و مقالات کی چند تمثیلات ہین بطور مشتے نمونہ خروارو اندکی از بسیارہ کیونکہ مزید تفصیل کی اس مقام مین گنجائش نہین۔ اب ان کے طریق عملی کو جسمین وہ عقاید و مقالات مذکورہ بالا کی تائید کرتے ہین اور اس سے وہ بزعم خود اصول و مسائل اسلام کی بیخکنی کررہے ہین بیان کیا جاتا ہے عقاید و مقالات مذکورہ کی تائید و ترویج کی غرض سے وہ احادیث صحیحہ کو بلاتردد رد کرتے و غیر صحیح و موضوع قرار دیتے ہین اور کئی احادیث و آثار و اقوال از خود وضع کرکے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپکے اصحاب اور علماء اسلام کی طرف منسوب کرتے ہین اور آیات اور احادیث نبویہ کی (جسکو مجبوراً صحیح مانتے ہین) ایسی تاویل اور تحریف کرتے ہین کہ اسمین نیچریون

از عیسیٰ ۶ تفہیمات صفحہ ۱۳۲

صفحہ ۱۷۱ مین لکھا ہے۔ پس کمال افسوس کی جگہہ ہے کہ جسقدر تم رسمی باتون اور رسمی علوم کی اشاعت کے لئے جوش رکھتے اوسکے عشر عشیر بھی آسمانی سلسلہ کی طرف تمہارا خیال نہیں۔

فتح اسلام مین بصفحہ ۴۴ آپ لکھتے ہین۔ اُس نے (یعنے خدانے) اس ۱۸ ...سہ کے قائم کرنے کے وقت مجھے فرمایا کہ زمین مین طوفان ضلالت برپا ہے۔ تو اس طوفان کے وقت مین یہہ کشتی طیار کر جو شخص اس کشتی مین سوار ہوگا وہ غرق ہونے سے نجات پا جائے گا۔ اور جو انکاری رہیگا۔ اسکے لئے موت در پیش ہے

اور **بصفحہ ۵۸** فرماتے ہین۔ اس زمانہ کا حصن حصین مین ہون جو مجھہ مین داخل ہوتا ہے وہ چورون اور قزاقون اور درندون سے اپنی جان بچائیگا۔ مگر جو شخص میری دیوارون سے دور رہنا چاہتا ہے ہر طرف سے اُسکو موت در پیش ہے اور اُسکی لاش بھی سلامت نہین رہیگی اور ۶ مین لکھتے ہین بلکہ بعض خشک ہڈیون کی طرح نظر آتی ہین جنکو میرا خداوند جو میرا متولی ہے مجھہ سی کاٹکر جلنے والی لکڑیون مین پہینک دیگا۔

اور باطنیون کو بہی اُنہون نے مات کیا ہے۔

ان کے اس **عمل کی تمثیلات وشواہد** اُن کی عبارات منقولہ سابق مین موجود مین۔ اور علاوہ بران چند تمثیلات وشواہد ذیل مین ذکر کئے جاتی ہین۔

(۱) آپنے احادیث متضمنہ ذکر دجال موعود کو غیر صحیح وموضوع بنانے کی غرض سے آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر یہ افترا کیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ **ہمین اسکے** (یعنی ابن صیاد کے) **حال مین ابھی تک اشتباہ ہے۔**

(یہ فقرہ بقلم جلی آپکے رسالہ ازالہ کے (۲۲۵) مین بعینہ موجود ہے۔ اور مباحثہ لودہانہ کی تحریر نمبر (۱۴) مین اپنے لکہا ہے کہ **آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ بھی فرمایا ہے کہ مین اپنی امّت پر ابن صیّاد کے دجال معہود ہونے کی نسبت ڈرتا ہون۔** (یہ بہی آپ ہی کے الفاظ ہین) حالانکہ کسی حدیث صحیح یا ضعیف مین یہ قول آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے منقول نہین۔ اور جب آپ سے مباحثہ لودہانہ مین آنحضرت سے اس قول کے مروی ہونیکا ثبوت طلب کیا گیا تو آپنے جابر بن عبد اللہ کا یہ قول کہ آنحضرت صلعم ابن صیاد کے دجال ہونیسے ڈرتے رہتے تھے جو شرح السنہ مین مروی ہے اور وہ آنحضرت صلعم کا قول نہین ہے پیش کیا اور آخر مباحثہ تک آنحضرت سے اس قول کا ثبوت نہ دیا۔

(۲) اس حدیث کو موضوع ٹہرانیکی غرض سے آپنے ایک حدیث کو دربارہ اجماع صحابہ پر افترا کیا۔ اور طرفہ یہ ہے کہ اس حدیث کو صحیح مسلم مین موجود بتایا۔ چنانچہ مباحثہ لودہانہ کی تحریر نمبر (۱۴) مین آپنے لکھا ہے کہ **ایک اور حدیث مسلم مین ہے جسمین لکہا ہے کہ صحابہ کا اسپر اتفاق ہوگیا ہے کہ دجال معہود ابن صیّاد ہی ہے** ٭

حالانکہ صحیح مسلم مین اس حدیث کا نام ونشان نہین جسمین اجماع صحابہ کا ذکر ہو یا اشارہ ہو۔ مباحثہ لودہانہ مین آپ سے اس حدیث اور اجماع کی سند پوچھی گئی تو آپنے حضرت ابو سعید خدری کے اس قول کی کہ ابن صیاد نے ان کے پاس شکایت کی کہ لوگ اسکو دجال موعود سمجھتے ہین۔ نشان دہی کی۔ جسمین نہ اس اجماع کا صریح ذکر پایا جاتا ہے نہ اسکی

طرف وہان کوئی اشارہ ہے صرف غیر معین لوگون کا ابن صیاد کو دجال کہنا مفہوم ہوتا ہے جسکے مقابلہ مین بہت صحابہ کا جن مین خود ابو سعید خدری داخل ہین ابن صیاد کو دجال موعود نہ سمجھنا بلکہ اور شخص کو دجال موعود سمجھنا اسی کتاب صحیح مسلم کی احادیث سے ثابت ہے۔

(۳۳) صحیح مسلم کی اسحدیث کو (جسمین حضرت مسیح کا دمشق کے قریب اُترنا بیان ہوا ہے) موضوع قرار دینے کی غرض سے آپنے ایک افترا بعض علماء امت پر کیا اور ازالہ کے صفحہ ۲۱۸ مین لکھا ہے کہ بعض علماء کہتے ہین کہ حضرت مسیح نہ بیت المقدس مین اُتریگا اور نہ دمشق مین بلکہ وہ مسلمانون کے لشکر گاہ مین اُتریگا جہان حضرت مہدی ہونگے حالانکہ علماء اسلام سے ایسا کوئی معلوم نہین ہوا جسنے یہ بات کہی ہو کہ حضرت مسیح نہ بیت المقدس مین اُتریگا اور نہ دمشق مین بلکہ علماء اسلام نے اُن سبھی مقامات کو ایک مقام قرار دیا ہے اور یہہ کہا ہے حضرت مسیح بیت المقدس مین اُترین گے۔

ابن ماجہ کے حاشیہ مین بصفحہ ۳۰۶ —

قال الحافظ ابن کثیر وقد ورد فی بعض الاحادیث ان عیسی علیہ السلام ینزل بیت المقدس وفی روایۃ بالاردن وفی روایۃ بمعسکر المسلمین فاللہ اعلم قلت حدیث النزول بہ بیت المقدس عند المصنف وھو عندی ارجح ولا ینافی سائر الروایات لان بیت المقدس ھو شرقی دمشق وھو معسکر المسلمین اذ ذاک والاردن اسم الکورۃ کما فی الصحاح وبیت المقدس داخل لہ فاتفقت الروایات فان لم یکن فی بیت المقدس الآن منارۃ بیضاء فلا بد ان یحدث قبل نزولہ حاشیہ ابن ماجہ

جو دمشق کیجانب مشرق مین ہی وہین مسلمانون کا لشکر ہوگا۔ اور وہ اردن ہی کے علاقہ مین ہوگا۔ اسی جگہہ خدا تعالے منارہ سفید بنادے گا۔

لودہانہ کے مباحثہ مین آپسے اس قول بعض علماء کا ثبوت طلب کیا گیا۔ تو آپنے ایسا جواب دیا جس سے آپکے اس افترا کا اور یقین ہوا +

(۴) اس حدیث صحیح مسلم اور دیگر احادیث نزول حضرت مسیح مین تحریف و تاویل کرنیکی
غرض سے ایک افترا آپنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر یہہ کیا اور کہا ہے کہ آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے اسحدیث کی نسبت جسمین دجال کو کعبہ کا طواف کرتے دیکھا اور اسمین
اسکو ابن قطن کے مشابہہ کیا) صاف اور صریح طور پر فرمادیا ہے کہ یہہ میرا ایک مکاشفہ یا ایک خواب ہے
ازالہ صفحہ ۲۰۶) اور کہا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم صاف اور صریح طور پر فرماتے
ہین کہ میرا یہہ ایک کشف یا خواب ہے (ازالہ صفحہ ۲۰۷) اور کہا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم خود اسبات کا اقرار فرماتے ہین کہ یہہ سب بیانات میرے مکاشفات مین سے
ہین۔ (ازالہ صفحہ ۲۳۲) حالانکہ کسی حدیث مین آنحضرت سے یہ اقوال مروی نہین حدیث
مین آنحضرت کا دجال کو طواف کرتے دیکھنا۔ اور ابن قطن سے تشبیہ دینا مروی ہے اسکو
تسلیم بھی کیا جائے کہ وہ ایک خواب یا کشف کا واقعہ ہے تو کوئی شخص (جسکو دین سے تعلق
ہے اور کذب سے احتراز) اسکو آنحضرت کا قول اور صاف وصریح اقرار نہین ٹھہرا سکتا۔
اس افترا سے آپکی غرض (جسکو آپنے ازالہ کے صفحہ ۲۳۲ مین ظاہر کیا ہے) یہ ہے
کہ اسی پر حدیث دمشقی وغیرہ قیاس کرین اور انکو بھی ایک خواب یا مکاشفہ قرار دیکر
تعبیر اور تاویل کا محتاج بنادین اور اُنکے ظاہری معنی سے انکو پھیر سکین جو کمال جرأت
و محض افترا ہے۔*

(۵) ان احادیث نزول حضرت مسیح مین تحریف اور تاویل کی غرض سے آپنے
اُسحدیث کے ترجمہ مین جسمین یہ بیان ہے کہ عنقریب ابن مریم حاکم عادل ہوکر نزول
کرینگے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ایک سوال وجواب کا افترا کیا۔ اور ازالہ کے
صفحہ ۲۰۱ مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے تمہارا اسدن کیا حال ہوگا
جسدن ابن مریم تم مین نازل ہوگا۔ اور تم جانتے ہو کہ ابن مریم کون ہے وہ تمہارا ہی
امام ہوگا۔ اور تم ہی مین سے (اے امتی لوگو) پیدا ہوگا۔ اور ازالہ کے

* اسکی تفصیل مباحثہ لودہانہ کی حواشی مین ہے۔ ایڈیٹر

مین لفظ "بل ہو" اپنے مجوزہ جواب مین از خود ملا کر وضع لفظ حدیث کا بہی ارتکاب کیا اور لکھدیا کہ آنحضرت نے فرمایا کہ اسکو مسیح ابن مریم ہی سمجھو تو "بل ہو" امامکم منکم حالانکہ اسحدیث کے کسی طریق مین آنحضرت سے یہ سوال وجواب منقول نہین ہے۔ اور نہ لفظ "بل ہو" اسحدیث مین آنحضرت ﷺ سے مروی ہے اس سوال وجواب کے افترا سے آپ کا مقصود یہ ہے کہ جو ظاہر حدیث سے مفہوم ہوتا ہے۔ کہ جب حضرت عیسی علیہ السلام آئینگے تو اُسوقت مسلمانون کا امام موجود ہوگا (جس سے عام اہل اسلام کے اعتقاد مین حضرت امام مہدی مراد ہین) اور وہ آپکے خیال اور دعوون کی جڑ کاٹ رہا ہے کیونکہ اسوقت امام مہدی موجود نہین تو آپ مسیح موعود کیونکر بن سکتے ہین۔ اسکا جواب ادا ہوا۔ یہ سوچکر آپنے چاہا کہ چلو امام مہدی بہی ہم خود ہی بن جائین۔ اور حدیث کے یہ معنے گہڑلین کہ جو مسیح آئیگا وہی امام مہدی ہوگا۔ اور یہہ سوال وجواب بنایا۔ اور جواب مین لفظ "بل ہو" بڑہایا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر افترا کیا۔ مگر یہہ نہ سوچا کہ دوسری حدیث صحیح مسلم مین صاف آیا ہے کہ عیسی بن مریم صلی اللہ علیہ وسلم اتر آئین گے تو اُن کا (یعنے مسلمانون کا) امیر (یعنے امام) اُنکو کہیگا کہ آپ آئین نماز پڑہائین وہ اس امام کو یہہ جواب دین گے نہین۔ امیر (یعنی امام) تم ہی مین سے ہونا چاہئے۔ یہہ کہنا اس امت کے اعزاز واکرام کے لئے ہوگا جو خدا کی طرف سے اسکو حاصل ہے۔

> عن جابر بن عبد الله يقول سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول لا تزال طائفة من أمتي يقاتلون على الحق ظاهرين الى يوم القيمة قال فينزل عيسى ابن مريم صلى الله عليه فيقول اميرهم تعال صل لنا فيقول لا ان بعضكم على بعض امراء تكرمة الله هذه الامة (صحيح مسلم ص۸۷ ج۱)

اس قسم کی تاویلات وتحریفات اور رد نصوص و وضع احادیث واقوال آپ کی طریق علمی مین اور بکثرت پائی جاتی ہین اور آپکی تصنیفات کے صدہا صفحات مین موجود ہین ان چند امثلہ وعقائد ومقالات وطریق عملی میرزا قادیانی کو عرض کرکے علمائے اسلام

سے یہہ سوال کیا جاتا ہے کہ آیا وہ ان عقاید و مقالات و طریق عملی مین اسلام خصوصا
مذہب اہل سنت کا پابند و پیرو ہے یا اس سے خارج بشق اوّل علماے ربانی نصوص
کتاب و سنت و اقوال سلف امت اہل قرون ثلثہ اسکی تائید مین نقل کرین قرون ثلثہ
کے مابعد کے علمار یا صوفیون کے اقوال بلا دلیل کتاب اللہ و سنت معرض نقل مین
نہ لادین و بشق ثانی وہ علماے ربانی یہ فرمائین کہ ان عقاید و مقالات اور طریق عملی
خصوصًا اسکے دعوے نبوت و اشاعت اکاذیب و وضع احادیث کاذبہ و رد احادیث
صحیحہ و تحریف معانی نصوص کی نظر سے اسکو منجملہ اُن تیس دجالون کے جن کے خارج ہونیکی
انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے ایک دجال اور اسکے ان عقائد و خیالات
و طریق عملی مین پیروان و ہم مشربون کو ذریات دجال کہسکتے ہین یا نہین اور ایسے عقائد
و مقالات و طریق عملی کے ساتھ کوئی شخص شرعًا و عقلا ولی اور ملہم و محدث و مجدد
ہو سکتا ہے یا نہین۔ بینوا توجروا +

الجواب

ان عقاید و مقالات اور اس طریق عملی مین مرزا قادیانی پابندی اسلام خصوصا
مذہب اہل سنت سے خارج ہے کیونکہ عقاید و مقالات و طریق عملی اسلامی و سنی نہین
بلکہ از انجملہ بعض عقاید و مقالات یونانی فلاسفہ کے ہین۔ بعض ہندؤن پیروان وید کے
بعض نیچریون کے بعض نصاریٰ کے بعض اہل بدعت و ضلالت کے اور اسکا طریق عملی
ملحدین باطنیہ* وغیرہ اہل ضلال کا طریق ہے۔ اور اسکے دعوے نبوت اور اشاعت اکاذیب

---

* باطنیہ ایک ملحد فرقہ کا نام ہے۔ جسکا ذکر صفحہ مین آئیگا اس مقام مین ان کی
تاویلات کی چند تمثیلات بیان کی جاتی ہین۔ جن سے ناظرین کو یقین ہو کہ مرزا غلام احمد

اور اس ملحدانہ طریق کی نظر سے یقیناً اسکوان تیس دجالون مین سے جن کی خبر حدیث مین وارد ہے ایک دجال کہہ سکتے ہین اور اسکے پیروان وہم مشربون کو ذریات دجال۔ یہہ لوگ دجال ہنون تو پہر احادیث نبویہ کا جن مین تیس دجالون کذابون کی خبر دیگئی ہو کوئی مصداق نہین ہو سکتا۔ اور اس اعتقاد و عمل کے ساتہہ کوئی شخص شرعاً وعقلا ولی و ملہم و محدث نہین ہو سکتا۔ اس عمل و اعتقاد کا شخص خدا کا ملہم و مخاطب ہو تو انبیا و ملہمین سابقین کا الہام بے اعتبار ہو جاتا ہے۔ اس اجمال کی تفصیل بطور تمثیل ذیل مین معروض ہے۔ **قادیانی کا کواکب و سیارات و افلاک کے لئے نفوس و ارواح تجویز** کرنا یونان کے فلاسفہ اشراقین و ہندوان پیروان وید کا مذہب ہے (چنانچہ قادیانی اس امر کا صفحہ (۳۳) **توضیح المرام** مین خود معترف ہوا ہے)۔ اسلام نے یہہ اعتقاد مسلمانون کو نہین سکہایا۔ اور قرآن و حدیث مین جو اسلام کے اصل اصول ہین اسکا کہین ذکر پایا نہین گیا۔ اور جو بعض متاخرین صوفیہ نے بہ تقلید فلاسفہ یا اپنے مشاہدہ و مکاشفہ سے ان ارواح کو تسلیم کیا ہے وہ مذہب اسلام نہین ہو سکتا۔ کیونکہ کتاب و سنت مین اس اعتقاد کا ثبوت پایا نہین جاتا۔ اور ان صوفیون نے خود بہی اس اعتقاد کو اعتقاد یا مذہب اسلام قرار نہین دیا۔ صرف اپنا مشاہدہ بیان کیا ہے۔ لہذا اُن صوفیون کا

اور اس کے اتباع کی تاویلات اسی قسم کی تاویلات ہین اور سب کا طریق ایک ہے ملاحدہ سبعیہ کا یہ مذہب ہے کہ **وضو** سے امام وقت کی دوستی مراد ہے۔ اور **زکوۃ** سے تزکیہ نفس۔ اور **کعبہ** سے ذات نبی علیہ السلام۔ اور **صفا مروہ** سے جناب امامین حسن حسین علیہما السلام۔ اور **احتلام** سے افشاے اسرار امام وقت۔ اور **غسل** سے امام وقت کے جناب مین دوبارہ عہد و بیعت کرنا۔ اور **جنت** سے جسم کو آسایش و آرام دینا۔ اور **دوزخ** سے تکلیفات اُٹہانا۔

مکاشفہ سے وجود ان ارواحون کو تسلیم کرنا اس اعتقاد کو داخل اسلام نہین بنا سکتا
اور اگر کوئی ناواقف اس مذہب و اعتقاد کو جزو اسلام قرار دے تو وہ بحکم حدیث
(من احدث فی امرنا ھذا ما لیس فیہ فھو ردٌ) یعنے جو شخص ہمارے دین مین وہ
عمل یا اعتقاد از خود پیدا کرے جو بحکم قرآن و حدیث اسمین سے نہو تو وہ لائق رد ہے
قابل قبول نہین ہے - قادیانی کے اس خیال کا ابطال ان نصوص و اقوال سے بہی ہوگا
جو اسکے اقوال آیندہ کے ابطال کے لئے پیش کئے جائینگے *

اور قادیانی کا نفوس فلکیہ و ارواح کواکب کو ملائکہ کہنا بہی اُن فلاسفہ کا احداث ہے
جو فلسفہ کے ساتہ اسلام کے قائل ہین اُنہون نے فلسفہ کو اسلام سے ملایا ہے اور تن ریب
مین گاڑہے کا پیوند لگانا چاہا ہے - کتاب اللہ و سنت مین کہین اس مذہب کا ثبوت
پایا نہین جاتا *

سے جسم کو آسائش و آرام دینا - اور دوزخ سے تکلیفات اٹہانا -
وغیرہ وغیرہ - اسیطرح ملاحدہ باطنیہ کی یہہ رائے ہے کہ
روزہ - نماز - حج - زکوۃ - خلفائے ثلثہ کے من گہڑت احکام ہین
اور روزہ رمضان خاص - بدعت عمری ہے - ملاحدہ
منصوریہ کہتے ہین کہ جنت سے امام وقت اور دوزخ سے
اس کے دشمن مُراد ہین - جیسے ابوبکر و عُمر وغیرہ وغیرہ - جناب شاہ
عبدالعزیز دہلوی علیہ الرحمتہ اپنے تحفہ
اثنا عشریہ مین فرماتے ہین کہ مطیع باللہ عباسی کے عہد مین ان
فرقون کو باین عقل و شعور نہایت غلبہ اور کمال تسلط حاصل تہا - جسکے بعد انہون نے
ایک عالم کو گمراہ کیا - دانشمندون کو ایک قسم کی عبرت حاصل ہونیکا مقام ہے -

امام رازی نے تفسیر کبیر کے صفحہ ،،۳ جلد ۱ مین ملائکہ کے متعلق لوگون کی مذاہب بیان کئے ہین تو اُن مین فلاسفہ کا یہ مذہب بیان کیا ہے کہ وہ ارواح کواکب ہین چنانچہ فرمایا ہے۔

ثانیهما قول الفلاسفة وهی انها جواهر قائمة بانفسها لیست بمتحیزة البتة وانها بالماهیة مخالفة لانواع النفوس الناطقة البشریة وانها اکمل قوة منها واکثر علما منها وانها للنفوس البشریة جاریة مجری الشمس بالنسبة الی الاضواء ثم ان هذه الجواهر علی قسمین منها ماهی بالنسبة الی اجرام الافلاک والکواکب کنفوسنا الناطقة بالنسبة الی ابداننا ومنها ماهی لاعلی شئ من تدبیر الافلاک بل هی مستغرقة فی معرفة الله ومحبته ومشتغلة بطاعته وهذا القسم من الملائکة هم المقربون ونسبتهم الی الملائکة الذین یدبرون السموات کنسبة اولئک المدبرین الی نفوسنا الناطقة فهذان القسمان قد اتفقت الفلاسفة علی اثباتهما ومنهم من اثبت نوعا اخر من الملائکة وهی الملائکة

دوسرا فلاسفہ کا قول ہے کہ ملایکہ جواہر یعنے بذات خود قائم ہین۔ مگر وہ کسی حیز (مکان) مین جاگزین نہین ہوتے اور ان کی حقیقت انسانی نفوس کی حقیقت سے مخالف ہے وہ اُن سے قوی تر اور علم مین بڑھکر ہین۔ ان کو انسانی نفوس سے وہ نسبت ہے جو روشنی کو سورج سے نسبت ہے۔ پھر یہ جواہر دو قسم ہین۔ بعضے ایسے ہین جن کو افلاک و کواکب سے وہ نسبت ہے جو ہمارے نفوس ناطقہ کو ہمارے بدنون سے ہے اور بعض ایسے ہین جنکو اجسام فلکیہ کی تدبیر سے کوئی تعلق نہین ہے (یعنے وہ اس کے مدبّر نہین) بلکہ وہ اللہ کی معرفت اور محبت مین مستغرق اور اس کے حکم بجاآوری مین مشغول ہین۔ اس قسم کے ملائکہ مقربین کہلاتے ہین انکو ملائکہ مدبرین اجسام فلکیہ سے وہ نسبت ہے جو ان مدبرین افلاک کو ہمارے

الارضیۃ المدبرۃ لاحوال ھذا العالم السفلی ثم ان المدبرات لھذا العالم ان کانت خیرۃ فھم الملائکۃ وان کانت شریرۃ فھم الشیاطین ؕ التفسیر

نفوس ناطقہ سے نسبت ہی ان دونون قسمون کے ماننے پر فلاسفہ کا اتفاق ہی بعض فلاسفہ ایک اور قسم ملائکہ کو بھی مانتے ہین وہ زمین کے ملائکہ ہین جنکو عالم سفلی کی تدبیر سے تعلق ہی۔ پھر یہ (عالم سفلی کے مدبر) اگر اچھے ہین تو وہ ملائکہ کہلاتے ہین اور اگر بری ہین تو وہ شیاطین ہین۔

اور قادیانی کا جملہ حوادث وکائنات عالم کو ستارون کی تاثیر سمجھنا بھی فلاسفہ اور نجومیون اور ہندوون اور مجوسیون اور ثنویہ اور بت پرستون کا مذہب ہے۔ ہندوان تائین وید کا قائل تاثیر ہونا تو قادیانی نے خود توضیح مرام کے صفحہ (۳۳) مین بیان کیا ہے بت پرست اور مجوس وثنویہ کا قائل ہونا امام رازی کی تفسیر سے نقل کیا جاتا ہے۔ امام رازی تفسیر کبیر صفحہ ۳۰۷ مین فرماتے ہین۔

وثانیھا قول لطوائف من عبدۃ الاوثان وھو ان الملائکۃ ھی الحقیقۃ فی ھذہ الکواکب الموصوفۃ بالاسعاد والانحاس فانھا بزعمھم احیاء ناطقۃ وان المسعدات منھا ملائکۃ الرحمۃ والمنحسات ملائکۃ العذاب وثالثھا قول معظم المجوس والثنویۃ وھو ان ھذا العالم مرکب من اصلین ازلیین وھما النور والظلمۃ وھما فی الحقیقۃ جوھران شفافان مختاران قادران متضادا الجنس والصورۃ مختلفا

دوسرا قول کئی بت پرست جماعتون کا ہے وہ یہ کہ ملائکہ درحقیقت یہ ستارے ہین جو سعد اور نحس کہلاتے ہین۔ اُنکے اعتقاد مین یہ ستارے زندہ ہین۔ اور گویا ہین اور اُن مین جو سعد (نیک) ہین وہ رحمت کے ملائکہ کہلاتے ہین۔ اور جو نحس ہین وہ عذاب کے فرشتے تیسرا قول اکثر مجوس اور ثنویہ کا ہے (جو عالم کے دو خالق مانتے ہین۔) وہ کہتے ہین عالم درحقیقت دو اصول (مادہ) سے مرکب ہی جو ہمیشہ سے چلے آتے ہین۔ ان مین

الفعل والله بید فجوهر النور فاضل خیر تقی طیب الریح کریم النفس یسر ولا یضر وینفع ولا یمنع ویحیی ولا یبلی وجوهر الظلمة علی ضد ذلک ثم ان جوهر النور لم یزل یولد الاولیاء وهم الملائکة لا علی سبیل التناکح بل علی سبیل تولد الحکمة من الحکیم والضوء من المضیئ وجوهر الظلمة لم یزل یولد الاعداء وهم الشیاطین علی سبیل تولد السفه من السفیه لا علی سبیل التناکح ۔ تفسیر کبیر ص ۳۷۷ جلد ۱

ایک نور ہے دوسرا اندہیرا اور وہ حقیقت مین جوہر شفاف ہین خود مختار قادر جنس وصورت مین باہم مختلف فعل وتدبیر مین جداگانہ ۔ پس نور کا جوہر بہتر اور ستہرا اور سخی ہے خوش کرتا ہے ضرر نہین پہنچاتا ۔ نفع دیتا ہے فائدہ کو نہین روکتا زندہ کرتا ہی مارتا اور بوسیدہ نہین کرتا ۔ اندہیر یکا جوہر اسکے مخالف ہے پہر نور کے جوہر سے ہمیشہ دوست پیدا ہوتے ہین جیسے حکیم سے حکمت پیدا ہوتی ہے اور روشن چیز سے روشنی اور وہ ملائکہ کہلاتے ہین اور اندہیرے کے جوہر سے دشمن پیدا ہوتے ہین جیسے احمق سے حماقت پیدا ہوتی ہے اور وہ شیاطین کہلاتی ہین ۔

قادیانی نے بڑی جرئت کی ہے کہ ان باتون کو قرآن سے ثابت بتایا ہے اس جرئت مین قادیانی نے خدا پر افترا کیا ہے کسی آیہ قرآن مین یہ ارشاد نہین ہوا کہ کواکب وسیارات کے لئے ارواح ہین اور وہی کائنات الارض کے وجود مین موثر ہین اور وہی ملائکہ ہین جو انبیاء وغیرہ ہا ہمین کی روحانی تربیت کر رہے ہین اور نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہین یہ ارشاد فرمایا ہے ۔ اور اعتقاد تاثیر کواکب کو تو قرآن شریف نے اشارۃ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صراحۃ ناشکری وکفر قرار دیا ہے ۔ قرآن مین ارشاد ہے کہ کیا تمہاری یہی شکر گذاری ہے کہ تم خدا کو جہٹلاتی ہو جو بارش ہوتی ہے تو یہ کہتے ہو

وتجعلون رزقکم انکم تکذبون (الواقعہ ع)

کو فلان ستارہ کی تاثیر سے ہوئی ہے۔

صحیحین مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ابوہریرۃؓ نے روایت کیا ہے کہ مقام حدیبیہ مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بارش کے بعد صبح کی نماز پڑھائی تو اصحاب کیطرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ آیا تم جانتے ہو کہ خدا تعالیٰ نے کیا فرمایا ہے۔ اصحاب بولے کہ اللہ اور اللہ کا رسول خوب جانتا ہے۔ آپنے فرمایا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندون مین کوئی مجھپر ایمان لاتا ہے اور کوئی کافر ہوتا ہے سو جو یہ کہے کہ ہمپر خدا کے فضل و رحمت سے بارش ہوئی ہے تو وہ مجھپر ایمان لانے والا ہے اور ستارون سے منکر اور جو یہ کہے کہ فلان ستارہ کے فلان مقام پر پہنچنے کے سبب بارش ہوئی ہے تو وہ ستارون پر ایمان لاتا ہے اور مجھ سے کافر ہے۔

عن زید بن خالد الجھنی انہ صلی لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوۃ الصبح بالحدیبیۃ علی اثر سماء کانت من اللیلۃ فلما انصرف النبی صلی اللہ علیہ وسلم اقبل علی الناس فقال ھل تدرون ماذا قال ربکم قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال قال اصبح من عبادی مؤمن بی وکافر فاما من قال مطرنا بفضل اللہ ورحمتہ فذلک مؤمن بی وکافر بالکوکب واما من قال بنوء کذا وکذا فذلک کافر بی ومؤمن بالکوکب (بخاری صـ۱۶۲ مسلم صـ۵۹)

صحیح مسلم کی ایک حدیث مین حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مین بارش ہوئی۔ تو آپنے فرمایا خدا تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندون سے کوئی شاکر ہے کوئی کافر شاکر کہتے ہین یہ بارش خدا کی رحمت ہے، بعض کافر کہتے ہین فلان فلان ستارہ کا

عن ابن عباس قال مطر الناس علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اصبح من الناس شاکر ومنہم کافر قالوا ھذہ رحمۃ اللہ وقال بعضہم لقد صدق نوء کذا وکذا

قال فنزلت هذه الآية فلا اقسم بمواقع النجوم حتى بلغ اتجعلون رزقكم انكم تكذبون (مسلم ص ۵۹)

غروب سچا نکلا جو بارش ہوئی اسپر آیت اتری جو بصفحہ ۱۴۵ منقول ہوئی۔

امام نووی شرح مسلم کے صفحہ ۵۹ مین فرماتے ہین کہ جو یہ کہے

اما معنى الحديث فاختلف العلماء فى كفر من قال مطرنا بنوء كذا على قولين احدهما هو كفر بالله تعالى سالب لاصل الايمان مخرج من ملة الاسلام قالوا وهذا فى من قال ذلك معتقدا ان الكواكب فاعل منشئ للمطر كما كان بعض اهل الجاهلية يزعم ومن اعتقد هذا فلا شك فى كفره وهذا القول الذى ذهب اليه جماهير العلماء والشافعى منهم وهو ظاهر الحديث قالوا وعلى هذا لو قال مطرنا بنوء كذا معتقدا انه من الله وبرحمته وان النوء ميقات له وعلامة اعتبارا بالعادة فكانه قال مطرنا فى وقت كذا فهذا لا يكفر واختلفوا فى كراهيته والاظهر كراهته لكنها كراهة تنزيه وسبب الكراهة انها كلمة مترددة بين الكفر وغيره فيساء الظن بصاحبها ولانها شعار الجاهلية ومن سلك مسلكهم والقول الثانى فى اصل تاويل الحديث ان المراد كفر نعمة الله تعالى لاقتصاره على اضافة الغيث الى الكواكب وهذا فيمن لا يعتقد تدبير الكواكب — (شرح مسلم ص ۵۹)

کہ فلان ستارہ کے سبب بارش ہوئی اوس کے کفر کی تفسیر مین علما کے دو قول ہین اول یہ کہ یہ خدا کے ساتھ کفر ہے ایمان کو دور کرنے والا اسلام کے دائرہ سے نکال دینے والا یہ قول اوس شخص کے حق مین ہے جو اعتقاد رکھے کہ ستارہ بارش کا فاعل اور مدبر ہے اس کی تاثیر سے بارش ہوتی ہے۔ جیسا کہ جاہلیت مین خیال کیا جاتا تھا دوسرا قول یہ کہ اس سے کفران نعمت یعنی (ناشکری) مراد ہے یہ قول اوس شخص کے حق مین ہے جو ستارہ کو

مدبر و مؤثر نہ سمجھے یعنے صرف علامت ظہور تاثیر خداوندی خیال کرے۔

فتح الباری شرح صحیح بخاری مین ہے کہ ایام جاہلیت مین یہ اعتقاد تہا۔ کہ

وکانوا فی الجاهلیة یظنون ان نزول الغیث بواسطة النوء اما بصنعه علی زعمهم واما بعلامته فابطل الشرع قولهم وجعله کفرا فان اعتقد قائل ذلك ان النوء صنعا فی ذلك فکفره کفر تشریك وان اعتقد ان ذلك من قبیل التجربة فلیس بشرك لکن یجوز اطلاق الکفر علیه وارادة کفر النعمة لانه لم یقع فی شیئ من طرق الحدیث بین الکفر والشکر واسطة فیحمل الکفر فیه علی المعنیین لتناول الامرین۔ (فتح الباری صفحہ ۴۳۲ ج ۲)

بارش ستارون کے فعل سے یا انکی (مقررہ) علامت سے ہوتی ہے۔ سو شارع نے اون دونو خیالون کو باطل کیا اور کفر ٹھرایا سو اگر یہ اعتقاد ہو کہ فعل ستارہ کا اسمین دخل ہے تو یہ مشرکانہ کفر ہے اور اگر صرف یہ اعتقاد ہو کہ تجربہ کے رو سے ہے تو یہ شرک نہین مگر اسکو کفر بمعنے ناشکری کہہ سکتے ہین۔

ان احادیث سے بہ شہادت اقوال علماء صاف ثابت ہے کہ ستارون کو بارش مین موثر و سبب وجود سمجھنے کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کفر قرار دیا ہے۔ اسکو کفر ملت سمجہین خواہ کفر نعمت اب اور حوادث وکائنات مین تاثیر نجوم کے اعتقاد کا کفر ہونا ثابت کیا جاتا ہے۔

ایک حدیث مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ

عن ابن عباس رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اقتبس علما من النجوم اقتبس شعبة من السحر زاد ما زاد رواہ ابو داود واحمد وابن ماجة (مشکوة صفحہ ۳۹۵)

آپ نے فرمایا جس نے علم نجوم سے کچھ حاصل کیا اوس نے سحر کا ایک شعبہ حاصل کیا جسقدر اوسمین زیادتی کریگا سحر مین زیادتی کریگا۔

سلہ اسکی وجہ یہ ہے کہ اپنے تجربہ کو لازم و واجب الاثر سمجہا۔

عن ابن عباسؓ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من اقتبس بابًا من علم النجوم لغیر ما ذکر اللہ فقد اقتبس شعبۃ من السحر المنجّم کاھن والکاھن ساحر والساحر کافر رواہ رذین (مشکوٰۃ ص ۳۸۶)

ایک حدیث

مین آپ نے فرمایا کہ جس نے علم نجوم کا کوئی باب (حصہ) حاصل کیا یعنے اوسکی تاثیرات وفوائد کا علم سیکھا بجز ان فوائد کے جو خدا تعالے نے بیان کئے ہین (چنانچہ قتادہ کی روایت مین انکی تفسیر عنقریب آتی ہے) اس نے سحر کا ایک شعبہ حاصل کیا اور نجومی (اس علم کو حاصل کرنیوالا اور اسکا معتقد) کاہن ہے اور کاہن ساحر ہے اور ساحر کافر ہے

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی نے کتاب حجۃ اللہ البالغہ

واما الانواء والنجوم فلا یبعد ان یکون لہما حقیقۃ ما فان الشرع انما اتی بالنہی عن الاشتغال بہ لا نفی الحقیقۃ البتۃ وانما توارث السلف الصالح ترک الاشتغال بہ وذم المشتغلین وعدم القول بتلک التاثیرات لا القول بالعدم اصلاً + + ولکن الناس جمیعًا توغلوا فی ھذا العلم توغلا شدیدًا حتی صار مظنۃ لکفر اللہ وعدم الایمان بہ فقضی ان لا یقول صاحب تحقیق ھذا العلم مطرنا بفضل اللہ ورحمتہ من صمیم قلبہ بل یقول مطرنا بنوء کذا وکذا فیکون صادا عن تحققہ بالایمان الذی ھو الاصل فی النجاۃ واما النجوم فانہ لا یضر جہلہ اذ اللہ مدبر للعالم علی حسب حکمتہ علمہ احد اولم یعلم فلذلک وجب فی الملۃ ان یخمل ذکرہ ونہی من تعلمہ

مین حقیقت نجوم کو ممکن تسلیم کرنے اور اونکی تاثیرات کو غیر مستبعد ماننے کے ساتھ یہ فرمایا ہے کہ اس علم نجوم سے شغل ترک کرنا اور اس شغل والے کو برا سمجھنا اور نجوم کی تاثیرات کا قائل ومعتقد نہونا سلف صالحین سے متوارث چلا آتا ہے اور اس علم مین توغل مظنہ کفر ہے اور پیغمبر صاحب ملت کا یہ فرض تھا کہ اسکے ذکر کو مٹاوے اور

ویجهر بان من اقتبس علما من النجوم اقتبس
شعبة من السحر زاد ما زاد و مثل ذلك مثل
التورية و الانجیل شدد النبی صلی الله علیه وسلم
علی من اراد ان ینظر فیهما لکونهما محرفة و
مظنة لعدم الانقیاد للقرآن العظیم و لذلك
بضاعته هذا ما ادی الیه راشادة تفحصا فان
ثبت من السنة ما یدل علی خلاف ذلك فالامر علی ما فی السنة
حجة الله البالغة ص۷۳

اسکے سیکھنے سے لوگوں کو روکے اور پکار کر یہ کہدے کہ جو شخص اس علم سے کچھ حاصل کرتا ہے وہ سحر کا ایک شعبہ حاصل کرتا ہے شاہ صاحب کا کلام اس باب میں ایک نص قطعی ہے کہ شریعت اور اسلام میں نجوم کی تاثیرات کے اعتقاد سے منع کیا گیا ہے گو نفس الامر میں خدا تعالی نے ان میں تاثیرات رکھے ہوں اور وہ واقعی و ممکن وغیرہ مستبعد ہوں۔
اور **صحیح بخاری** میں حکم نجوم کے بیان میں ایک باب منعقد کر کے اسمیں قتادہ

باب فی النجوم وقال قتادة لقد زینا السماء
الدنیا بمصابیح خلق هذه النجوم لثلث
جعلها زینة للسماء و رجوما للشیاطین
و علامات یهتدی بها فمن تاول فیها بغیر
ذلك اخطأ و اضاع نصیبه و تکلف ما لا علم
له به بخاری ص۴۵۶ و فی روایة رزین تکلف
ما لا یعنیه و ما لا علم له و ما عجز عن علمه
الانبیاء و الملائکة و عن الربیع مثله و
زاد و الله ما جعل الله فی نجم حیوة احد و لا
رزقه و لا موته و انما یفترون علی الله
الکذب و یتعللون بالنجوم (مشکوة ص۳۲۰)

سے نقل کیا کہ یہ ستارے تین (فوائد) کے لئے پیدا کئے گئے ہیں (۱) خدا تعالی نے انکو آسمانوں کے لئے زینت بنایا ہے (۲) انسے شیاطین کو جو آسمانوں پر احکام سننے کو چڑھتے ہیں۔ مارا جاتا ہے (۳) وہ علامات ہیں (جنکے سبب سے خشکیوں اور دریاوں میں راستہ پہچانا جاتا ہے) پھر جو شخص ان ستاروں سے اور اغراض و فوائد کا ہونا بیان کرے تو وہ خطا کار ہے اور اپنا حصہ (فہم قرآن سے) ضائع کرتا ہے

وصله عبد بن حميد من طريق شيبان عنه به وزاد في آخره وان ناسًا جهلة بامر الله قد احدثوا في هذه النجوم كهانة من غرس بنجم كذا كان كذا ومن سافر بنجم كذا كان كذا ولعمري ما من النجوم نجم الا ويولد به الطويل والقصير والاحمر والابيض والحسن والدميم وما علم هذه النجوم وهذه الدابة وهذا الطائر شيء من هذا الغيب انتهى - وبهذه الزيادة تظهر مناسبة ايراد المصنف ما اورده من تفسير الاشياء التي ذكرها من القران وان كان ذكر بعضها وقع استطرادًا والله اعلم قال الداؤدي قول قتادة في النجوم حسن الا قوله اخطأ واضاع نصيبه فانه قصر في ذلك بل قائل ذلك كافر انتهى ولم يتعين الكفر في حق من قال ذلك وانما يكفر من نسب الاختراع اليها واما من جعلها علامة على حدوث امر في الارض فلا (فتح الباري ص ۲۱۱ ج ۶)

اور اُس علم کے لیے تکلف کرتا ہے جسکا علم اسکے لیے ممکن نہین زرین کی روایت مین یہ بہی ہے کہ وہ شخص اس امر کے جاننے کے لیے تکلف کرتا ہے جسکے جاننے سے انبیا و ملائکہ بہی عاجز ہین ایسا ہی ربیع بن زیاد سے زرین نے نقل کیا ہے انتہے اسپر یہ بہی بڑہایا ہے کہ بخدا خدا تعالی نے کسی ستارہ کو نہ کسی کی زندگانی کا سبب بنایا ہے نہ موت کا نہ رزق کا نجومی جہوٹ بولتے ہین کہ وہ ستارون کو علل (اسباب مؤثرہ) بناتے ہین فتح الباری مین کہا ہے کہ اس قول قتادہ کی سند عبد بن حمید نے بیان کی ہے اور اسکے آخر مین یہ بڑہا دیا ہے کہ خدا کے حکم یا شان سے جاہل لوگون نے ستارون مین یہ باتین از خود نکالی ہین کہ فلان ستارہ کے وقت درخت لگادے تو یہ ہوگا - فلان ستارے کے وقت سفر کرے تو ایسا ہوگا - اور ہر ایک ستارہ کی تاثیر سے کوئی دراز قامت پیدا ہوتا ہے - کوئی پست قامت کوئی سرخ کوئی سفید - کوئی خوب صورت کوئی کوئی بد صورت - اور

ستارون اور چوپایون اور جانورون کے یہ علوم علم غیب سے نہین ہے۔ داؤدی نے کہا ہے قتادہ کا یہ قول اچھا ہے۔ مگر اس اعتقاد و قول جاہلیت کو صرف خطا کہنا اسکی کوتاہی ہے ایسے اعتقاد والا شخص کافر ہے (صاحب فتح الباری کہتے ہین) صرف اسی کہنے پر کفر کا حکم نہین ہوسکتا کافر اسی کو کہا جاتا ہے جو ستارون کو مخترع (یعنے موجد و موثر کہے) اور جو یہ سمجھے کہ یہ ستارے زمین مین خدای تعالے کی قدرت و تاثیرات کے ظاہر ہونے کی علامات ہین تو وہ کافر نہین ہے۔

اور یہ بات ظاہر ہے کہ پرانے فلسفی اور قادیانی اُن کواکب کو صرف علامات نہین سمجھتے بلکہ انکو موثر جانتے ہین اور اُنکی تاثیرات کے قائل ہین لہذا انکا اعتقاد وہی اعتقاد ہے جسکو عبارات مذکورہ مین حقیقی کفر کہا گیا ہے۔

اور اگر کوئی کہے کہ مرزا قادیانی تو مدعی اسلام ہے وہ خدای تعالے کو عالم کا خالق و موجد جانتا ہے ستارون کا خالق و موجد بھی خدا تعالی ہی کو سمجھتا ہے لہذا اُسکا ستارون کی تاثیر کا قائل ہونا یہ معنے رکہتا ہے کہ یہ تاثیر ستارون کو خدا تعالے نے عطا فرمائی ہے پھر اُنکی تاثیر کا اعتقاد کفر کیونکر ہوا تو اسکے جواب مین کہا جائیگا کہ پرانے فلسفی اور نجومی بھی یہ اعتقاد رکھتے ہین کہ ستارون کا خالق خدای تعالے ہے اور اسی نے ستارون مین یہ تاثیرات پیدا کردی ہین ایسا کوئی فلسفی یا نجومی (بجز دہریہ کے) نہین جو ستارون کو خدا کا مخلوق نہ سمجھتا ہو یا اُنکی تاثیر کو خدا کی مخلوق نہ جانتا ہو با این ہمہ وہ اس تاثیر کے اعتقاد کے سبب کافر سمجھے گئے ہین تو قادیانی کو کیونکر نہ سمجھا جاوے۔

اس اعتقادِ تاثیر کو باوجود اس اعتراف کے کہ وہ تاثیر خدا کی طرف سے اور اسکی مخلوق ہے کفر ٹہیرانے کی عقلی وجہ اور اسکا سِرّ یہ ہے کہ جو لوگ اس تاثیر کے قائل ہین وہ یہ اعتقاد رکھتے ہین کہ یہ تاثیر ستارون کے لیے ایسی لازمی ہے کہ اس تاثیر کا ستارون سے جدا ہونا محال ہے خدا تعالے نے اس تاثیر کو پیدا تو کردیا مگر وہ اب اس تاثیر کے معدوم کرنے پر قادر

نہین رہا اور اپنے مقررہ قانون کو وہ معزول بادشاہ کی مانند بدل نہین سکتا اس امر کا فلاسفہ نہ صرف تاثیرات نجوم کی نسبت اعتقاد رکھتے ہین بلکہ جملہ اسباب و مسببات عالم کی نسبت وہ یہی اعتقاد رکھتے ہین اور اسباب و مسببات مین تلازم کو وہ واجب اور عدم تلازم کو محال جانتے ہین اور اسکو قانون قدرت (یا انگریزی والے لاز آف نیچر) کہتے ہین اور اسکی تبدیل و تغییر سے خدا تعالے کو عاجز و غیر قادر جانتے ہین - اور اُسکے کفر ہونے مین اہل اسلام کو کیا شک ہے -

اہل اسلام خدا تعالی کو فاعل با اختیار و متصرف و مدبر عالم جانتے ہین اور یہ اعتقاد رکھتے ہین کہ جو آثار اسباب عالم کے ظاہر ہوتے ہین وہ خدا ہی کی تاثیر سے ہین اور اُسی کی قدرت و اختیار مین ہین وہ چاہتا ہے تو اُنسے اُن آثار کا ظہور ہوتا ہے - اور اگر وہ چاہتا ہے تو اُنسے اُن آثار کا عکس ظاہر کرتا ہے - وہ پانی سے آگ کا کام لیتا ہے اور آگ سے پانی کا کام **الغرض** اہل اسلام کے نزدیک موثر خدا ئیتعالے ہے اسباب عالم اسکی تاثیر کے ظہور کے محل ہین -

اس بیان سے ثابت ہوا کہ تاثیرات نجوم جسکے قرآن سے ثابت ہونیکا قادیانی مدعی ہے قرآن سے ثابت نہین بلکہ قرآن اور حدیث اور علماء اسلام نے اسکو کفر قرار دیا ہے کفر حقیقی ملت سے خارج کرنے والا ہو خواہ کفران نعمت - اور اعتقاد تاثیر صرف فلاسفہ اور نجومیون اور ہندؤنکا مذہب ہے اور قادیانی اس اعتقاد مین انہین کا پیرو اور مقلد ہے نہ پیرو اسلام - اور **قادیانی کا حضرت جبریئل و ملک الموت** کے زمین پر آنیکو محال جاننا بھی اسی فلسفیون اور نیچریون کے اصول پر مبنی ہے جسکا کفر ہونا ابھی بیان ہوا ہے - اور جبریئل وغیرہ ملائکہ کے صور محسوسہ کو جو انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام دیکھتے اُنکی خیالی صورت اور عکسی تصویر قرار دینا بھی بعینہٖ نیچریون کی تجویز ہے جو مسٹر سید احمد خانصاحب کی تفسیر مین بیان[۵] ہوئی

۵ دیکھو تفسیر صفحہ ۶۹ وغیرہ جلد ا و جلد ۲ کا مقام رویت مریم علیہ السلام کا صورت جبریل کو -

علماے اسلام کے نزدیک احادیث نزول و رویت جبرئیل مین یہ تاویل کرنا معانی نصوص مین تحریف کرنا ہے جو ملحدین باطنیہ کا شیوہ ہے۔

شرح عقائد نسفی بصفحہ ۱۹۱ مین لکھا ہے۔ قرآن و حدیث کے نصوص (یعنے

والنصوص من الکتاب والسنۃ تحمل علی ظواهرها ما لم یصرف عنها دلیل قطعی والعدول عنها ای عن الظواهر الی معان یدعیها اهل الباطن وهم الملاحدة وسموا الباطنیۃ لادعائهم ان النصوص لیست علی ظواهرها بل لها معان باطنیۃ لا یعرفها الا المعلم وقصدهم بذلک نفی الشریعۃ بالکلیۃ الحاد ای میل وعدول عن الاسلام واتصال والتصاق بالکفر لکونہ تکذیبا للنبی علیہ السلام فیما علم مجیئہ بہ بالضرورة واما ما ذهب الیہ بعض المحققین من ان النصوص مصروفۃ علی ظواهرها ومع ذلک فیها اشارات خفیۃ الی دقائق تنکشف علی ارباب السلوک یمکن التطبیق بینها وبین الظواهر المرادة فهو من کمال الایمان ومحض العرفان

صاف عبارتون) سے انکے ظاہری معانی مراد لیے جائینگے جبتک کوئی قطعی دلیل اُن معانی سے نہ پھیرے۔ اور ان ظاہری معانی سے ایسے معانی کی طرف عدول کرنا جسکے اہل باطن مدعی ہین اسلام سے عدول کرنا اور ملحد بننا ہے۔ باطنیہ ملحد لوگ ہین انکو باطنیہ اسلیے کہا جاتا ہے کہ وہ عبارات واضح قرآن کی نسبت یہ دعوی کرتے ہین کہ اُنکے ظاہری معنے مراد نہین بلکہ باطنی معنے[۱] مراد ہین جنکو اُنکا معلم سکہلاتا ہے۔ اُنکا مقصود اس اصول سے یہ ہے کہ احکام شریعت باطل و بیکار ہو جائین۔ اس امر کو کفر و الحاد اسلیے کہا گیا ہے کہ اسمین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے احکام و ارشادات کی جو بطور بداہت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہین تکذیب پائی جاتی ہے۔

[۱] اسکی مثالین صفحہ ۱۷۲ وغیرہ مین گذر چکی ہین۔

ہان جو بعض اہل تحقیق قائل ہین کہ نصوص قرآن اور حدیث کے ظاہری معانی تو مراد ہی ہی اور باوجود اسکے ان نصوص مین بعض مخفی اشارات بھی پائے جاتے ہین اور وہ اہل سلوک پر کہلتے ہین اور وہ معانی ظاہری معانی سے مطابق ہو سکتے ہین سو کمال ایمان اور عرفان کی بات ہے۔

ایساہی **شرح فقہ اکبر** وغیرہ کتب عقائد مین ہے۔ اور یہ ظاہر ہے کہ قادیانی اور انکے حواریون کی تاویلات اس قسم سے نہین ہین کہ وہ معانی ظاہریہ کو بہی تسلیم کرتے ہون ومعہذا اسکے اسرار و معانی لطیفہ بیان کرتے ہون وہ تو معانی ظاہری کی نفی کرتے ہین اور صاف کہہ چکے کہ نزول جبرئیل سے حقیقۃ نزول مراد نہین ہے اور جبرئیل کا اپنے ہیڈ کوارٹر آفتاب سے جدا ہو تا نظام شمسی مین فساد پیدا کرتا ہے۔ اور ملک الموت کا بذات خود زمین پر آنا ناممکن ہے وعلے ہذا القیاس انہین اصول مسلمہ اہل اسلام کی شہادت سے قادیانی اور انکے گروہ کی وہ تاویلات جو درباب نزول حضرت مسیح ومعجزات مسیح وخروج دجال و یاجوج و ماجوج ولیلۃ القدر و سجود آدم وغیرہ مین وہ کرتے ہین نصوص کی تحریف والحاد ہے۔

اور ان سب امور کو اہل اسلام انہین معانی پر تسلیم کرتے ہین جو انکے ظاہری معانی ہین۔

امام نووی شرح مسلم مین بصفحہ ۴۰۳ جلد ثانی فرماتے ہین کہ حضرت علیے کا نازل ہونا اور دجال کو قتل کرنا اہل سنت کے نزدیک حق اور صحیح ہے۔ کیونکہ احادیث صحیحہ اس باب مین موجود ہین اور عقل و شرع مین ایسی کوئی دلیل وارد نہین ہے جو اس نزول کو باطل کرے۔ لہذا اسکا ثابت رکھنا (یعنے تسلیم کرنا) واجب ہے

قال القاضی رحمہ اللہ تعالی نزول عیسے علیہ السلام وقتلہ الدجال حق وصحیح عند اہل السنۃ للاحادیث الصحیحۃ فی ذلک ولیس فی العقل ولا فی الشرع ما یبطلہ فوجب اثباتہ وانکر ذلک بعض المعتزلۃ والجہمیۃ ومن وافقہم وزعموا ان ہذہ

الاحادیث مردودة بقوله تعالی وخاتم النبیین وبقوله صلی الله علیه وسلم لا نبی بعدی وباجماع المسلمین انه لا نبی بعد نبینا صلی الله علیه وسلم وان شریعته مؤبدة الی یوم القیمة لا تنسخ وهذا استدلال فاسد لانه لیس المراد بنزول عیسی علیه السلام انه ینزل نبیا بشرع ینسخ شرعنا ولا فی هذه الاحادیث ولا فی غیرها شئ من هذا بل صحت هذه الاحادیث هنا وما سبق فی کتاب الایمان وغیرها انه ینزل حکما مقسطا یحکم بشرعنا ویحیی من امور شرعنا ما هجره الناس انتهی (شرح نووی ص ۴۰۳ ج ۲)

معتزلہ اور بعض جہمیہ اور انکے ہم مشرب اسکے منکر ہین انکا یہ خیال ہے کہ وہ احادیث جنمین نزول مسیح کا ذکر ہے اس آیت کے مخالف ہین جسمین آنحضرت ص کو نبیونکا خاتم کہا گیا ہے اور اس قول نبوی کو مخالف ہین کہ میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا اور مسلمانون کے اس اجماع کی کہ آنحضرت ص کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا اور آپ کی شریعت قیامت تک منسوخ نہ ہوگی مگر انکا ان دلائل سے سند لانا ایک فاسد استدلال ہے کسی حدیث مین یہ نہین آیا کہ حضرت عیسے ع ایسے نبی ہوکر آئینگے جو آنحضرت ص کی شریعت کو منسوخ کرینگے یہہ بات نہ ان احادیث نزول مین ہے نہ اور کسی حدیث مین بلکہ کتاب الایمان مین گذر چکا ہے کہ وہ حاکم عادل ہوکر آئینگے ہماری ہی شریعت پر عمل کرینگے اور اس شریعت کے انہی امور کو زندہ کرینگے جنکو لوگون نے چہوڑ رکہا ہوگا ۱۲

اور اسکے **جلد اول مین بصفحہ ۸۶** لکہا ہے ٹہیک بات وہی ہے جو ہم پہلے بیان

والصواب ما قدمناه وهو انه لا یقبل الا الاسلام فعلی هذا قد یقال هذا خلاف ما هو حکم الشرع الیوم فان الکتابی اذا بذل الجزیة وجب قبولها ولم یجز قتله ولا اکراهه علی الاسلام وجوابه ان هذا الحکم لیس مستمرا

کرچکے ہین کہ حضرت عیسے ع بجز اسلام کچہہ (جزیہ وغیرہ) قبول نہ کرینگے اسپر یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ یہ ہماری آج کے دن کی شریعت کے مخالف ہے کیونکہ اسوقت کتابی سے جزیہ قبول کرنا واجب ہے

الی یوم القیمة بل هو مقید بما قبل نزول
عیسی ع وقد اخبر النبی صلی الله علیه وسلم فی
هذه الاحادیث الصحیحة بنسخه ولیس عیسی علیه السلام
هو الناسخ بل نبینا صلی الله علیه وآله وسلم هو المبین
للنسخ فان عیسے علیه السلام یحکم بشرعنا فدل علی ان
الامتناع من قبول الجزیة فی ذلک الوقت هو
شرع نبینا محمد صلی الله علیه وسلم (شرح مسلم)

اور اسکو قتل کرنا یا اسلام پر مجبور کرنا جائز نہیں
ہے - اسکا جواب یہ ہے کہ یہ حکم قیامت
تک نہ رہے گا - بلکہ وہ قیامت سے پہلے
حضرت عیسے علیہ السلام کے نزول سے
پہلے زمانہ تک رہیگا - اس حکم کا بوقت
نزول مسیح منسوخ ہو جانا آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم نے ان احادیث سے ظاہر کردیا

ہے تو اس حکم کے ناسخ حضرت عیسےؑ نہ ٹھیرے بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ناسخ ہوئے حضرت عیسےؑ اُسوقت اس حکم کے نسخ کے مبین ہونگے وہ آنحضرتؐ کے اس حکم سے جزیہ موقوف کرینگے - اس سے ثابت ہوا کہ اسوقت جزیہ قبول کرنا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حکم سے ہوگا - نہ حضرت عیسے علیہ السلام کے حکم سے -

اور اسکے جلد دوم کے صفحہ ۳۹۹ مین فرمایا ہے - قاضی عیاض نے کہا ہے ان احادیث

قال القاضی هذه الاحادیث التی ذکرها
مسلم وغیره فی قصة الدجال حجة لمذهب
اهل الحق فی صحة وجوده وانه شخص بعینه
ابتلی الله به عباده واقدره علی اشیاء من
مقدورات الله تعالی من احیاء الموتی الذی یقتله ومن
ظهور زهرة الدنیا والخصب معه وجنته وناره ونهریه و
اتباع کنوز الارض له وامره السماء ان تمطر
فتمطر والارض ان تنبت فتنبت فیقع کل ذلک
بقدرة الله تعالی ومشیته ثم یعجزه الله تعالی

مین جنکو مسلم نے قصہ دجال مین ذکر کیا ہے
اہل حق کے مذہب کی دلیل پائی جاتی
ہے کہ دجال کا ہونا صحیح ہے - اور وہ
ایک ایسا شخص ہے جس کے ذریعہ
سے خدائے تعالے مسلمانون کا امتحان
کرے گا - اور اُس کو ایسی چیزون پر
قدرت دے گا جو خدا کی قدرت مین
داخل ہین جیسے مردہ کو (جسکو وہ
مارے گا) زندہ کرنا اور دنیا کی زینت

بعد ذلك فلا يقدر على قتل ذلك الرجل ولا غيره ويبطل امره ويقتله عيسى عليه السلام ويثبت الله الذين امنوا هذا مذهب اهل السنة وجميع المحدثين والفقهاء والنظار خلافا لمن انكره وابطل امره من الخوارج والجهمية وبعض المعتزلة وخلافا للبخاري المعتزلي وموافقيه من الجهمية وغيرهم في انه صحيح الوجود لكن الذي يدعي مخارق وخيالات لا حقائق لها وزعموا انه لو كان حقا لم يوثق بمعجزات الانبياء صلوات الله وسلامه وهذا اغلط من جميعهم لانه لم يدع النبوة فيكون ما معه كالتصديق له وانما يدعي الالهية وهو في نفس دعواه مكذب بها بصورة حاله ووجود دلائل الحدوث فيه ونقص صورته وعجزه عن ازالة العور الذي في عينيه وعن ازالة الشاهد بكفره المكتوب بين عينيه ولهذه الدلائل وغيرها لا يغتر به الا رعاع من الناس لسد الحاجة والفاقة رغبة في سد الرمق او تقية وخوفا من اذاه لان فتنته عظيمة جدا تدهش العقول وتحير الالباب مع سرعة مروره في الارض فلا يمكث

اور فراخی اور بہشت اور آگ اور دو نہرون کا اسکے ساتھہ ہونا اور زمین کے خزانون کا اوسکے تابع ہونا اور اوسکے کہنے سے آسمان سے مینہ برسنا اور زمین کا اوگانا یہہ سب کچہ خدا کی قدرت اور ارادہ سے ہوگا پہر خدا تعالے اوس کو عاجز کردیگا تو وہ کسی کے مارنے پر قادر نہ ہوگا۔ اور اسکا حال بگڑ جائیگا اور حضرت عیسے علیہ السلام اسکو قتل کرین گے۔ اور خدا تعالے ایمان والون کو اس امتحان مین ثابت قدم رکہیگا۔ یہی اہل سنت اور تمام محدثین وفقہا اور اہل اجتہاد کا مذہب ہے۔ خوارج۔ بعض معتزلہ۔ اور جبائی اور اسکے ہم خیال جہمیہ اسکے مخالف ہین وہ اسکے ہونے کو تو مانتے ہین مگر یہہ کہتے ہین کہ جو وہ کریگا یا دکہائیگا وہ صرف خیالات ہونگے انکی حقیقت کوئی نہ ہوگی وہ کہتے ہین کہ اگر وہ امور واقعی ہون تو پہر معجزات انبیا کا اعتبار نہین رہتا۔ مگر یہہ اون کی غلطی ہے۔ کیونکہ وہ یہہ کرشمات

بحیث یتامل الضعفاء حاله ودلائل الحدث فیه والنقص فیصد قه من یصدقه فی هذه الحالة ولهذا حذرت الانبیاء صلوات الله وسلامه علیهم اجمعین من فتنته ونبهوا علی نقصه ودلائل ابطاله واما اهل التوفیق فلا یغترون به ویخدعون بما معه لما ذکرناه من الدلائل المکذبة له مع ما سبق لهم من العلم بحاله ولهذا یقول الذی یقتله ثم یحییه ما ازددت فیک الا بصیرة (شرح مسلم جلد ۲ صفحه ۳۹۳)

دکہانے کیوقت نبوت کا دعویٰ نہ کریگا تاکہ ان امور سے اوسکی اس دعوے کی تصدیق ہو اور وہ معجزات ابنیا کے مشابہ ہوکر نبوت مین شبہ وشک ڈال سکین۔ بلکہ وہ ان خوارق کے وقت الوہیت کا دعویٰ جھوٹا کرے گا جو خود بخود باطل ہو گا۔ اور دجّال کا ظاہری حال اور اُسکی مخلوق ہونے کے دلائل اور اوسکی صورت کا عیب اور اسکا اس عیب کو دور کرنے سے اور اپنی پیشانی سے علامت کفر (لفظ کافر) کو مٹانے سے عاجز رہنا اسکو جھیلا دیگا اسمین ان دلائل عجز وحدوث کے موجود ہونے کی وجہ سے اسکے خوارق سے کوئی دہوکھ نہ کہائیگا بجز عامی لوگون کے جو بھوک کے سبب یا اسکے ڈر کے مارے اسکو مان لینگے کیونکہ اوسکا فتنہ مدہوش وحیران کردے گا اور اسکا زمین پر جلدی سے پھرجانا اونکو اسکے حال کو سوچنے کا موقع نہ دیگا۔ اسیوجہ سے ابنیاء نے اسکے فتنہ سے لوگون کو ڈرایا ہے۔ اور اسکے نقص وعجز پر آگاہ کردیا۔ اور جن لوگون کو خدا تعالیٰ توفیق دیگا وہ اس سے دہوکا نہ کہائینگے۔ اور جو خوارق اس سے صادر ہونگے وہ انسے اس کے فریب مین نہ آئینگے کیونکہ وہ اسکے کذب اور عجز کے دلائل جانتے ہون گے اور وہ اسکے حال سے واقف ہون گے اسیوجہ سے جس شخص کو وہ قتل کرکے جلا دیگا وہ اسکو صاف کہیگا کہ تیرے اس فعل سے میرا یقین بڑھ گیا ہے ۔؎

اور ایسا ہی تمام کتب حدیث کے متون وشروح مین حضرت مسیح بن مریم کا نزول اور دجال ویاجوج وماجوج کا خروج ظاہری معنی سے تسلیم وبیان کیا گیا ہے اور ان امور کو

ایسا یقینی سمجھا گیا ہے کہ انکو اہل سنت کے اعتقادات مین داخل کیا گیا ہے۔

حضرت امام الائمہ امام اعظم علیہ الرحمۃ نے **فقہ اکبر** مین اور ملا علی قاری نے اوس کی

وخروج الدجال ویاجوج وماجوج کما قال تعالیٰ حتی اذا فتحت یاجوج وماجوج وهم من کل حدب ینسلون۔ وطلوع الشمس من مغربها کما قال تعالی یوم یأتی بعض ایات ربك لا ینفع نفسا ایمانها لم تکن امنت من قبل او کسبت فی ایمانها خیرا ونزول عیسی من السماء قال الله تعالیٰ انه لعلم للساعة وقال وان من اهل الکتاب الا لیؤمنن به قبل موته ای قبل موت عیسی علیه السلام بعد نزوله عند قیام الساعة فیصیر الملل واحدة وهی ملة الاسلام الحنیفیة وفی نسخة قدم طلوع الشمس علی البقیة وعلی تقدیره قالوا ولمطلق الجمعیة والا فترتیب القضیة ان المهدی ع یظهر اولاً فی الحرمین الشریفین ثم یاتی بیت المقدس فیاتی الدجال ویحصره فی ذلك الحال فینزل عیسی علیه السلام من المنارة الشرقیة فی دمشق الشام ویجیٔ الی قتال الدجال فیقتله بضربة فی الحال فانه یذوب کالملح فی الماء عند

شرح مین فرمایا ہے۔ دجال اور یاجوج ماجوج کا نکلنا جسکا ذکر قرآن کی اس آیت مین ہے کہ وہ ہر بلندی سے دوڑینگے۔ اور آفتاب کا جانب مغرب سے طلوع کرنا جسکا اس آیت مین ذکر ہے۔ کہ جسوقت خدا کی بعض نشانیان آوین گی اسدن کسی کو جو پہلے سے ایمان نہ لایا ہوگا اسکا ایمان نفع نہ دیگا۔ اور حضرت عیسے کا آسمان سے نازل ہونا چنانچہ قرآن مین ارشاد ہے کہ وہ (یعنے حضرت عیسیٰ) قیامت کی ایک نشانی یا اوسکے علم وشناخت کی دلیل ہین اور ارشاد ہے کہ اہل کتاب سے کوئی ایسا نہوگا جو حضرت عیسے ع پر اون کی موت سے پہلے یعنے قیامت کے قریب ایمان نہ لائیگا۔ اور اسوقت سبھی دین اور ملت ایک دین (اسلام) ہو جائے گا یہ سب امور حق اور ثابت ہین۔ فقہ اکبر کے بعض نسخون مین آفتاب کے مغرب سے نکلنے کا ذکر باقی

نزول عیسی علیه السلام من السماء فیجتمع
علیه السلام بالمهدی وقد اقیمت الصلوة
فیشیر المهدی لعیسی علیه السلام بالتقدم
فیمتنع معللا بان هذه الصلوة اقیمت
لك فانت اولی بان تکون الامام فی هذا
المقام و یقتدی به لیظهر متابعته لنبینا
صلی الله علیه وآله وسلم کما اشار الی هذا المعنی
صلی الله علیه وسلم بقوله لو کان موسی حیا لما
وسعه الا اتباعی وقد بینت وجه ذلك
عند قوله تعالی واذ اخذ الله میثاق النبیین لما
اتیتکم من کتاب وحکمة ثم جاءکم رسول
الایة- فی شرح الشفاء وغیره وقد ورد
انه یبقی فی الارض اربعین سنة ثم یموت
ویصلی علیه المسلمون ویدفنون علی ما رواه
الطیالسی فی مسنده وروی غیره انه یدفن
بین النبی صلی الله علیه وسلم والصدیق وروی
انه یدفن بعد الشیخین فهنیئا للشیخین
حیث اکتنفا بالنبیین وفی روایة انه یمکث
سبع سنین قیل وهی الاصح والمراد
بالاربعین فی الروایة الاولی مدة مکثه
وعیده فانه رفع وله ثلث وثلثون سنة

امور سے پہلے ہوا ہے اسصورت مین
واو حرف عطف مطلق جمعیت کے لئے
ہوا اور ترتیب امور مذکورہ کی اسطرح پر
ہوگی کہ اول امام مہدی حرمین مین ظاہر
ہونگے پھر وہ بیت المقدس مین آئینگے
اسوقت دجال آئیگا اور اسکا محاصرہ
کرلے گا پھر عیسے علیہ السلام دمشق
کے مشرقی کنارہ کے پاس آسمان سے
اترین گے۔ اور دجال کے قتل کیطرف
متوجہ ہوکر ایک ہی وار سے اوسکو مار
ڈالین گے۔ وہ اون کے اترنیکے وقت
نمک کیطرح پگلنے لگیگا (مگر اوسکی جان
او نہین کے ہاتھہ سے نکلیگی) پھر حضرت
عیسے اور مہدی ایک جگہ جمع ہون گے
اور نماز کے لئے تکبیر ہوگی تو حضرت
مہدی ع حضرت عیسی ع کیطرف نماز پڑہانے
کے لئے اشارہ کرینگے وہ اس سے انکار
کرینگے یہہ کہکر کہ آپ ہی کی امامت کے لئے
یہ تکبیر ہوئی ہے۔ لہذا آپ ہی اس کے
مستحق ہین اور آپ اون کے مقتدی
بن جاوینگے تاکہ معلوم ہو کہ وہ آنحضرت صلعم

+ + + حق کائن ای ثابت وامر قوی
شرح فقہ اکبر

کے تابعین مین سے ہین چنانچہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما دیا کہ اگر حضرت موسی زندہ ہوتے تو اون کو بھی میری پیروی سے چارہ نہوتا۔ اسکی وجہ اس قول خداوندی کی شرح مین بیان ہوئی ہے جسمین ذکر ہے کہ اللہ تعالی نے نبیون سے یہ عہد لیا تھا کہ تمہارے پاس میرا رسول (یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) آوے تو تمپر اوسکا ماننا اور مدد کرنا ضروری ہوگا۔

شفا کی شرح وغیرہ مین مذکور ہے کہ حضرت مسیح زمین مین چالیس برس رہینگے اور پھر فوت ہونگے اور مسلمان اونکی نماز جنازہ پڑہینگے اور اونکو دفن کرینگے۔ یہ ابو داؤد طیالسی کی مسند مین روایت ہے اور اورون کی روایت مین ہے کہ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک اور حضرت صدیق اکبر کی قبر کے بیچ مین دفن کیئے جائینگے۔ ایک روایت مین ہے کہ شیخین (صدیق اکبر اور فاروق) کی قبر کے بعد دفن کئے جائین گے۔ اس صورت مین شیخین کے لئے مژدہ ہے کہ شیخین دو نبیوں (آنحضرت ؐ اور مسیح ؑ) کے بیچ مین مدفون ہون گے۔ بعض کا قول ہے کہ وہ زمین مین سات سال رہینگے اور یہی صحیح ترین اقوال سے ہے۔ اور چالیس سال ٹہرنے کی روایت سے بھی یہی مراد ہے کہ وہ بعد نزول سات برس رہین گے کیونکہ از انجملہ تنتیس ۳۳ برس اونہون نے آسمان پر جانے سے پہلے دنیا مین بسر کئے اور جب وہ اوٹھائے گئے تھے تو اون کی تنتیس ۳۳ سال کی عمر تھی۔

اور شرح عقائد نسفی مین ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو علامات قیامت

وما اخبر به النبی علیہ السلام من اشراط الساعة ای من علاماتها من خروج الدجال ودابة الارض ویاجوج وماجوج ونزول عیسی ؑ من السماء وطلوع الشمس من مغربها فهو حق لانها امور ممکنة اخبر بها الصادق

(یعنی اس سے پہلے آنیوالی چیزون) کی خبر دی ہے یعنی دجال اور دابة الارض یاجوج ماجوج کا نکلنا۔ اور حضرت عیسے علیہ السلام کا آسمان سے نازل ہونا۔ اور آفتاب کا مغرب سے طلوع کرنا (وغیرہ وغیرہ) وہ حق

قال حذیفۃ بن اسید الغفاری طلع النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم علینا ونحن نتذاکر فقال ماتذکرون قلنا۔ نذکر الساعۃ قال انہا لن تقوم حتی ترو اقبلہا عشر ایات فذکر الدخان والدجال والدابۃ وطلوع الشمس من مغربہا ونزول عیسی بن مریم وخروج یاجوج وماجوج وثلثۃ خسوف الخ۔ شرح عقائد ص

(واقع ہونیوالے) ہین کیونکہ یہہ ایسے امور ہین جو ممکن الوقوع ہین اور مخبر صادق (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم)نے اونکے وقوع کی خبر دی ہے۔ حذیفہ بن اسید غفاری فرماتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایکدن تشریف لائے توہم کچھ خذاکرہ کررہے تھے آنحضرت صلعم نے فرمایا تم کیا ذکر رہے ہو ہمنے عرض کیا ہم قیامت کا ذکر رہے ہین۔ آپ نے فرمایا قیامت نہوگی جب تک تم دس نشان اس سے پہلے نہ دیکھ لوگے پھر آپنے دخان۔ دجال۔ دابۃ الارض طلوع آفتاب ازجانب مغرب نزول حضرت مسیح خروج یاجوج ماجوج۔ اور زمین کا خسوف اور اس سے نکلنے والی آگ کا ذکر فرمایا۔

یہ حدیث حذیفہ بن اسید کی جسکا شرح عقائد مین حوالہ دیا گیا ہے صحیح مسلم مین بصفحہ ۳۹۳ مروی ہے اور صحاح مین ایسی بہت سی احادیث موجود ہین جنمین قادیانی اور اُسکے حواریون کی تاویلات بیہودہ کی گنجایش ہی نہین ہے۔

صحیح بخاری وصحیح مسلم مین نزول عیسے علیہ السلام کے عنوان سے ایکباب

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکما عدلا فیکسر الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الجزیۃ ویفیض المال حتی لا یقبلہ احد حتی تکون السجدۃ الواحدۃ خیرا من الدنیا ومافیہا ثم یقول ابوھریرۃ واقرؤا ان شئتم

منعقد کرکے اوسمین ایک حدیث نقل کی ہے جسکا یہ مضمون ہے کہ عنقریب حضرت ابن مریم حاکم عادل اترینگے صلیب کو توڑینگے اور خنزیر کو قتل کرینگے جزیہ موقوف کرینگے وغیرہ وغیرہ اوس حدیث کے آخر مین راوی حدیث ابوہریرہ کا یہ قول منقول ہے کہ

وان من اهل الکتاب الا لیومنن به قبل موته ویوم القیامة یکون علیهم شهیدا۔
بخاری جلد ۲ صفحہ ۲ مستوصہ ۸۰

کہ چاہو تو (اس حدیث کی تصدیق کے لئے) یہ آیۃ پڑہ لوجسمین ارشاد ہے کہ اہل کتاب سے ایساکوئی نہوگا جو حضرت عیسے علیہ السلام کی وفات سے پہلے اونپر ایمان نہ لائیگا اوراسمین باتفاق اہل اسلام وگروہ مسیحائی میرزائی (بہ) کے ضمیر سے حضرت عیسے مراد ہین اگرچہ (موته) کے ضمیر سے مرادمین اختلاف ہے۔ اس سے بلانزاع وبے اختلاف ثابت ہے کہ اس حدیث مین راوی ابوہریرہ اور اوسکے مخرجمین امام بخاری ومسلم کے نزدیک حضرت عیسے ابن مریم ہی کا نزول مراد ہے نہ کسی اور نام کے عیسے یا مثالی مسیح کا۔

امام نووی اس حدیث کی شرح مین فرماتے ہین۔ ابوہریرہ رضہ کے اس قول سے کہ

قوله ثم یقول ابوهریرة رض اقرؤا ان شئتم وان من اهل الکتاب الا لیومنن به قبل موته ففیه دلالة ظاهرة علی ان مذهب ابی هریرة فی الاٰیة ان الضمیر فی موته یعود علی عیسیٰ صلی الله علیه وسلم شرح مسلم

چاہو تو یہ قول خداوندی پڑہ لو وان من اهل الکتاب الا لیؤمنن به قبل موته صاف سمجھا جاتا ہے کہ ابوہریرہ کا اس آیت مین یہی قول تھا کہ اسمین لفظ موته کی ضمیر حضرت عیسے کی طرف پھرتی ہے

اور صحیح مسلم کی مشہور حدیث دمشقی مین جس آنے والے مسیح کا ذکر ہے اوسکے

ویحصر نبی الله عیسیٰ علیه السلام واصحابه حتی یکون راس الثور لاحدهم خیرا من مائة دینار لاحدکم الیوم فیرغب نبی الله عیسیٰ واصحابه فیرسل الله علیهم النغف فی رقابهم۔ فیصبحون فرسی کموت نفس واحدة ثم یهبط نبی الله عیسیٰ علیه السلا

نام کے ساتھہ جابجا نبی اللہ کا لفظ وارد ہے ایک جگہ پر فیحصر نبی الله ایک جگہ ثم یهبط نبی الله دو جگہ ہے فیرغب نبی الله چنانچہ ارشاد ہے خدا کے نبی عیسے علیہ السلام اور اون کے ساتھہ والے (یاجوج ماجوج) کے محاصرہ مین آجائینگے اوسوقت گائے کی

ین عوا صحابه الی الارض فلا یجدون فی الارض موضع شبر الا ملأه زهمهم ونتنهم فیرغب نبی الله عیسی علیه السلام واصحابه الحدیث (صحیح مسلم ص ۴۰۱)

سری (کہانے کے لئے) سو دینار سے اونکو بہتر معلوم ہوگی۔ پھر خدا کے نبی عیسے اور آپکے ساتھ والے خدا کی جناب مین رغبت (دعا) کرینگے تو خدا یاجوج ماجوج کی گردنون مین پہوڑا پیدا کردیگا پہر وہ سب کے سب ایسے مرجائین گے جیسے ایک جان مرتی ہے پہر خدا کے نبی عیسے پہاڑ سے اوتر آئین گے اور اپنے ساتھ والون کو بلائین گے تو زمین پر بالشت بھر ایسی جگہ نہ پائین گے جو اون کی نعشون اور بدبوؤن سے بہری نہوگی۔ پہر خدا کے نبی عیسے علیہ السلام اور اونکے ساتھ والے خدا سے دعا مانگینگے۔ یہ الفاظ بہی صاف شاہد و ناطق ہین کہ جس مسیح کے نزول اس حدیث مین ذکر ہے وہ اللہ کا نبی ہوگا نہ کوئی اور نام کا عیسے یا مثالی مسیح۔ اور سنن ابو داؤد مین بصفحہ ۲۳۸ آنے والے مسیح کا ذکر ہوا ہے تو اومین

عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال لیس بینی و بینه (یعنی عیسی علیه السلام) نبی وانه نازل۔ (ابو داؤد ص ۲۳۸)

بہی آنے والے مسیح کو پہلے نبی کہا ہے پھر اوسکے نزول کا ذکر فرمایا ہے چنانچہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھ مین اور مین (یعنے عیسے علیہ السلام مین) کوئی نبی نہ ہوگا۔ اور وہ اُترنے والے ہین۔ اس سے بہی صاف معلوم ہوتا ہے کہ آنے والا مسیح نبی ہے نہ کوئی نام کا یا مثالی مسیح۔

اس قسم کی روایات کتب حدیث مین اور بہت ہین جنمین گروہ قادیانی کی سابق تاویلات کا دخل نہین ہے۔ ہان ان احادیث کو آپ برملا موضوع قرار دین یا اومین یہ نئی تاویل کرین کہ آنے والے مسیح کو جو نبی کہا گیا ہے۔ تو اس سے

قادیانی نبی مراد ہے کیونکہ وہ محدث ہے اور محدث بھی ایک قسم کا نبی ہوتا ہے تو اس کا جواب یہ ہو کہ اگر اس نبی سے محدث مراد ہوتا تو آنحضرت صلعم اسکی نفی نکرتے اور نفر مانتے کہ میرے اور اسکے مابین کوئی نبی نہین - کیونکہ محدث تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آنیوالے مسیح کے درمیان بہت ہو چکے ہین -

لیلۃ القدر اور سجود آدم کے ظاہری معانی پر محمول ہونے مین جو اقوال علماء اسلام ہین اونکی نقل کی اسمقام مین ضرورت نہین ہے وہ تمام لوگون مین معروف و مشہور ہین -

اس بیان سے ثابت ہوا کہ ان احادیث **نزول** حضرت مسیح و خروج دجال و یاجوج و ماجوج مین قادیانی اور اوسکے اتباع کی تاویل ملحدانہ تحریف ہے اور تمام اہل اسلام مین جو ان احادیث کو صحیح مانتے ہین اونکے وہی معنے مراد ہونا مسلم ہے جو ظاہر الفاظ سے مفہوم ہوتے ہین **قادیانی** نے جو اس تاویل و **تحریف** کو **تجدید دین** و مغز شریعت قرار دیا ہے یہہ اوسکے الحاد پر ایک اور دلیل ہے تجدید دین یہہ نہین ہے کہ عقائد و مسائل اسلام کے ایسے معانی کئے جائین جو نہ صحابہ کے خیال مین آئے ہون نہ تابعین کے اور نہ ظاہر الفاظ نصوص سے سمجھ مین آتے ہون اور نہ قرون ثلثہ مین تسلیم کئے گئے ہون - ایسے معانی کا بیان تو احداث کھلاتا ہے بلکہ تجدید کے معنے یہہ ہین کہ جو اصول و مسائل (عقائد و اعمال) ادلہ شرعیہ سے ثابت ہوئا اور قرون ثلثہ مین تسلیم کئے گئے ہون مگر لوگون کی غفلت یا ناواقفی سے متروک و مہجور ہو گئے ہون اون کو از سر نو زندہ کر کے رواج دیا جاوے اسپر دلیل یہہ ہے کہ تجدید دین کا حکم وارد ہے اور احداث سے ممانعت آچکی ہے ان دونون کو باہم متوافق کرنے سے صاف ثابت ہے کہ تجدید دین اوسی صورت سے مطلوب شارع ہے جس مین احداث نپایا اوے - اور قادیانی کا یہہ کہنا کہ تجدید دین ظاہری علوم سے نہین ہو سکتی یہ اوسکے الحاد پر ایک اور دلیل ہے - تجدید احیاء و ترویج اصول و مسائل اسلام کا نام ہے تو ظاہری علوم

اسلام اور علوم مسائل اسلامیہ کے بغیر ممکن نہین ہے الحادات اور باطنیہ خیالات کی اشاعت تجدید ہوئی تو وہ ظاہری علوم کے بغیر بھی ممکن تھی۔

قادیانی اور اوسکے اتباع نے جو آنیوالے مسیح کی بعض ایسی صفات بیان کی ہین جو اونکے زعم مین حضرت مسیح علیہ السلام مین نہین پائی جاتین صرف قادیانی مین پائی جاتی ہین انکے بیان مین اونہون نے کذب و تدلیس سے خوب کام لیا ہے اور اس سے اپنا دجال ہونا ثابت کردکھایا ہے آنیوالے مسیح کی نسبت یہ کہین بیان تھا کہ وہ فارسی الاصل ہوگا۔ اور نہ یہ ثابت ہے کہ مغل لوگ (جنمین قادیانی صاحب ہین) فارسی الاصل ہین ایسا ہی کسی حدیث مین یہ تصریح نہین ہے کہ آنیوالا مسیح صرف ایک مسلمان امتی ہوگا اور نبی نہوگا یہ بات صرف قادیانی اور اوسکے حواریون کی گھڑنت ہے جسکو اونہون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر ایک سوال و جواب وضع کر کے اس سے نکالا ہے۔ جسکا بیان بضمن سوال بصفحہ (۱۳۸) کافی ہوچکا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو متعدد حدیثون مین آنیوالے مسیح کو نبی قرار دیا ہے جیسا کہ بصفحہ ۱۶۵ و ۱۶۶ منقول ہوا۔ آنے والے مسیح کے بالونکا سیدھا ہونا اور رنگ کا گندم گون ہونا جو انہون نے بیان کیا ہے یہ حضرت مسیح بن مریم مین پایا جاتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسیح بن مریم کا بھی حلیہ بیان کیا ہے۔

صحیح بخاری مین بصفحہ ۴۸۹ ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے کہ مین نے (خواب مین) ایک خوبصورت شخص گندم رنگ سیدھے بال والے کو دیکھا تو پوچھا کہ یہ کون ہے تو جواب ملا کہ یہ مسیح بن مریم ہے ہان مجاہد کی حدیث مین حضرت ابن عمر سے یہ بھی بخاری مین مروی ہے کہ آنحضرت صلعم نے

واراني الليل عند الكعبة في المنام فاذا رجل آدم كاحسن ماترى من ادم الرجال تضرب لمته بين منكبيه رجل الشعر يقطر راسه ماء او اضعا يديه على منكبي رجلين وهو يطوف بالبيت فقلت من هذا	

فقالوا هذا المسیح بن مریم. صحیح بخاری　　حضرت عیسے کو سرخ رنگ و جعد دیکھا

اس حدیث کی دستاویز سے قادیانی اور اوسکے حواریون نے یہ افترا کیا ہے کہ
عیسے یا مسیح بن مریم دو ہین ایک حضرت عیسے بنی اسرائیلی جنکو سرخ اور جعد کہا
گیا ہے دوسرا آنیوالا عیسے یا مسیح بن مریم جسکو گندم رنگ اور سیدہے بالون والا کہا گیا ہے
اور وہ آپ (قادیانی) ہین مگر یہ نسوچا کہ یہہ لفظی اختلاف یون رفع ہو سکتا ہے
اور علماء اسلام نے رفع کر دیا ہے کہ در حقیقت حضرت عیسے گندم رنگ و سیدہے
بال والے تہے ایک روایت مین جو اونکو سرخ رنگ اور جعد کہا گیا ہے تو اوس سے
یہ مراد ہے کہ اونکا گندمی رنگ مائل بسرخی تھا اور جعودت آپکی جسم مین تہی نہ بالون مین
حافظ ابن حجر نے فتح الباری شرح صحیح البخاری مین فرمایا ہے کہ سالم کی روایت

ووقع فی روایة سالم الاتیة فی نعت عیسے انہ
ادم سبط الشعر وفی الحدیث الذی
قبلہ فی نعت عیسی انہ جعد والجعد ضد السبط
فیمکن ان یجمع بینہما بانہ سبط الشعر ووصفہ
بالجعودة فی جسمہ لا فی شعرہ والمراد بذلک اجتماعہ
واکتنازہ وهذا الاختلاف نظیر الاختلاف فی
کونہ ادم او احمر والاحمر عند العرب الشدید البیاض
مع الحمرة والادم الاسمر ویمکن الجمع بین الوصفین
بانہ احمر لونہ بسبب کالتعب وهو فی الاصل
اسمر وقد وافق ابو هریرة علی ان عیسے احمر الخ

مین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے حضرت مسیح کو سیدہے
بال والا کہا ہے اور اس
پہلی حدیث مین آیا ہے کہ وہ
جعد تہی جو اوسکی ضد ہے
ان دونون روایتون مین یوں
موافقت ہو سکتی ہے۔ کہ
آپ کے بال تو سید ہے تھے
مگر جعد ہونے کا جو ذکر ہے تو
اس سے یہ مراد ہے کہ آپکا
بدن جعد یعنے کسا ہوا اور مضبوط تہا یہ اختلاف ایسا ہے جیسا کہ آپکی رنگت کی نسبت
اختلاف ہوا ہے وہ گندم رنگ تہے یا سرخ رنگ جس سے یہہ مراد ہو سکتی ہے کہ وہ تہی تو

گندم رنگ مگر کسی سبب سے وہ رنگ سرخ ہو گیا تھا۔

عبد الرحمن بن آدم کی روایت مین ہے کہ اونکے رنگ مین سرخی و سفیدی دونو

فی رواية عبد الرحمن بن آدم عن ابی هريرة
فی نعت عيسى انه مربوع الى الحمرة والبياض
(فتح الباری ص۳۵ ج ۶)

ويجوز ان يأول ويجمع بينهما بانه ليس
احمر صافيا بل هو مائل الى الادمة
(حاشیہ بخاری ص۴۸۹)

لا مانع ان يكون مع كونه خفيف اللحم
جسيما بالنسبة لطوله ولو كان غير طويل
لا جتمع لحمه وكان جسيما۔
(فتح الباری ص۳۵ ج ۶)

(بخاری ص۵۲۸)
وابيض يستسقى الغمام بوجهه
ثمال اليتامى عصمة للارامل

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ابيض
كانما صيغ من فضة كان رسول الله صلعم
ربعة اسمر اللون (شمائل ترمذی)
كان رسول الله صلى الله عليه وسلم رجلا
مربوعا۔ (شمائل ترمذی ص۲)
لم يكن بالجعد القطط ولا بالسبط كان
رجلا جعدا (شمائل ص۲)

موجود تھین۔ کرمانی نے شرح بخاری مین کہا ہے کہ حضرت عیسے کو سرخ و گندم رنگ کہنا یون جمع ہو سکتا ہے کہ وہ صرف سرخ نہ تھے بلکہ سرخ رنگ مائل بگندم گونی تھے۔

اس اختلاف کی نظیر حضرت موسی کی نعت مین دو متضاد صفتون جسیم اور خفیف کا ورود ہے جسکو باہم یون توافق کیا گیا ہے کہ وہ بلحاظ طول قامت جسیم تھے وہ چھوٹے قد کے ہوتے تو بھاری معلوم ہوتے۔ اس اختلاف سے کوئی یہ نہین نکالتا کہ حضرت موسے دو تھے ایک جسیم دوسرے خفیف۔

اسکی دوسری نظیر خود آنحضرت صلعم کی نعت و حلیہ مین یہ اختلاف لفظی ہے کہ ایک حدیث مین آپکو ابیض (گورے رنگ والا) کہا گیا ہے چنانچہ بخاری مین بص۱۳۷ آنحضرت کی نعت مین ابو طالب کا شعر منقول ہے جسمین آپکو ابیض کہا گیا ہے۔ اور شمائل ترمذی مین ہے کہ آپ ایسے گورے تھے کہ گویا چاندی سے

بنائے گئے۔ اور دوسری روایت مین آیا ہے کہ آپ گندم رنگ تھے (چنانچہ شمائل ترمذی مین موجود ہے۔ اس خلاف کو یون ہی متوافق کہا گیا ہے کہ آپ سفید رنگ تھے مگر مائل بسرخی جس سے گندم گونی پیدا ہو گئی تھی چنانچہ اور روایت مین صریح آچکا ہے۔ ایسا ہی آپ کے بالون کو سیدھا بھی کہا گیا ہے چنانچہ شمائل مین ہے اور یہ بھی آیا ہے کہ آپ سیدھے بال والے نہ تھے جسکو یون ہی باہم متوافق کیا گیا ہے کہ آپ کے بال نہ بہت سیدھے تھے اور نہ بہت گھونگھر والے بلکہ ایسے سیدھے تھے کہ اون مین کسیقدر شکن پڑتی تھی۔ مگر اس اختلاف رنگ اور موئے نبوی سے بھی کسی نے یہ نہین نکالا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو تھے ایک گورے رنگت کے دوسرے گندمی رنگ یا ایک سیدھے بال والے دوسرے کسیقدر شکندار بال والے۔ پس اس قسم کے لفظی اختلاف سے حضرت مسیح کیونکر دو مسیح ہو سکتے ہین

قادیانی نے بڑا **غضب** ڈھایا ہے کہ حضرت مسیح کے حلیہ کے لفظی اختلاف کے سبب ایک مسیح کو دو مسیح (ایک سرخ رنگ گھونگھر والے بال کا دوسرا گندم گون سیدھے بال والا) بنا دیا اور یہ بھی نہ سوچا کہ صرف گندم گون ہونے سے کوئی شخص مسیح نہین ہو جاتا جبتک کہ بقیہ صفات مسیح اوسمین نہ ہون گندم گون ہزارون مسلمان بلکہ مذاہب غیر کے اشخاص موجود ہین پھر کیا وہ صرف رنگت سے مسیح ہو سکتے ہین ہرگز نہین **اتباع** قادیانی مسے کوئی شخص منصف وطالب حق ہو تو صرف اس ایک **مغالطہ** کی نظر سے اوسکو دجال سمجھے اور اسکے اتباع سے دست بردار ہو جائے۔

اور **قادیانی** کی تجویز پاک **تثلیث** نصف عیسائیت ہے عیسائی لوگ باپ بیٹے اور روح القدس کے مجموعہ کو تثلیث قرار دیتے ہین۔ قادیانی صاحب خدا کی محبت (باپ) اور بندہ محبوب کی محبت (ماں) اور ان دونون سے متولد روح القدس کے مجموعہ کو تثلیث قرار دیتے ہین اب لوگون کو عیسائی بنانے مین صرف

ایک آنچ کی کسر رہگئی ہے کہ اس تثلیث کے ساتھہ توحید کو بھی ملادین اوران تینون کو ایک خدا کہدین جیسا کہ عیسائی کھتے ہین ۔ یھہ بات آپ اسوقت نھین کہتے تو سال آئندہ کہین گے اور لوگون کو پورا عیسائی بنائینگے ۔ آپکا یھہ ارادہ نھوتا تو حرف تثلیث آپکی تحریر مین نہ آتا اور نہ اسکو پاک کھا جاتا ۔

قادیانی کا بطور استعارہ ابن اللہ کھلانے کو تجویز کرنا پوری عیسائیت ہی

نحن ابناء الله واحباءه

بیبل سے ثابت ہے کہ عیسائیون نے بھی استعارہ کے طور پر خدا کے پیارے ومطیع بندونکو ابن اللہ کھا ہے ۔ اور قرآن مین اونکے اس قول کی حکایت کرہم خدا کے بیٹے اوراوسکے پیارے ہین نیز اسیکی طرف مشعر ہے مگر یھی استعارہ ان لوگون کے مشرک ہوجانے اور مخلوق کو حقیقۃً خدا کا بیٹا قرار دینے کا موجب ہوا تو قرآن واسلام آیا اور اس محاورہ کو اوٹھایا اور بیٹے بیٹی کی نسبت سے (استعارہ کے طور پر کیون نھو) خداتعالیٰ کی پاکی کا اظھار فرمایا ۔ اب قادیانی صاحب پھر اس محاورہ کو مسلمانون مین قائم کرنا چاہتے ہین ۔ اور مسلمانون کو عیسائی بنانے کے فکر مین ہین ۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ۔

اور قادیانیکا محدث ہونیکا دعوے کرنا اور اس ذریعہ سے ایک قسم کا نبی کھلانا اور ختم نبوت کو نبوت کلی وتشریعی سے مخصوص کرنا اور نبوت جزئی کے دروازہ کو مفتوح کھنا ان نصوص قرآن وحدیث سے انکار ہے جو مطلق نبوت کو ختم کرتے ہین قرآن مجید کی آیۃ "خاتم النبیین" اپنے اطلاق وعموم کے ساتھہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مطلق نبوت کو ختم کرتے اور صاف بتاتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد ایسا کوئی شخص نھوگا جسپر لفظ نبی کا اطلاق ہوسکے گا اور آنحضرت صلعم نے اپنے اس کلام کے اطلاق وعموم کے ساتھہ بھی مطلق نبوت کو ختم کیا ہے ۔ اور خصوصیت کے ساتھہ محدثین سابقین اور محدث امت محمدیہ حضرت عمر فاروق کا نبی

نہونا ظاہر فرمادیا ہے۔

ایک حدیث مین آپنے فرمایا ہے چنانچہ **صحیح بخاری** مین آیا ہے کہ بنی

عن النبي صلی الله علیه وسلم قال كانت بنو اسرائيل تسوسهم الانبياء كلما هلك نبي خلفه نبي وانه لا نبي بعدي وسيكون خلفاء (بخاری صـ ۴۹۱) -×-

اسرائیل کی سرداری انبیا کرتے جب کوئی نبی اونمین فوت ہوجاتا تو اوسکا جانشین بھی دوسرا نبی ہوتا مگر میرے بعد کوئی نبی نہوگا صرف خلفا ہونگے۔

ابو داؤد کیحدیث مین آپسے منقول ہے کہ میری امت مین تیس ۳۰ شخص ایسے جھوٹے ہونگے جو نبوت کا دعوی کرینگے حالانکہ مین نبیونکا خاتم ہون میرے بعد کوئی نبی نہین ہوگا ہان میری امت مین ایک جماعت حق پر قائم رہیگی جنکو اونکا مخالف ضرر نہ پہونچائیگا۔ اِسحدیث کے الفاظ یہ ہین سیکون فی امتی كذابون ثلثون كلهم يزعم انه نبي وانا خاتم النبيين لا نبي

اِن ارشادات نبویہ کے جملہ لا نبي بعدي مین لفظ نبی نکرہ ہے جو نفی لا کے نیچے داخل ہے اور وہ مفید عموم و استغراق ہے اور یہ بتاتا ہے کہ انحضرت صلعم کے بعد ایسا کوئی نہوگا جسپر لفظ نبی بولا جاسکے اب خصوصیت کے ساتھ محدث کا نبی نہ ہونا آپکے کلام سے ثابت کیا جاتا ہے آپنے فرمایا ہے چنانچہ صحیح بخاری و صحیح مسلم مین آیا ہے

قال النبي صلی الله علیه وسلم لقد كان فيما كان قبلكم من الامم ناس محدثون فان يك في امتي احد فانه عمر رض۔ قال النبي صلی الله عليه وسلم قد كان فيمن قبلكم من بني اسرائيل رجال يكلمون من غير ان يكونوا انبياء فان يك في امتي منهم احد فعمر قال ابن عباس من نبي ولا محدث۔ (بخاری صـ ۵۲۱)

کہ تمسے پہلے امتونمین مُحدّث ہوتے تھے اس امت مین مُحدّث ہے تو وہ عمر فاروق ہے یہ بھی آپسے ان کتابون مین منقول ہے کہ تم سے پہلے بنی اسرائیل مین ایسے لوگ ہوتے تھے جو نبی نہوتے اور وہ خدا سے یا ملائکہ سے ہمکلام (مخاطب) ہوتے میری امت مین ایسا کوئی ہے تو عمر رض ہے۔

ابن عباس کی روایت مین آیۃ وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَسُوْلٍ وَّلَا نَبِيٍّ مین لفظ نبی کے بعد یہہ لفظ وَلَا مُحَدَّث بھی پڑھا گیا ہے۔ اور صحیح مسلم مین لفظ محدث کی تفسیر ملہم سے ہوئی ہے۔ یہ **اقوال نبوی** صاف وصریح **ناطق** ہین کہ پہلی امتون کے محدث باوجودیکہ وہ خدای تعالے یا ملائکہ کے ہم کلام ومخاطب ہوتی تھی نبی نہ کہلاتی تھے **ابخاص** محدث **امت محمدیہ** حضرت فاروق کا نبی نہونا آپکی کلام سے ثابت کیا جاتا ہے آپنے ارشاد فرمایا ہے چنانچہ ترمذی کی روایت مین آیا ہے کہ میرے بعد کوئی

لوکان بعدی نبیٌ لکان عمر ابن الخطاب (ترمذی صـ۲۳)

نبی ہوتا تو حضرت فاروق ہوتے جس سے ثابت ہے کہ حضرت عمر نبی نہین تھے اور اس لفظ کا اطلاق ادنپر نہین ہوسکتا باوجودیکہ حدیث مذکورہ بالا مین اونکا محدث ہونا بیان ہوچکا ہے اور جبکہ آیہ قرآن کی عموم واطلاق سے اور ارشادات نبویہ کی عموم وخصوص دونو سے ثابت ہے کہ آنحضرتصلعم کے بعد کوئی ایسا شخص نہین جسپر لفظ نبی کا اطلاق ہوسکے اور محدثین سابقین اور اس امت کے تسلیم شدہ محدث نبی نہ کہلا سکے اور قرآن وحدیث نے اس امر کا قطعی فیصلہ کردیا ہے۔ تو پھر قادیانی کا یہ دعوی کرنا کہ محدث ایک قسم کا نبی ہوتا ہے وبناءً علیہ وہ خود ایک قسم کا نبی ہے ان نصوص صریحہ کا انکار نہین توکیا ہے۔ **قادیانی کا** ختم نبوت کو نبوت تشریعی اور کلی سے مخصوص کرنا اور اپنے آپکو محدث قرار دیکر اپنے لئے جزئی نبوت اور ایک نوع نبوت کو تجویز کرنا اور ایک قسم کا نبی کہلانا صاف **مشعر** ہے کہ وہ اپنے آپکو انبیائے بنی اسرائیل کی مانند (جو نئی شریعت نہ لاتی بلکہ پیروی شریعت سابق کی کرتی اور نبی کہلاتے) نبی سمجھتا ہے یہی امر اسکے قصیدہ الہامیہ اشعار ذیل سے جو ازالہ کی صـ۱۶۲ وغیرہ مین منقول ہین سمجھہ مین آتا ہے۔

حکم ست ز آسمان بزمین مے رسانمش * گر بشنوم نگویمش آنرا کجا برم
من می زیم بوحی خدای کہ با من ست * پیغام اوست چون نفس روح پرورم
من نیستم رسول ونہ آوردہ ام کتاب * ہان ملہم استم وز خداوند منذرم

یہ ابیات صاف پکار رہے ہین کہ آپ نبی ہین صاحب وحی ہین منذر ہین پیغمبر ہین[1] سب کچھ ہین صرف کسر ہے تو اتنی ہے کہ آپ کوئی نئی کتاب نہین لائے بلکہ انبیاء بنی اسرائیل کیطرح پہلی کتاب کے تابع ہین اور اس مین عموم وخصوص نصوص قرانیہ ونبویہ مذکورہ بالا سے صاف انکار ہے اور یہ دعوی نبوت وتکذیب نصوص قادیانی کے دجال وکذاب ہونے پر بڑی روشن وقوی دلیل ہے۔

ایسے ہی کاذب مدعی نبوت کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے **دجال فرمایا ہے** چنانچہ حدیث مذکور ابی داؤد مین صاف تصریح ہے۔ اور **صحیح بخاری وصحیح مسلم** مین ابوہریرہ رضہ سے منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت نہوگی جبتک کہ تقریباً تیس دجال کذاب پیدا نہ ہونگے جو دعوی کرینگے کہ ہم اللہ کے رسول ہین **صحیح مسلم** مین یہ بھی حدیث ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے کہ آخر زمانہ مین ایسے دجال کذاب پیدا ہونگے جو تمکو ایسی باتین سنائینگے جنکو تمنے نہ سنا ہوگا اور نہ تمہارے باپون نے۔ آو انسے بچتے رہنا وہ تمکو گمراہ نہ کرین اور کسی بلا مین نہ ڈالدین۔ امام **نووی** نے **شرح صحیح مسلم** مین فرمایا ہے کہ ثعلب نے کہا جو جھوٹا

لا تقوم الساعة حتى يبعث دجالون كذابون قريبا من ثلثين كلهم يزعم انه رسول الله ﷺ
(بخاری ص۵۰۹ مسلم ص۳۹۷ جلد ۲)

قال رسول الله صلعم يكون فی آخر الزمان دجالون كذابون ياتونكم من الاحاديث بما لم تسمعوا انتم ولا آباءكم فاياكم واياهم لا يضلونكم ولا يفتنونكم۔ (مسلم ص۱۰ ج۱)

قال ثعلب كل كذاب فهو دجال وقيل الدجال المموه يقال دجل فلان اذا موه ودجل الحق بباطله اى غطاه۔
(شرح مسلم ص۱۰ جلد ۱)

[1] ہرچند ان ابیات مین آپنے رسول ہونے کی نفی کی ہے۔ مگر سرورق ازالہ اوہام پر آپنے حق مین لفظ مرسل یزدانی لکھواکر چھپوادیا ہے۔ جس سے صاف ثابت ہے کہ درحقیقت آپکو رسالت کا بھی دعوے ہے۔ اور ان ابیات کی نفی صرف دھوکہ دہی ہے۔ اسپر ایک روشن اور قطعی دلیل یہ ہے کہ آپنے ازالہ کے ص۶۷۳ مین اپنا رسول مبشر بزبان حضرت مسیح ہونا لکھا ہے

اسکے رسول ایک ہی ہین۔ اسیکی طرف یہ اشارہ ہے۔ ومبشراً برسول یاتی من بعدی اسمه احمد۔ (باقی [illegible]

قال ظهر مصداق ذلك في آخر زمن النبي صلى الله
عليه وسلم فخرج مسيلمة باليمامة والاسود العنسي
باليمن ثم خرج في خلافة ابي بكر طليحة بن خويلد
في بني اسد بن خزيمة وسجاح التميمية في بني
تميم - وقتل الاسود قبل ان يموت النبي صلى الله
عليه وسلم وقتل المسيلمة في خلافة ابي بكر وتاب طليحة
ومات على الاسلام على الصحيح في خلافة عمر
ونقل ان السجاح ايضا تابت واخبار هولاء مشهورة
عند الاخباريين فكان اول من خرج منهم المختار
بن ابي عبيد الثقفي غلب على الكوفة في اول خلافة ابن الزبير
فاظهر محبة اهل البيت، ودعا الناس الى
طلب قتلة الحسين فتبعهم فقتل كثيرا ممن
باشر ذلك اواعان عليه فاحبه الناس ثم انه
زين له الشيطان ان ادعى النبوة وزعم
ان جبرائيل ياتيه - فروى ابو داؤد
الطيالسي باسناد صحيح عن رفاعة بن شداد
قال كنت ابطن شئ بالمختار فدخلت عليه
يوما فقال دخلت وقد قام جبرئيل من
هذا الكرسي - وروى يعقوب بن
سفيان باسناد حسن عن الشعبي ان الاحنف
بن قيس راه كتاب المختار اليه يذكر

ہو وہ دجال ہے بعض نے کہا ہے دجال
وہ ہے جو باطل پر حق کا ملمع چڑہاوے یا حق کو
باطل سے ڈہانک دیوے -"

فتح الباری شرح صحیح بخاری مین ہے

اس حدیث کا صدق آنحضرت صلعم ہی کے
آخر زمانہ مین ظاہر ہوچکا ہے یمامہ مین مسیلمہ
کذاب ایسا نکلا یمن مین اسود عنسی -
پہر حضرت ابوبکر کی خلافت مین طلیحہ اور سجاح
نکلے - اسود تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی رحلت سے پہلے مارا گیا اور مسیلمہ خلافت ابوبکر
مین اور طلیحہ تائب ہوا اور اسلام کی حالت
مین مرا اور سجاح بہی تائب ہوئی - انکی حالات
اہل تاریخ جانتے ہین - ان سب کے بعد پہلے
مختار بن عبید نکلا اوسنے ابن زبیر کی شروع
خلافت مین کوفہ پر غلبہ پایا سو پہلے تو اوسنے
محبت اہل بیت کا اظہار کیا اور اوس کی
طرف لوگون کو بلایا پہر یہ دعوی کیا کہ
میرے پاس جبرئیل آتے ہین چنانچہ ابوداؤد
طیالسی نے رفاعہ سے نقل کیا ہے کہ مین
ایک دن مختار کے پاس گیا تو وہ بولا کہ ابہی
اس کرسی سے جبرئیل اوٹھ گئے ہین -

انه نبي وروى ابوداود۔ في السنن من طريق ابراهيم النخعي قال قلت لعبيدة بن عمرو اترى المختار منهم قال اما انه من الرؤس وقتل المختار سنة بضع وستين ومنهم الحارث الكذاب خرج في خلافة عبد الملك بن مروان فقتل وخرج في خلافة بني العباس جماعة (فتح الباری ص۵۴۳ ج ۶)

یعقوب بن سفیان نے شعبی سے نقل کیا ہے کہ احنف ابن قیس نے اونکو مختار کا ایک خط دکھایا جس مین اوسنے اپنی نبوت کا ذکر کیا تھا ابو داؤد نے سنن مین عبیدہ بن عمرو سے نقل کیا ہے کہ مختار ان مدعیان نبوت کا سردار تھا یہ مختار سنہ ۶۰ مین مارا گیا اور منجملہ اونکی حارث کذاب ہے جو خلافت عبد الملک بن مروان مین نکلا اور مارا گیا۔"

غلام احمد قادیانی کا یہ بھی حال سنا گیا ہے کہ وہ اپنے مریدون مین بیٹھکر دعوی کیا کرتا ہے کہ جبرئیل میرے سامنے کھڑے* ہین جو کچھ مجھسے کہتے ہین مین وہی لوگون کو سناتا ہون۔ اس الزام کے جواب مین شاید قادیانی یا اوس کے حواری یہ دو عذر پیش کرین اول یہ کہ ہرچند قادیانی نے نبوت کا دعوی کیا ہے مگر اس کے ساتھہ یہ بھی کہدیا ہے کہ اس نبوت کا دوسرا نام محدثیت ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کی نبوت کے دعوی سے محدثیت کا دعوی مراد ہے نہ حقیقۃً اور معنیً نبی ہونے کا دعوی اسمین اسپر زیادہ سے زیادہ الزام قائم ہوتا ہے تو یہ ہوتا ہے کہ اوسنے اپنے حق مین لفظ نبی کا اطلاق کیا اور اسمین الفاظ نصوص مذکورہ کا خلاف کیا نہ یہ الزام کہ وہ حقیقۃً نبوت کا مدعی ہے۔
عذر دوم یہ کہ ان احادیث مین ان لوگون کو دجال وکذاب کہا گیا ہے جو نبوت

* جبرئیل کے سامنے کھڑے ہونے سے آپکی مراد یہ ہے کہ جبرئیل کی عکسی تصویر کھڑی ہے نہ ذات جبرئیل کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نزول جبرئیل سے وہ عکسی تصویر مراد لیتے ہین یا شاید اپنے پاس جبرئیل کا بذاتہ خود آنا جائز سمجھتے ہون مگر یہ آپکے اس اصول کے برخلاف ہو کہ جبرئیل اپنے ہیڈکوارٹر سے جدا

خاتم النبیین کے مقابلہ مین نبوت کا دعوی کرین اور مستقل بہی کہلاوین جیسے مسیلمہ کذاب اور اسود وغیرہ سے وقوع مین آیا ہے اور قادیانی تو نبوت مستقلہ کا دعوی نہین کرتے بلکہ انحضرت صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی پیروی کے ساتھ دعوی نبوت کرتے ہین۔ لہذا وہ اِن احادیث کے مصداق نہین ہوسکتے اور نہ دجال کذاب کہلانیکی مستحق ہین۔

اِن دونو عذر سے پہلے عذر کا جواب یہ ہے کہ اگرچہ قادیانی نے یہ بات کہدی ہے کہ جس نبوت کا اسکو دعوی ہے اور اسکا دروازہ قیامت تک کھُلا رہیگا۔ اسکا دوسرا نام محدثیت ہے۔ اور اسی محدثیت کے معنے سے نبوت کا وہ مدعی ہے مگر ساتھ اسکے اسنے محدثیت کے معنے ایسے بیان کئے ہین اور اسکی حقیقت کی ایسی تشریح کردی ہے کہ اس سے بجز نبوت اور کچھ مراد نہین ہوسکتا۔ اسکی عبارت توضیح مرام کین جو بصفحہ ۱۸ منقول ہے صاف تصریح ہے کہ محدث جزئی طور پر ایک نبی ہی ہے۔ کیونکہ وہ خدا تعالے سے ہمکلام ہونیکا ایک شرف رکھتا ہے۔ امور غیبیہ اسپر کھولے جاتے ہین۔ اور بعینہ انبیاء کی طرح ماموَر ہوکر آتا ہے اور انبیا کیطرح اسپر فرض ہوتا ہے کہ اپنے تئین باآواز بلند ظاہر کرے اور اس سے انکار کرنے والا ایک حد تک مستوجب سزا ٹھہرتا ہے اور نبوت کے معنے بجز اسکے اور کچہ نہین کہ امور متذکرہ بالا اسمین پائے جاوین۔ الی قال ان النبی محدث والمحدث نبی باعتبار حصول نوع من انواع النبوۃ۔ جس سے صاف اور قطعی طور پر ثابت ہے کہ آپکے نزدیک محدث کے وہی معنے اور اسکی وہی حقیقت ہے جو نبی کے معنے اور حقیقت ہی۔ اور محدث اور نبی آپ کے نزدیک صدق و تحقق مین برابر مساوی ہین۔ یا نبی عام ہے اور محدث ایک نوع خاص۔ اور اس سے یقینی نتیجہ نکلتا ہے کہ آپنے صرف لفظی نبوت کا دعوی نہین کیا اور اسمین صرف لفظی غلطی کا ارتکاب نہین فرمایا بلکہ آپ معنے نبوت کو اپنی ذات شریف مین

متحقق سمجھتے ہین اور حقیقۃً اور معنیً نبی ہونے کے مدعی ہین - اور عبارت منقولہ صفحہ ۱۷۴ مین آپکا مرسل رسول کہلوانا بھی انکا موید ہے -

دوسرے عذر کا جواب یہ ہے کہ نبوت جسکے مدعی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کہا ہے نبوت مستقلہ سے مخصوص نہین یہ تخصیص نہ احادیث مذکورہ مین وارد ہے اور نہ اور کہین اسکا وجود ہے - اور اطلاق نصوص مذکورہ سے صاف ثابت ہے کہ آنحضرت صلعم کے بعد نبوت غیر مستقلہ کا مدعی بھی ویسا ہی دجال وکذاب ہے جیسا کہ مدعی نبوت مستقلہ - اور ابو داؤد کیحدیث مذکورہ اپنے سیاق وصراحت سے بتا رہی ہے کہ آنحضرت صلعم کے بعد ایسے نبی بھی نہ ہونگے جیسے بنی اسرائیل مین ہوتے تھے جو نئی شریعت نلاتے بلکہ پچھلی شریعت کی پیروی کرتے کیونکہ آنحضرت صلعم نے ایسے ہی نبیون کو ذکر فرماکر اپنے بعد نبی آنے کی نفی کی ہے -

اس حدیث کا سیاق اور احادیث سابقہ کا اطلاق صاف بتا رہا ہے کہ اگر کوئی شخص آنحضرت صلعم کے بعد نبوت کا دعوی کرے اور نبی کہلائے گو دعوے استقلال نبوت نہ کرے بلکہ پیروی خاتم النبیین کا مدعی ہو وہ دجال وکذاب ہے اور احادیث مذکورہ کا مصداق - **قادیانی صاحب** ان احادیث کے اطلاق وسیاق مین بلا دلیل **تخصیص** کرین گے اور نبی غیر مستقل کہلاکر ان احادیث کے مضمون سے اپنے آپکو مستثنے قرار دین گے تو یہ اونکے دجال ہونے پر ایک اور **دلیل** قائم ہوگی -

علاوہ برین قادیانی کا یہہ دعوے **اتباع** آنحضرت صلعم اور عدم استقلال دعوی رسالت بھی **چند روز** تک ہی معلوم ہوتا ہے جب آپکا یہ دعوی نبوت تبعی غیر استقلالی آپ کے مریدون مین بلا خلاف مانا گیا تو دعوی نبوت مستقلہ بھی آپ سے بعید نہین ہے - جیسا کہ مختار سے وقوع مین آیا تھا چنانچہ فتح الباری کی

واما الذی یدعی فانہ یخرج اولا فیدعی الایمان والصلاح ثم یدعی النبوۃ	عبارت مین گذرا اور ایسا ہی دجال موعود سے وقوع مین آئیگا چنانچہ طبرانی کی روایت مین ہے

ثم يدعي الالهية كما اخرج الطبراني
من طريق سليمان ابن شهاب قال نزل
عليّ عبدالله ابن المعتمر وكان صحابيًا
فحدثني عن النبي صلى الله عليه وسلم
انه قال الدجال ليس فيه خفاء يجيء من قبل
المشرق فيدعو الى الدين فيتبع ويظهر
فلا يزال حتى يقدم الكوفة فيظهر الدين
ويعمل به فيتبع ويحث على ذالك ثم
يدعي انه نبي فيفزع من ذالك كل ذي لب
ويفارقه فيمكث بعد ذالك فيقول انا الله فتغشى عينه وتقطع
اذنه ويكتب بين عينيه كافر (فتح الباری)

کہ دجال پہلے لوگوں کو دین اسلام
کیطرف بلائیگا جب لوگ اوس کے
اس دعوی کے سبب پیرو ہو جائینگے
اور کوفہ وغیرہ مین اوسکا تسلط اور
تغلب ہو جائے گا تو وہ پھر دعوی
نبوت کرے گا جس سے عقلمند
لوگ گبھرا ئینگے اور اوس سے جدا ہونگے۔
پھر وہ دعوے خدائی کرے گا
اوسوقت اوسکی آنکھ پر جھلی پیدا ہوگی
یعنی وہ کانا ہوگا۔ اور اوسکی پیشانی پر
لفظ کافر لکھا جائے گا"

ایسا ہی قادیانی سے ڈر لگتا ہے کہ ابتو اوسکو دعوی نبوت تبعی ہے پھر دعوے نبوت مستقلہ ہوگا پھر دعوی الوہیت یہ گمان آپکے حق مین بلا برہان نہین ہے۔ آپکے سابق حالات اس گمان پر روشن دلائل ہین۔

زمانۂ تالیف براہین احمدیہ مین آپنے یہ دعوی کیا تھا کہ جو پیشین گوئی غلبۂ دین اسلام حضرت مسیح علیہ السلام کے حق مین وارد ہے حضرت مسیح اسکے ظاہری اور جسمانی طور پر مصداق ہین اور ہم (خود بدولت) روحانی اور معقولی طور پر اسکے مصداق ہین اور فرمایا تھا کہ جس غلبہ کاملۂ دین اسلام کا اس پیشین گوئی مین وعدہ دیا گیا ہے وہ غلبہ حضرت مسیح علیہ السلام کے ذریعہ سے ظہور مین آئیگا۔ اور جب آپ دوبارہ اس دنیا مین تشریف لائینگے تب آپکے ہاتھ سے دین اسلام جمیع اقطار عالم مین پھیل جائیگا (دیکھو براہین احمدیہ صفحہ ۴۹۸ (جلد ۴)) یہ بات آپکی مسلمانو نمین

مانی گئی تو آپ اب یہہ فرمارہے رہین کہ مسیح گئے گذرے اور مر گئے۔ اب وہ دنیا مین نہین آسکتے اور جو پیشین گوئیان مسیح کے حق مین وارد ہین وہ سر بسر آپکے حق مین ہین اور آپ ہی اونکے مصداق ہین۔ پس اگر ایسا ہی چند روز کے بعد دعوی نبوت مستقلہ بلکہ الوہیت کاملہ آپسے ظہور پاوے تو کون سی تعجب کا محل ہے۔ اس دعوی نبوت مستقلہ کرنے کا زمانہ آئندہ مین آپ کی نسبت کوئی گمان نکرے تو وہی نبوت تبعی اور جزئی (جسکے اب آپ برملا مدعی ہین) آپکے دجال ہونیکے لئے کافی دلیل ہے۔ **نصوص** مذکورہ صاف فیصلہ کرتے ہین کہ جو شخص آنحضرت صلعم کے بعد دعوئ نبوت کرے (محدث ہی کیون نہ کھلاتا ہو) وہ دجال وکذاب ہے اسمین بھی کسیکو **اشتباہ** رہے تو اسکی فہمایش کے لئے صحیح مسلم کی دوسری حدیث اوسکے دجال ہونے پر کافی دلیل ہے۔ اس حدیث مین آنحضرت صلعم نے صحابہ کو مخاطب کرکے فرمایا ہے کہ جو شخص اونکو ایسی باتین (یعنے دین کے متعلق) سناوے جو اونکے بزرگون سے نہ پہونچی ہون تو وہ دجال ہے۔ اور یہہ ظاہر ہے کہ قادیانی اصول دین اور مسائل اعتقادیہ مین ایسی باتین کھتا اور قرآن وحدیث کے ایسے معنے بیان کرتا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب کبار کے خواب مین بھی نہ آئے تھے اور نبوت ختم شدہ کو نبوت کلی اور تشریعی سے مخصوص کرنا اور نبوت جزئی وغیر تشریعی کو اپنے لئے تجویز کرنا اوسی قسم سے ہے پھر اوسکے دجال وکذاب ہونے مین کیا شک ہے۔

قادیانی نے جو اپنے عقیدہ کفریہ بدعیہ پر حدیث **مبشرات** سے استدلال کیا ہے وہ اسکے عقیدہ کا مثبت نہین ہوسکتا بلکہ اوسکی **بےعلمی** وناقہمی پر ایک **روشن** دلیل ہے اوس حدیث مین مبشرات یعنی مومنون کے سچے خوابون کو نبوت کا ایک جزء قرار دیا ہے[1] نہ ایک نوع نبوت یا جزوی نبوت اور یہہ ظاہر ہے اور ادنی اہل علم کو معلوم ہے کہ جزء

[1] چنانچہ بخاری کی حدیث مرفوع مین رویا صالحہ مومن کا خواب نبوت کا چھیالیسوان حصہ ہے۔ اور ابن ابی حاتم کی روایت مین ہے کہ غیر نبیون کی خواب وحی مین لیتے وحی نبوت کا ایک نوع۔ آنحضرت صلعم کا یہ فرمانا اون مومنون کے خواب و جزو نبوت اور نبیون کے خواب کو وحی (یعنی نوع وحی نبوت) قرار دینا صاف بتا رہا ہے کہ مومنون کی خواب نبوت نہین ہین۔ بلکہ وہ جزو نبوت ہین۔ قادیانی جو بجز ... ہو کسی اہل علم سے دریافت کرے

اور ہے جزئی اور کیسی چیز کی جزء پر اسکے کل کا حقیقۃً اطلاق نہین ہوسکتا اور جزئی پر کلی کا اطلاق حقیقۃً ہوتا ہے جزئی مین کلی کا پورا تحقق ہوتا ہے ایسا ہی نوع مین جنس مع فصل پوری پائی جاتی ہے بلکہ خارج اور نفس الامر مین جزئی ہی موجود اور اپنی کلیات کا کل ہوتی ہے اور کلیات اوسکے اجزا ہوتے ہین - اور یہ امور جزء مین پائے نہین جاتے نہ اسمین کل کا پورا تحقق ہوتا ہے - نہ وہ کل کا کل ہوتی ہے - لہذا کوئی عقلمند جزء کو جزئی یا کلی کا ایک نوع نہین کہہ سکتا مثلاً حقیقت انسان کی جزء حیوان کو کوئی شخص انسان نہین کہہ سکتا اور نہ اوسکو جزئی انسان یا ایک نوع انسان قرار دے سکتا ہے (۲) کوئی شخص صرف شکر یا سرکہ کو سکنجبین نہین کہسکتا اور نہ ان اجزا کو سکنجبین کا ایک قسم قرار دے سکتا ہے قادیانی نے اپنی بے علمی اور نافہمی سے اس بات کو نہین سمجہا اور جزء نبوت کو نوع نبوت اور نبوت جزئی قرار دیا ہے اور انکار نصوص ختم نبوت کا ارتکاب کیا ریاست بہوپال کا ملازم محمد احسن امروہی جو قادیانی کو علوم و حقائق کا دریائے ناپید الکنار سمجہتا اور اپنے رسالہ اعلام مین اسکے حق مین لکھ چکا ہے - ولا ینتہی بحرہ الذی لاساحل لہ وہ اس بات کو غور سے سمجہے - اور اب بہی اوسکو بے علم سمجہکر اوسکی اتباع سے ہاتھ اوٹھاوے ورنہ تھوڑے دنوں کے بعد وہ سخت پچھتائے گا اور آخر اوسکی اتباع سے دست بردار ہو جائیگا - اِنشَاءَ اللّٰہُ تعَالےٰ -

اور قادیانی کا حضرت عیسے مسیح کا سولی پر چڑہایا جانا تجویز کرنا نص قرآن وَمَا قَتَلُوْہُ وَمَا صَلَبُوْہُ سے انکار ہے اور اسمین آپنے نیچریون کی تقلید کی ہے جو عیسائیون کے مقلد ہین تفسیر نیچری نکالو اور اس امر کی تصدیق کرلو -

ایسا ہی قادیانی کا حضرت مسیح کے معجزات سے بتاویل انکار کرنا قران کا انکار کرنا ہے۔ اور اونکی تاویلات مین نیچریون کا اتباع ہے۔ اس بات مین قادیانی کا **قانون قدرت** سے استشہاد کرنا بھی اسی اعتقاد نیچریت کو ظاہر کرتا ہے انسان کا تجربہ اور مشاہدہ خدا تعالے کی قدرت کا قانون نہین ہوسکتا اور اوسکی قدرت انسان کے تجربہ و مشاہدہ مین محدود نہین ہوسکتی۔ اسبات کا **قادیانی** خود پہلے مقر ہو چکا ہے اور اپنی کتاب سرمہ چشم آریہ کے صفحہ ۷۸ وغیرہ مین اپنے تجربہ کو قانون قدرت خداوندی قرار دینے کو کفر و بے ادبی و بے ایمانی کہہ چکا ہے۔

اور قادیانی کا بعض احادیث صحیحین کو موضوع کہنا بدعت و ضلالت ہے اور ان تمام اہل اسلام کے مخالف جو احادیث صحیحین کو مانتے ہین حجۃ اللہ البالغہ مین ہے

اما الصحیحان فقد اتفق المحدثون علی ان جمیع ما فیہما من المتصل المرفوع صحیح بالقطع وانہما متواتران الی مصنفیہما وانہ کل من یہون امرہما فہو مبتدع متبع غیر سبیل المؤمنین ۱ھ (حجۃ اللہ البالغہ ص)	کہ صحیحین کی مرفوع و متصل حدیثون کے صحیح ہونے اور ان کتب کے مؤلفون تک بتواتر پہنچ جانے پر محدثون کا اتفاق ہو چکا ہے۔ اور اس امر پر انکا اتفاق ہی کہ جو شخص انکے شان کی توہین کرے

وہ بدعتی ہے مومنون کی راہ کے مخالف راہ کا پیرو۔

اور قادیانی کا کشف کے ذریعہ سے حدیث صحیح بخاری کو موضوع قرار دینا اور بھی گمراہی ہے غیر نبی کا کشف و الہام حجت شرعی نہین چنانچہ شرح عقائد نسفی مین صفحہ ۱۴۵ ہے کہ

والالہام المفسر بالقاء معنی فی القلب بطریق الفیض لیس من اسباب المعرفۃ بصحۃ الشئی عند اہل الحق - - + + + + +	الہام جسکی تفسیر یہ ہے کسیکے دلمین بطور فیض کچھ القا ہو اہل حق (یعنی اہل سنت) کے نزدیک حقیقت اشیاء کے علم و معرفت کا

وسیلہ نہین ہے۔ ایساہی تلویح وغیرہ کتب اصول مین ہے۔ تو پہر وہ ایک حجت شرعی (یعنی حدیث صحیح) کا مبطل کیونکر ہو سکتا ہے وہ خود اپنی صحت وقبولیت مین توافق قرآن و حدیث کا محتاج ہے۔

اور قادیانی کا حدیث کو مفسر قرآن نماننا ضلالت اور اہل بدعت کی علامت ہے اہل سنت مین مسلّم ہے کہ حدیث قرآن کی مفسر ہے۔ اور اوس کے اسرار کی مبیّن۔

سنن دارمی کے صفحہ ۶ مین باب السنۃ قاضیۃ علی کتاب اللہ عقد کیا ہے اور اوسکے مین ایک حدیث مرفوع نقل کی ہے۔ پھر بعینہ یہ قول امام یحیی ابن کثیر سے نقل کیا ہے۔ اور اوسکے صفحہ ۲۸ مین حضرت عمر سے نقل کیا ہے کہ لوگ قرآن کی متشابہ آیات یعنی جنکی کئی وجوہ سے تفسیر ہو سکتی ہو تمہارے سامنے پیش کرینگے تم اونکو احادیث نبویہ سے پکڑنا۔ کیونکہ قرآن کو بہتر جاننے والے اہل حدیث ہین۔

عن عمر ابن الخطاب رض قال انه سياتي ناس يجادلونكم بشبهات القرآن فخذوهم بالسنن فان اصحاب السنن اعلم بكتاب الله

اور امام **شعرانی** نے منہج مین کہا ہے کہ امت محمدیہ کا اسپر اتفاق ہے سنت کتاب اللہ کی وجوہات مختلفہ کا فیصلہ کرنے والی ہے۔۱؎

اجمعت الامة على ان السنة قاضية على كتاب الله

اور قادیانی کا اپنے اتباع کو مدار نجات ٹھرانا اور اس سے انکار کو موجب ہلاکت کہنا بھی **سخت گمراہی** ہے اور اسمین بھی اوسکا اپنے حق مین درپردہ نبوت کا دعوے ہے کیونکہ یہ دعوی صرف انبیاء علیہم السلام کو پہنچتا ہے جو سوء خاتمہ سے مامون ہین دوسرون کو ولی کیون نہون اپنی نجات وحسن خاتمہ کا یقین نہین ہے تو وہ دوسرونکو نجات کا یقین کیونکر دلاسکتے ہین۔

۱؎ یعنی حدیث قرآن مجید کی مختلف وجوہات کا فیصلہ کرنیوالی ہے۔

صحیح بخاری مین اکابر صحابہ سے مروی ہے کہ وہ اپنے اوپر نفاق کا ڈر رکھتے تھے

قال ابن ابی ملیکة ادرکت ثلثین من اصحاب النبي صلی الله علیه وسلم کلهم یخاف النفاق علی نفسه ۔
(صحیح بخاری ص)

چنانچہ ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ اسود نے کہا مین نے تیس اصحاب نبوی کو پایا یعنے دیکھا وہ سب کے سب اپنے حق مین نفاق کا ڈر رکھتے تھے ۔ اور مشکوۃ مین حضرت عثمان سے مروی ہے کہ آپ مقبرہ مین جاتے تو اتنا روتے کہ آپکی ڈاڑھی تر ہو جاتی اسی نظر سے علماے اسلام نے کہا ہے کہ ایمان بین الرجاء والخوف چاہیئے ۔

شرح عقائد کے صفحہ ۲۳ مین ہے خدا کے مواخذہ سے بیخوف ہو جانا کفر ہے۔

والامن من الله تعالی کفر لانه لا یامن مکر الله الا القوم الخاسرون ۔ لا یبلغ الولی درجة الانبیاء لان الانبیاء معصومون مامونون من سوء الخاتمه (شرح عقائد) ورسول الله صلی الله علیه وسلم مات علی الایمان ولیس هذا فی اصل شارح تصدر لهذا المیدان لکونه ظاهرا فی معرض البیان ولا یحتاج ذکره لعلوه فی هذا الشان ولعل مرام الامام علی تقدیر صحة ورود هذا الکلام انه صلی الله علیه وسلم من حیث کونه نبیا من الانبیاء وهم کلهم معصومون عن الکفر فی الابتداء والانتهاء نعتقد انه مات علی الایمان واما غیره من الاولیاء والعلماء والاصفیاء بالاعیان ولا بجزم بموتهم علی الایمان وان ظهر منهم خوارق العادات وکمال الحالات وجمال انواع الطاعات

قرآن مین ارشاد ہے خدا تعالی سے وہی لوگ بے ڈر ہوتے ہین جو خسارہ مین ہین اور اسکے صفحہ ۲۳۱ مین ہے کہ ولی انبیاء کے درجہ کو نہین پہونچتے کیونکہ انبیاء خاتمہ برا ہونے سے با امن ہوتے ہین ۔

اور شرح فقہ اکبر مین ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خاتمہ ایمان پر ہوا ہے اس مسئلہ کا بیان ہمقام مین اس امر کے اظہار کی غرض سے ہوا ہے کہ آنحضرت چونکہ نبی ہین اور نبی

فان مبنی امرہ علی الایمان وھو مستور علی افراد الانسان ولھذہ کانت العشرۃ المبشرۃ وامثالھم خائفین من انقلاب احوالھم وسوء اعمالھم فی مآلھم (شرح فقہ اکبر)

سب کے سب ابتداء عمر سے انتہا تک کفر سے محفوظ ہوتے ہین - لہذا ہم یقین رکھتے ہین کہ آپ کا خاتمہ ایمان پر ہوا ہی اُنکے سوا اور ولیون کے ایمان پر خاتمہ ہونیکا ہم یقین نہین کر سکتے اگرچہ اُنسے کرامات وکمال حالات اور انواع طاعات ظاہر ہون کیونکہ یہ یقین تب ہو جبکہ انکا ایمان یقیناً ثابت ہو - اور یہ ایمان لوگون پر مخفی رہتا ہے اسی وجہسے عشرہ مبشرہ اور اونکی امثال اصحاب سوء خاتمہ سے ڈرتے رہے - اور جب اکابر اولیا کو یہ دعوی نہین پہنچتا تو مرزا قادیانی کو (جو عقائد اور اقوال مذکورہ کی نظر سے دائرۂ اسلام اور تسنن سے خارج ہے اور اس اعتقاد واقوال کے ساتھہ اوسکا ولی ہونا ممکن نہین ہے) یہ دعوی کب زیبا ہے -

اور **قادیانی کا** یہہ کہنا کہ اعتقاد حیات مسیح علیہ السلام شرک کا ستون ہے ان تمام صحابہ وتابعین وتبع تابعین ائمہ مجتہدین اور آنحضرت کے وقت سے اسوقت تک کے عام مسلمین کو جو حضرت مسیح علیہ السلام کو زندہ سمجھتے ہین اور قیامت سے پہلے اون کے نزول کے معتقد ہین مشرک بناتا ہے اور یہ امر جیسا کفر ہے محتاج بیان نہین ہے -

اس تفصیل سے ثابت ہوا کہ جو کچھہ ہمنے سوال سائل کے جواب کہا اور قادیانی کے حق مین فتوی دیا ہے وہ صحیح ہے - کتاب وسنت، واقوال علماء امت اسکی صحت پر شاہد ہین اب مسلمانون کو چاہئے کہ ایسے دجال کذاب سے احتراز اختیار کرین اور اُس سے وہ دینی معاملات نکرین جو اہل اسلام مین باہم ہونے چاہئے نہ اسکی صحبت اختیار کرین اور نہ اوسکو ابتداء سلام کرین اور نہ اوسکو دعوت مسنون مین بلاوین اور نہ اوسکی دعوت قبول کرین اور نہ اوسکے پیچھے اقتدا کرین - اور نہ اوسکی نماز جنازہ پڑہین اگر انہین اعتقادات واقوال پر یہہ رحلت کرے - واللہ الموفق للعمل والقبول ۔

الراقم العاجز سید محمد نذیر حسین

تصدیق علماء دہلی و اگرہ و عرب و حیدر اباد و بنگال و غیرہ بلاد

حسبنا الله بس حفیظ الله

لا ریب فی ان القادیانی الغبی الغوی ابتدع بدعة ضلالة
وابرز فی تحریراته سفاهة وجهالة وزاد فی قلبه وعقیدته
مرضا وعلالة قد حرف عن مواضعه الکلم والنصوص
وانکر ما هو من ضروریات الدین فهو وامثاله من
سرقة الدین واللصوص انی لا شک ان هذا
من الدجالین الکذابین والشیاطین الملاعین
تاب الله علیه او ابتلاه بالعذاب المهین امین
یا رب العلمین

اسمین شک نہین کہ قادیانی کجرو ۔ بلید نے بدعت ضلالت نکالی ہے اور اپنی تحریرات مین حماقت
ظاہر کی ہے اپنے حال اور اعتقاد مین بیماری بڑہا لی ہے
کلمات شارع اور نصوص کی تحریف کی ہے اور ان
باتونکا جو دین سے بداہتاً ثابت ہین انکار کیا
ہے ۔ وہ اور اوس جیسے دین کے
چور ہین اور وہ دجالین کذابین اور ملعون
شیاطین سے ہین ۔ خدا اوسکو توبہ کی توفیق
دے یا ذلیل کرنے والے عذاب مین
مبتلا کرے ۔

محمد عبد الجبار عمر پوری محمد حسن اگرہ سے

لا شک فی ان من اعتقد ما بین فی جواب
المجیبین الذین صرحوا مطالب ذلک المعتقد
فهو ملحد لان ذلک المعتقد منکر اکثر
الشرع وحکم مثل المنکر مما لا یخفی +

اسمین شک نہین کہ جو شخص ان باتون پر اعتقاد رکہے جو فتوے
مین مذکور ہین ۔ وہ ملحد ہے ۔ کیونکہ
ایسا اعتقاد رکھنے والا اکثر اعتقادات
ظاہر شریعت کا منکر ہے ۔ اور اسکا
حکم مخفی نہین ہے ۔

کتبہ محمد حسین دہلوی کٹرہ بیلوی دکن

ہ یہ حضرت شیخ الکل کا قلم خود دستخط ہے ۔

طریقۃ ہذا الدجال طریقۃ ضالۃ یشہد علی ردہا النصوص وقد صاب من اجاب عفی اللہ عنہ

اس دجال کا طریق گراہی کا طریق ہے اوسکا النصوص کو رد کرنا اسپر گواہ ہے

اس کے حق مین جو جواب لکھا ہے وہ درست ہے۔

اسحاق بن عبد الرحمن عوبے

الجواب صحیح۔ ترجمہ جواب صحیح ہے۔

محمد بن حسن بن احمد عربی

کل الجواب صحیح لا ریب فیہ ومن انکر فہو ملحد زندیق

جواب سب کا سب صحیح ہے اسمین کوئی شک نہین جو اسکے مضامین کا منکر ہے وہ ملحد اور چھپا مرتد ہے۔

ابو عبد المنان محمد عبد الرحمن

الحق لا یتجاوز عما فی ہذہ الاوراق فماذا بعد الحق الا الضلال

حق اس بیان سے متجاوز نہین جو ان اوراق مین ہی پر حق چھوڑکر بجز باطل کیا ہوگا۔

محمد سید ابو الحسن

محمد سید عبد السلام

ہذا حکم صحیح لا ریب فیہ

اس فتوے کا حکم صحیح ہے۔ اسمین کوئی شک نہین

حامد سید ... پوری

من اعتقد ما فی السوال لا ریب انہ مضل وضال وکذاب مفسد دجال لیس فی زندقتہ وزندقتہ وکفرہ مقال فاتلہ اللہ المتعال۔

جسکا یہ اعتقاد ہو جو سوال مین مندرج ہی اسکی نسبت کوئی شک نہین کہ وہ خود گمراہ ہی اوروں کو گمراہ کرنیوالا۔ کذاب ہے دین مین فساد ڈالنیوالا اسکے چھپے مرتد ہونے اور کفر مین کوئی گفتگو نہین۔ خدا اوسکو ہلاک کرے۔

حررہ الراجی رحمۃ اللہ ابو عبد اللہ محمد فقیر اللہ الکٹھوی الشاہ پوری

اقول بتوفیق الله الوهاب انه لاریب فی صحة هذا الجواب وانه لاشك فی کفر مرزا الکذاب	مین خداوہاب کی توفیق سی کہتا ہون کہ اس جواب کی صحت مین کوئی شک نہین اور نہ اس کذاب

قادیانی کے کفر مین شک ہے۔

محمد یوسف

جس شخص کے ایسے عقائد اور اقوال ہون اوسکے کفر مین کچھ شبہ نہین فقط ۱۲

قادر علی عفی عنہ

حضرت اوستاذنا وشیخنا وشیخ الاسلام مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی ادام الله برکاتہ نے جو کچھ زیب رقم فرمایا ہے مجھے اس سے دلی اتفاق ہے۔

محمد حسین بٹیالوی

جواب صحیح اور درست ہے۔

عبد الکریم

محمد کرامت الله — محمد ابو الحسنات یحیی — محمد الطاف حسین عفی عنہ — محمد زکریا عفی عنہ — ابو الفضل محمد عبد الرحمن

ابو الفضل محمد نصیر الله — ابو عبد الله احمد العزیز — محمد امین بنیا خان — خادم العلماء محمد عیسی — ابو محمد عبد الله ثابت علی

افاد المجیب واجاد۔ مجیب نے اس جواب سے لوگون کو فائدہ پہچایا۔ اور جواب کھرا دیا۔

ابو اسمعیل یوسف خانپوری

اصاب المجیب۔ جواب دینے والے نے درست کہا ہے۔

محمد سراج الدین

الجواب صحیح والمجیب نجیح۔ جواب صحیح ہے اور مجیب رستگار۔

محمد

مرزا قادیانی کی بعض تصنیف فقیر کی نظر سے گذر چکی تھی فی الحال یہہ سوال وجواب سنا گیا
بے شک مرزا قادیان اہل اسلام سے خارج ہے اور سخت ملحد اور ایک دجال دجالون مخبر عنہا
سے ہے اور پیرو اوسکے گمراہ ہین فقط

فقیر مسعود دھلوی

سجادہ نشین نقشبندیہ
خلیفہ امام علی شاہ رحمہ
رتر چھتر پنجاب

الجواب صحیح۔ یہ جواب صحیح ہے۔

حبیب احمد

من اعتقد ما فی السوال لاشک انہ الدجال۔ جبکہ ایسا اعتقاد ہو جو سوال مین ہے۔ وہ
بلاشک دجال ہے۔

فتح محمد تحویری مدرس دھلی

من کان اعتقادہ مخالفا لاھل السنۃ والجماعۃ فھو بلا ریب خارج عنہ سیمان کان اعتقادہ مما ھو فی ھذا السوال مرقوم فھو قطعا زندیق و مرتد۔

جس شخص کا اعتقاد اہل سنت وجماعت سے خارج ہو وہ بلا ریب انکی جماعت سے خارج ہے اور خاصکر جس شخص کا ایسا اعتقاد ہو جو سوال مین مرقوم ہے وہ قطعًا چھپا کافر و مرتد ہے۔

محمد امان اللہ

کان کذا فکذا

اگر قادیانی نے ایسا کہا ہے جو سوال مین ہے تو اوسکا
حکم ہے جو جواب مین ہے کہ وہ دجال کذاب ہے اور پابندی اسلام سے خارج ہے

حررہ عبد القادر

الجواب صحیح والمجیب نجیح۔ جواب صحیح ہے۔ اور مجیب رستگار۔

محمد عثمان

حقیقت مین ایسا شخص منجملہ ان دجالون کے ایک دجال مگر بڑا بھاری دجال بلکہ اسکا عم
دجال ہے اس زمانہ کی کیا خصوصیت ہے اسی ملک پنجاب مین کہ جہان کا ہیولیٰ بڑا قابل ہے
لڑنکی سادہ لوحی اس بات کی مقتضی رہتی ہے کہ کوئی نئی صورت پہنائی جاوے مذہب

بیکوک بھی محمد حسین نے فرخ سیر کے عہد مین جاری کیا تھا اور نبوت و ولایت مین ایک مرتبہ مانا اور ایک کتاب بھی گھڑی جسکے سیکڑون پڑھے لکھے سادہ لوح بھی معتقد ہو گئے تھے۔ ہنود مین بھی آریہ مذہب پنجاب والون نے جلد قبول کیا۔

سب باتون سے قطع نظر کیجیے کہ ان احادیث کی تاویل اور آیات کی تاویل جو وہ کرتے ہین محض جاہلانہ جگر بندی ہے جیساکہ دہری اور عام جہلا رکیا کرتے ہین مگر جب یہ تاویلات صحیح مان لیجاوین کہ مسیح ابن مریم سے یہہ مراد اور قتل خنزیر سے یہہ الخ تو پھر میان قادیانی کو کیا ترجیح ہے کہ وہ مسیح موعود مانا جاوے جسکو نہ علم ہے نہ فضل نہ خاندان نبوت سے ہے اگر مسیحائی کا ایسا ہی بازار گرم ہے تو اور اچھے اچھے شخص اسکی مستحق ہین مگر معاذ اللہ اونکو اس روٹی کمانے کے دہندے سے کیا کام خدا کی پناہ کہ وہ ایمان ضائع کر کے مریدون کے ہان کا حلوا پوری اوڑاوین۔ اگر یہی آزادی اور الحاد کا دریا پنجاب مین موج زن رہے گا تو کوئی شبہ نہین کہ امروز فردا مین کوئی نبوت کا مدعی بھی کھڑا ہو جاوے گا اور اسکے بعد کوئی موٹا تازہ دولت والا خدائی کا دعوی کر بیٹھے گا اور قطعًا سیکڑون پنجابی سادہ لوح انکے بھی مرید ہو جاوین گے۔ معاذ اللہ اس جہل و خرافات کا کیا ٹھکانا ہے۔ اللہ قادیانی کو ہدایت نصیب کرے آمین

ابو محمد عبد الحق
مؤلف تفسیر حقانی

علماء کانپور و علی گڈہ وغیرہ

جس شخص سے یہ عقائد اور مقالات ہین جو سوال مین مذکور ہوئے۔ وہ بیشک دائرہ اسلام سے خارج اور ملحد و زندیق ہے نعوذ باللہ من شرورہ۔

محمد لطف اللہ   محمد عثمان

مولوی عبد الحق [illegible] اس عبارت کو لکھنے کے وقت [illegible] قادیانی [illegible]

لما ثبت ان القادیانی ینکر وجود الملائکۃ علی وجہ
جاء فیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وینکر نزول جبرئیل علیہ السلام
ویقول ان الملائکۃ عبارۃ عن ارواح السیارات والنفوس
الفلکیۃ ویقول ان لیلۃ القدر عبارۃ عن الزمان الظلمانی
الذی ینقطع فیہ البرکات السماویۃ ویقول نزول عیسی
ابن مریم ورفعہ الی السماء بجسدہ العنصری من المستحیلات
ومن الاباطیل ویقول ان المراد بختم النبوۃ ھو ختم
تشریع جدید لاختم مطلق النبوۃ ویقول ان سلسلۃ
مطلق النبوۃ جاریۃ غیر منقطعہ بعد نبینا صلی اللہ علیہ وسلم
الی یوم القیامۃ ویقول ان المسیح الموعود فی الشریعۃ
المحمدیۃ لیس ھو عیسی ابن مریم الذی فات بل الموعود
مثیلہ وھو انا الذی انزلنی اللہ فی القادیان وانا
الذی نطقت بہ السنۃ والقرآن ویقول المراد
بالدجال الذی نطقت بہ السنۃ منکری عقیدتی
ویقول ان ظواھر النصوص مصروفۃ عن ظواھرھا
وان اللہ تعالی لم یزل یبین مرادہ بالاستعارات
والکنایات ومثل ذلک من الاباطیل الخرافات
اعاذنا اللہ من کل ذلک فلا شبہۃ عندی فی کفرہ
فھو کافر متعنت معاند للشریعۃ المحمدیۃ یرید
ابطالھا سود اللہ وجھہ۔

چونکہ یہ امر ثابت ہو چکا ہے کہ قادیانی وجود
ملائکہ کا جو آنحضرت ؐ نے بیان کیا ہے منکر ہے
اور نزول جبرئیل کا منکر ہے اور اس امر کا قائل ہے
کہ ملائکہ ستاروں کی ارواح اور نفوس فلکیہ ہیں اور وہ
قائل ہے کہ لیلۃ القدر سے وہ تاریک زمانہ مراد ہے
جسمیں برکات آسمانی منقطع ہو جاتی ہیں اور
وہ قائل ہے کہ حضرت عیسیٰ کا اپنے جسم سے
آسمان پر جانا اور نازل ہونا محال ہے اور وہ
قائل ہے کہ ختم نبوت سے نئی شریعت والی نبوت
کا ختم ہونا مراد ہے نہ مطلق نبوت کا ختم ہونا
اور وہ قائل ہے کہ مطلق نبوت کا سلسلہ آنحضرت
کے بعد قیامت تک جاری ہے اور وہ قائل ہے
کہ جس کے آنیکا شریعت محمدی میں وعدہ دیا گیا
ہے اوس سے عیسیٰ ابن مریم مراد نہیں جو فوت ہو چکا ہے
بلکہ اوسکا مثیل دوسرا مراد ہے جسکو خدا نے قادیان میں
اوتارا ہے اور قائل ہے کہ دجال سے اوسکے منکر مراد ہیں
اور قائل ہے کہ قرآن و حدیث ظاہر معانی سے پھیرا ہوا ہے
اور خدا تعالیٰ اپنی مراد کو ہمیشہ استعارہ میں بیان کیا
کرتا ہے ایسے ہی اور خرافات باطلہ اس سے ثابت ہو چکے
ہیں۔ لہذا میرے نزدیک اوس کے کفر میں کوئی شک نہیں ہے
وہ کافر ہے بدکردار شریعت محمدیہ کا مخالف۔ اوسکو باطل کرنا چاہتا ہے۔ خدا اوسکا مونہہ کالا کرے۔

محمد اسمعیل

ما اتی به المجیب فهو حق حقیق بالقبول
ولا ریب فی ان القادیانی جاحد لاصول الشریعة
الغراء المحمدیة ومن جاحدها فلا ریب فی کفره اللهم
ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعه وارنا الباطل باطلا
ووفقنا اجتنابه وانا العبد الکئیب المستغفر
لذنوب محمد ایوب الکولوی صانه الله عن الذنب
الجلی والخفی۔

جو کچھ مجیب نے بیان کیا ہے وہ حق ہے اور قبول
کے لائق ہے اسمین شک نہین ہے کہ قادیانی
شریعت محمدیہ کے اصول کا منکر ہے اور جو انکا منکر
ہو اوس کے کفر مین کوئی شک نہین ۔ ای خدا تو ہمین
حق کو حق کرکے دکھا اور اوسکی پیروی نصیب کر اور باطل کو
باطل کرکے دکھلا اور اوس سے اجتناب کی توفیق دے

مین ہون بندہ گنہگار بخشش کا خواستگار
محمد ایوب ساکن کول

علماء بنارس و اعظم گڈہ وغیرہ

ہمنے رسالہ فتح اسلام و توضیح المرام وغیرہ جو مرزا غلام احمد قادیانی کے نام سے چھپے ہین دیکھے اور انمین وہ مقالات اور عقائد جو فتوے مین نقل کئے ہین پائے ہماری نزدیک ان عقائد کا معتقد اور ان مقالات کا قائل احاطۂ اسلام سے خارج ہے اور دجال کذاب ہے

(مہر: حکیم محمد حسین بنارسی)

مجھکو بھی مولوی حافظ حکیم محمد حسین کی تحریر سے اتفاق ہے۔

(مہر: محمد عبد الرحمن عفی عنه)

الجواب صحیح - جواب صحیح ہے - + الجواب صحیح - جواب صحیح ہے

محمد عبد المجید — محمد حیات عفی عنه

جس شخص کا ایسا عقیدہ ہے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے واللہ اعلم

فقیر عبد القادر محمد

جناب مولوی حافظ حکیم محمد حسین صاحب کی تحریر سے مجکو اتفاق ہے واللہ اعلم بالصواب

عبد الغفور ولی اللہ

بیشک ان عقائد کا معتقد دجال وکاذب ہے۔

شہید الدین احمد ابن ابناسے

علماء ارہ وغازی پور ومہدانوان وغیرہ

ہمے اس جواب کے ساتھ پورا اتفاق ہے بے شک مرزا کے خیال کا آدمی احاطۂ اسلام سے خارج ہے واللہ اعلم۔

ضمیر الحق ارہ ابوالخیر محمد

الجواب صحیح - جواب صحیح ہے۔ جواب باصواب ہے

الطاف حسین محمد اسمٰعیل

ہمنے جہانتک اقوال مرزا قادیانی کے دیکھے اور سنے اون اقوال کے رو سے قادیانی احاطۂ اسلام سے خارج ہے۔

وصیت علی

مین اس کے ساتھ پورا متفق ہون

ابو محمد ابراہیم رئیس مدرسہ احمدیہ

گر مسلمانی ہمین ست کہ مرزا دارد ٭ وای گر در پس امروز بود فردای

اس جواب سے مجھے اتفاق ہے واللہ تعالے اعلم عبد الغفار

مین نے ان اوراق کو اول سے آخر تک پڑھا اور مرزا کے عقائد و مقالات کو اوسکی اصل تصانیف مین بھی دیکھا میری راے مین وہ ضرور ان عقائد و مقالات کی نظر سے دجال و کذاب ہے اور دائرہ اسلام و اہل سنت سے خارج ہے - کتبہ محمد عبد اللہ غازی پوری

مین بھی اس جواب کے ساتہہ پورا اتفاق ظاہر کرتا ہون -

ابو عبد الودود ادریس

علماء رحیم آباد ضلع دربہنگہ ترہت

الحمد لله القاهر فوق العباد الحافظ لدينه عن شرور الكذابين اهل الفساد هو الذي فطر الانام على فطرة الاسلام وجبلهم على الملة الحنفية السمحة البيضاء وهو ذو الجلال والاكرام ثم ضلوا وتهودوا وتنصروا والحدوا في اياته فبعث فيهم رسولا منهم ومعجزاته فاسس قواعد الشرع والاركان واوضح لهم سبل السلام باوضح البيان فرزقوا به السلوك على مناهج الهداية وفازوا باتباعه معالم السعادة ثم ارتد من ارتد عن دينه وافترى على الله كذبا وكذب على رسوله فكانوا لجهنم حطبا فاتى الله بقوم اذلة على المؤمنين اعزة على الكافرين

سب تعریفون کا خدا تعالی مستحق ہے - جو تمام بندون پر غالب ہے - اور اپنے دین کا اہل فساد کی شرارتون سے محافظ - وہ جسنے لوگون کو فطرت اسلام پر پیدا کیا - اور دین یکسو - آسان - روشن (اسلام) انکی جبلت مین رکھا - پہر وہ اپنی فطرت کو چہوڑ کر یہودی نصرانی اور ملحد بن گئے - تو خدا تعالے نے انہی مین سے ایک رسول معجزون کے ساتہہ انہین بھیجا - اس رسول نے شرع کے قواعد - اور ارکان بنا دیئے اور سلامتی کے راستے خوب واضح کر دیئے - جسکی برکت سے لوگ ہدایت کی راہ چلنے لگے اور آپ کی پیروی

فنصروا الحق وحاربوهم وجادلوهم فكب
المفترون على منها خرهم خاسرين منهم الذين
حرفوا الكلم عن مواضعه من بعد ما تحقق فوق
الله من عباد الناصرين المنصورين على الحق
لتشويش مسالكهم وخرم نطاقهم فاستاصلوا
بنيانهم وما اسسوا ومحوا عن صفحات الدهر
اباطيلهم وما تفتنوا المرتز الى الذي يدعى انه المسيح
الموعود نزوله مما تقوه من المفتريات التي يابى الله
عنها ورسوله كيف اجترى على ذالك وتبوء مقعده
من النار والنصوص في الباب واضح ليس فيها
من الاسرار فان الاحاديث الواردة في نزول المسيح
بعضها البعض مفسرة فقتل الانسان ما اكفره اولا
يرى ان في بعض الاخبار قد ورد لفظ المسيح وفي
بعضها عيسى بن مريم وفي بعضها ابن مريم فقط
وفي بعضها عيسى نبي الله وفي بعضها جملة
واما سكم منكم وقعت حالا فلو كان اطلاق المسيح
على سبيل الاستعارة فلا معنى لهذه القيود
والتصريحات يا للعجب من اجتراء شرار
الخلق الذي يضل الناس في حليتا اهل الصلاح
والدلق فلله دره من شمر عن ساق جده في
ابطال مزخرفاته وشدد ميزره لازالة ترهاته

سے وہ سعادت کو پہنچے۔ پھر بعض لوگ دین سے
پھر گئے اور خدا پر جھوٹ باندھنے لگے۔ اور رسول خدا پر
افترا کرکے دوزخ کا ایندھن بنے۔ تو خدا نے
ایسے لوگون کو پیدا کیا جو مومنون کے آگے جھک
جانیوالے۔ اور کافرون پر غالب آنے والے تھے
وہ حق کے مددگار ہوئے۔ اور ان مرتدون مفتریون
سے لڑے۔ اور جھگڑے۔ وہ مفتری اوندھے
کرکے ناک کے بل گرائے گئے۔ اور خسارہ مین
پڑے۔ انھین سے ایسے لوگ بھی ہوئے جو خدا کے
کلام کی اسکے ٹھکانے (معانی) سے تحریف کرتے
ہین۔ بعد اسکے کہ وہ کلام ان معانی مین ثابت
و متحقق ہو چکا تھا۔ سو خدا تعالیٰ نے اپنے بندون سے
ایسے لوگون کو جو حق کے مددگار اور خدا کی طرف سے
حق پر مدد دیے گئے ہین ان محرفین کی باتون کو
پراگندہ کرنے اور انکی کمر بند توڑنے کی توفیق دی
پس ان خدائیون نے انکی بیخ و بنیاد اکھاڑ دی
اور صفحہ روزگار سے انکی باطل باتین مٹا دین۔
ان محرفین مین سے تمنے اس شخص کو جو مسیح موعود ہونیکا
مدعی ہے نہین دیکھا اور اسکی جھوٹی باتون کو جنسے خدا
اور اسکے رسول اپنی کلام مین انکاری ہین نہین سنا
اسنے اس افترا پر کیونکر جرات کی اور اپنے لئے آگ مین جگہ
بنائی۔ مسیح موعود کے باب مین جو نصوص اور احادیث

فانہ اتی بشئ عجیب لایدرکہ الا الملدب اللبیب وجاھدہ مجاھدۃ اللسان وشوش مسلکھم بالقلم والبیان وقعد لہ کل مرصد حتی اعجزہ وانھزم عدو اللہ وھرب عن کل مشھد جزاہ اللہ عنا وعن سائر المسلمین خیر الجزاء وفاض علیہ البرکات بکرۃ وعشا وانا العبد المفتقر عبد العزیز

وارد ہین وہ تو حضرت عیسی بن مریم کے حق مین روشن بیان ہین۔ جنمین کوئی پوشیدگی نہین ہے۔ احادیث جو اس باب مین وارد ہین وہ ایک دوسری کی تفسیر کر رہی ہین۔ انسان (مدعی مسیحیت) ہلاک ہو وہ کیا ناشکر ہے (جو ان احادیث مین تحریف کرتا ہے) وہ یہ نہین دیکھتا کہ بعض احادیث مین لفظ مسیح وارد ہے بعض مین عیسے بن مریم۔ بعض مین ابن مریم۔ بعض مین عیسی نبی اللہ۔ بعض مین یہ جملہ وارد ہے۔ کہ حضرت مسیح ایسے حال مین آئینگے کہ اسوقت تمہارا امام موجود ہوگا۔ سو اگر مسیح موعود سے یہی قادیانی بطور استعارہ مراد ہو تو پھر ان قیدون اور بیانات احادیث کے کوئی معنی نہین ہین اس بدترین خلائق کی دلیری سے تعجب ہے کہ یہ فقرا اور اہل صلاح کا لباس پہنکر مخلوقات کو گمراہ کر رہا ہے جو شخص اسکی ملمع سازیون کے ابطال کی ٹوہ مین لگا اور کمر کس کر کوشش کر رہا ہے اسکی یہ نیکی خدا ہی کو لیتے ہے وہ اسکی جواب مین ایسی عجیب بات لایا ہے کہ اسکی خوبی کو بجز ماہر دانشمند کوئی جان نہین سکتا۔ وہ اس سے زبانی جہاد کر رہا ہے اور قلم و بیان سے اسکی باتون کو پراگندہ کرتا ہے اور ہر ایک گھات مین اسکے مقابلہ کیلئے جما ہوا ہے یہانتک کہ اسکو مسلمانون سے الگ کیا اور خدا کا دشمن ہر ایک میدان سے بھاگ گیا۔ خدا تعالے ایسے شخص کو ہم سب مسلمانون کیطرف جزا خیر دے اور صبح و شام اسپر اپنی برکات نازل کرے۔ عبد العزیز رحیم آبادی

ھکذا اقول فیہ واعتقادی وبہ نفتی وعلیہ اعتمادی۔ عبد الرحیم رحیم آبادی

علماء بھوپال وعرب وغیرہ

اسلام خصوصاً مذہب اہل سنت مین یہ عقائد و مقالات داخل نہین ہین مرزا قادیانی ان عقائد و مقالات کی نظر سے مانند وجودیہ وغیرہ اہل بدعت کے دجالین کذابین مین داخل ہے اور مرزا کے ان عقائد و مقالات مین پیروان وہم مشربون کو ذریات دجال کہہ سکتے ہین اور ایسے عقائد و مقالات کے ساتھ کوئی شخص شرعاً اور عقلاً ولی اور ملہم و محدث و مجدد نہین ہو سکتا ہے دلیل اسکی حدیث ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ ہے

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یکون فی اخر الزمان دجالون کذابون یاتونکم من الاحادیث بما لم تسمعوا انتم ولا اباءکم فایاکم لا یضلونکم ولا یفتنونکم (رواہ مسلم)

کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے کہ آخر زمانہ مین دجال کذاب پیدا ہونگے جو تمکو ایسی باتین کہینگے جو نہ تمنے سنین ہونگی نہ تمہارے بزرگون نے۔ انسے بچے رہنا وہ تمکو گمراہ نکردین۔ اور بہکا ندین۔

فقیر محمد بشیر

مجھکو مولوی محمد بشیر صاحب کی تحریر سے اتفاق ہے بیشک یہ لوگ ایسے ہی ہین جیسا مولوی صاحب موصوف نے تحریر فرمایا ہے واللہ اعلم۔

مشتاق احمد
سلامۃ اللہ عفی عنہ

طریقۃ الکذاب الدجال مرزا قادیانی طریقۃ اهل الضلال لاشک فی ذلک ومن یشک فی ضلالہ فھو مثلہ وقد حررت فی رسالۃ ردما افتراہ جازاہ اللہ بما ھو اھلہ۔

کذاب دجال مرزا قادیانی کا طریق گمراہونکا طریق ہے۔ اسمین کوئی شک نہین ہے اور جو اسکے گمراہ ہونے مین شک کرے وہ ویساہی گمراہ ہے۔ مین نے اسکے مفتریات (جھوٹی باتون) کے رد مین ایک رسالہ لکھا ہے خدا اوسکو اوس کے مفتریات کی سزا دے۔

حسین بن محسن انصاری الیمانی عفی عنہ

علماء لودھانہ وغیرہ

ھذا الجواب مقرون بالصدق والصواب۔ یہ جواب راستی اور درستی سے ملا ہوا ہے۔

مشتاق احمد

الجواب حق والحق یعلو ولا یعلی۔ یہ جواب حق ہے۔ اور حق غالب ہوتا ہے مغلوب نہین ہوتا۔

محمد حسن لنور

الجواب صحیح - جواب صحیح ہے - الجواب صحیح جواب صحیح ہے - قد صح الجواب

عبد القادر | قربان علی لکھنوی | تحقیق جواب صحیح ہے - محمد حسن

المجیب مصیب - مجیب کا ستی کو پہنچنے والا ہے -

نور الدین خان

علمائے امرتسر سوجانپور وغیرہ

ما قالہ القادیانی فہو خلاف ما قالہ اہل الاسلام	جو کچھ قادیانی نے کہا ہے وہ اہل اسلام کے مخالف ہے

غلام مصطفی

اسمین کچھ شک نہین کہ معتقدات مرزا قادیانی کے برخلاف معتقدات اہل اسلام کے ہین اللہ جلشانہ مسلمانون کو اونکی تسلیم سے محفوظ رکھے -

معتقدات مرزا قادیانی خلاف طریقہ اہل اسلام ہین

العبد غلام رسول الحنفی | انا الراجی رحمۃ اللہ غلام اللہ قصوری

عقائد مرزا باطلۃ واقاویلہ عاطلۃ	مرزا (قادیانی) کے عقائد باطل ہین اور اسکے اقوال بیکار ہین

احقر العباد غلام رسول

ما قالہ المرزا فہو مخالف لمذہب اہل السنۃ والجماعۃ -	مرزا (قادیانی) نے جو کہا ہے وہ اہل سنت و جماعت کے مخالف ہے -

غلام محی الدین

بے شک جس شخص کے ایسے اعتقاد ہون وہ کافر بلکہ اکفر ہے۔

ابو محمد محمد اسمعیل جہنجہانوی

ما قال مرزا قادیانی فهو باطل عند اهل الاسلام	ان اقوال مین جو مرزا نے کہا ہی اہل اسلام کے نزدیک باطل ہے۔

فقیر حشمت علی

اسکی (یعنے مرزا قادیانی کی) عبارات جو مجھکو دکھائی گئی ہین انکا ظاہری مفہوم خلاف عقائد اہل سنۃ جماعت معلوم ہوتا ہے اگر کوئی شخص صرف ان ظاہری عبارات پر لحاظ کرکے عقیدہ رکہے گا تو وہ خطاکار مخالف اہل سنۃ جماعت کا ہے۔

ابو عبید احمد اللہ

مولوی ... خاندان حضرت مولوی عبد اللہ صاحب مرحوم غزنوی سے ہین

رب سدد لسانی واسلل سخیمة قلبی واجر قلمی بما تحب وترضی

زبان کو سیدھا رکھ اور میرے دل کا کینہ کھینچ لے اور میری قلم کو اس بات سے جاری کر جو تو چاہتا اور

لا ریب ان مدعی الامور المذکورة فی السوال مخالف رسول رب العلمین متبع غیر سبیل المؤمنین ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبین له الهدی ویتبع غیر سبیل المؤمنین نوله ما تولی ونصله جهنم وساءت مصیرا۔ مبتغ فی الاسلام طریقة الجاهلیة ومن یبتغ غیر الاسلام دینا

اسمین شک نہین کہ ان امور کا مدعی جو سوال مین مذکور ہین رسول خدا کا مخالف ہے اس راہ کا پیرو جو مومنون کی راہ نہین ہے اور (خدا تعالی فرماتا ہی) جو شخص رسول کی مخالفت کرے۔ بعد اسکے کہ اسکو ہدایت معلوم ہوچکی ہو۔ اور مومنونکی راہ چھوڑکر اور راہ پر چلے ہم اسکو ادھر ہی پھیر دیتے ہین جدھر وہ پھرتا ہے اور اسکو آگ مین

فلن يقبل منه وهو في الآخرة من الخاسرين
من الذين قال فيهم رسول الله صلى الله عليه وسلم
يكون في آخر الزمان دجالون كذابون يأتونكم
من الاحاديث بما لم تسمعوا انتم ولا آباءكم
فاياكم واياهم لا يضلونكم ولا يفتنونكم رواه مسلم
قال علي القاري في شرح الفقه الاكبر ودعوى
النبوة بعد نبينا صلى الله عليه وسلم كفر بالاجماع
وافراخه مخانيث الهنود والنصارى اكثرهم
ممن اضلهم الله على علم فمن يهديهم بعد الله
اسأل الله الهدى لي ولهم ولسائر المسلمين اللهم اهدنا لما
اختلف فيه من الحق باذنك انك تهدي
من تشاء الى صراط مستقيم۔

داخل کرین گے اور وہ بری پھرنے کی جگہ ہے۔ اور
(آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے تین شخصوں سے خدا بہت نا
خوش ہے ایک وہ) جو اسلام میں رہکر کافرون کا طریق اختیار
کرے۔ اور (خدا تعالی نے فرمایا ہے) جو شخص بجز اسلام کوئی دین اختیار
کرے اس سے وہ دین قبول نہوگا اور وہ آخرت میں ٹوٹا پانے
والون میں ہوگا (یعنی) ان لوگون میں ہے جنکے حق میں رسول اللہ صلعم
نے فرمایا ہے کہ آخر زمانہ میں دجال کذاب پیدا ہونگے وہ تمہیں ایسی
باتین سنائینگے جو تم نے سنی ہونگی نہ تمہارے بزرگون نے۔ انسے اپنے آپکو
بچاؤ وہ تمکو گمراہ نکرین اور بہکا دین۔ یہ مسلم کی روایت ہے ملا علی
قاری نے شرح فقہ اکبر میں کہا ہے کہ آنحضرت کے بعد نبوت کا دعوی
کرنا بالاتفاق کفر ہے۔ اس (قادیانی) کے چوزے (اتباع) ہندو
اور نصاری کے مخنث ہیں بہتیرے ایسے ہیں کہ خدا نے انکو
باوجود عالم ہونیکے گمراہ کر رکھا ہے خدا کے سوا انکو کون ہدایت کرے
مین خدا سے انکے لیے اور اپنے لیے اور باقی مسلمانوں کے
لیے ہدایت کا سوال کرتا ہون۔ اے خدا تو ہمکو اپنی مرضی سے حق کا راہ دکھا جسمین اختلاف کیا گیا ہے۔ تو جسے
چاہتا سیدھی راہ دکھاتا ہے۔

عبد الجبار بن شیخ عبد الله غزنوی

قولي في صاحب قاديان ما قاله شيخ الاسلام ابن
تيمية رحمه الله حيث قال كما ان خير الناس الانبياء
فشر الناس من تشبه بهم من الكذابين وادعى انه
منهم وليس منهم فخير الناس بعدهم العلماء والشهداء
والصديقون والمخلصون فشر الناس من تشبه
بهم يوهم انه منهم وليس منهم انتهى. وفي لفظ الحديث
فهؤلاء اذل خلق الله تسعر بهم النار يوم
القيمة عياذا بالله۔

قادیانی کے حق میں میرا وہ قول ہے جو شیخ الاسلام
ابن تیمیہ کا قول ہے جیسے تمام لوگون سے بہتر انبیاء علیہم السلام
ہیں ویسے ہی تمام لوگون سے بدتر وہ جھوٹے لوگ ہیں جو
نبی نہون اور نبیون سے مشابہہ بنکر نبی ہونے کا
دعوی کرین۔ نبیون کے بعد بہتر وہ لوگ ہیں جو علماء اور شہید
اور صدیق اور با اخلاص ہون پس جو انسے مشابہہ بنتے ہیں
اور یہ جتائیں کہ ہم ان ہی میں سے ہیں اور واقعہ میں ایسے نہون
وہ بدترین خلائق ہیں۔ یہ ابن تیمیہ کا قول ہے اور حدیث

مین آیاہے وہ لوگ تمام مخلوق سے ذلیل ترہین اونکو آگ مین جھو کا جائیگا خدا اس سی بچاوی۔

احمد بن عبد الله الغزنوی

الحمد لله اما بعد فیقول الراجی الملتجی الی رحمت ربه القوی ابو محمد عبد الصمد الغزنوی ان غلام احمد القادیانی الغوی الصبی صاحب العقیدة الفاسدة والرای الکاسد ضال مضل زندیق بل هو اضل من شیطانه الذی لعب به وان مات علی ذلک فلا یصلی علیه ولا یدفن فی مقابر المسلمین لان لایتاذی به اهل القبور

سب تعریف خدا کے لئے ہے اسکے بعد امیدوار وہ ملتجی رحمت رب قوی عبد الصمد غزنوی کھتاہے کہ غلام احمد قادیانی کجرو و بلید جسکا عقیدہ فاسد ہے۔ اور رائے کھوٹی گمراہ ہے۔ لوگون کو گمراہ کرنے والا چھپا مرتد ہے بلکہ وہ اپنے اس شیطان سے زیادہ گمراہ ہے۔ جو اس سے کھیل رہاہے۔ یہ شخص اسی اعتقاد پر مرجاوے تواسکی نماز جنازہ نہ پڑہی جائے اور نہ یہ مسلمانون کی قبرون مین دفن کیا جائے تاکہ وہ اہل قبور اس سے ایذا نہ پاوین۔

عبد الصمد

لاریب ان المرزا القادیانی دجال کذاب زندیق باطنی قرمطی وانه من الذین قال فیهم رسول الله صلی الله علیه وسلم سیخرج فی امتی اقوام تتجاری بهم تلک الاهواء کما یتجاری الکلب بصاحبه لا یبقی منه عرق ولا مفصل الا دخله وانه من الذین قال فیهم رسول الله صلی الله علیه وسلم ان بین یدی الساعة کذابین فاحذروهم

اسمین شک نہین کہ قادیانی ایک دجال ہے بڑا جھوٹا چھپا مرتد۔ باطنی قرمطی۔ اور وہ ان لوگون مین سی ہے جنکے حق مین آنحضرت صلعم نے فرمایاہے میری امت مین سی ایسے لوگ نکلینگے جنمین نفسانی خواہشین (بدعات) ایسا اثر کر جاینگی جیسا دیوانہ کتا اس شخص مین اثر کرتاہے جسکو وہ کاٹتا ہے کہ اسکی کوئی رگ یا جوڑ اس اثر سی نہین بچتا۔ اور وہ ان لوگونمین سی ہی جنکے حق مین آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ قیامت سے پہلے کذاب پیدا ہونگے انسے بچیو۔

ابو زعبد ریس الغفور بن محمد عبد اللہ الغزنوی

الحمد للہ رب العلمین الرحمن الرحیم۔ ملک یوم الدین ایاک نعبد وایاک نستعین اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین۔ امین۔ اللھم صل علی محمد والہ وبارک وسلم

یہ مسئول عنہ شخص اپنی ابتدائی حالت مین اچھا معلوم ہوتا تہا۔ دین کی نصرت مین ساعی اللہ تعالے اوسکا مددگار تہا۔ دن بدن فیوضع لہ القبول فی الارض[۱] کا مصداق بنتا جاتا تہا۔ لیکن اوس سے اس نعمت کی قدردانی نہوئی۔ نفس پروری وزمانہ سازی شروع کی۔ زمانہ کے رنگ کو دیکھ کر اوس کے موافق کتاب وسنت مین تحریف والحاد وبیہودیت اختیار کی۔ پس اللہ تعالے نے اوسکو ذلیل کیا فیوضع لہ البغضاء فی الارض[۲] کا مصداق بن گیا۔ قال اللہ تعالیٰ فی امثالہ واتل علیھم نبأ الذی اتینہ ایاتنا فانسلخ منھا فاتبعہ الشیطان فکان من الغاوین ولوشئنا لرفعناہ بھا ولکنہ اخلد الی الارض واتبع ھواہ الایۃ[۳] اللھم انی اعوذبک من الحور بعد الکور۔ یا مصرف القلوب صرف قلوبنا وقلوبھم علی طاعتک۔ امین وصلی

---

[۱] زمین مین اسکے لئے قبولیت کا حکم ہوتا ہے۔

[۲] زمین مین اسکے لئے دشمنی کا حکم ہوتا ہے۔

[۳] ان پر اس شخص (بلعم بن باعوراء) کی خبر پڑھ دی جسکو ہمنے اپنی آیتین (انکا علم) عطا کین پہر وہ انسے (یعنے انکی عمل واعتقاد سے) نکل گیا۔ پس وہ بہکنے والون سے ہوگیا۔ ہم چاہتے تو ان آیات کی ساتھ اسکو بلند کرتے۔ مگر وہ زمین پر پڑا رہا اور اپنی ہوائی نفس کا پیرو ہوا۔

وصلی اللہ علی النبی وآلہ واصحابہ وسلم۔

یہ جناب
حکیم نوردین
مولوی کادیانی کے
حقیقی داماد ہین

عبد الواحد بن عبد اللہ الغزنوی

الحمد للہ نحمدہ ونستعینہ ونسالہ الھدی
وصلی اللہ علی محمد وآلہ۔ المسئول عنہ
عندی مطفی لنور اللہ واللہ متم نورہ
ولو کرہ الکفرون محرف للکتاب والسنۃ
وتحریفہ اشد من تحریف الیہود والنصاری
ومخالف لجمیع المسلمین وخالع لربقۃ
الاسلام من عنقہ وان مات علی
ذلک فیقدم قومہ یوم القیمۃ فاوردہم
النار وبئس الورد المورود واتبعوا
فی ھذہ لعنۃ ویوم القیمۃ بردون الی
اشد العذاب ربنا عوذ بک من درک
الشقاء وسوء القضاء النجا النجا۔

اللہ کے لیے سب تعریف ہے۔ ہم اوسکا شکر کرتے ہین اور اوس سے مدد چاہتے ہین اور اُس سے ہدایت کا سوال کرتے ہین۔ جس شخص کے حال سے اس فتوے مین سوال وجواب ہے وہ میرے خیال مین خدا کے نور (اسلام) کو بوجھانا چاھتا ہے۔ اور اللہ تعالے اپنے نور کو پورا کرنے والا ہے اگرچہ کافر اس سے ناخوش ہون وہ کتاب اللہ وسنت مین تحریف کرنے والا ہے۔ اسکی تحریف یہود ونصاری کی تحریف سے سخت تر ہے اور وہ سب مسلمانون کا مخالف ہے۔ اور وہ اپنی گردن سے اسلام کی رسی نکالنے والا ہے۔ یہ اسی اعتقاد [illegible] قیامت کے دن اپنی پیرو قوم کے آگے آگے ہوگا۔ اور انکو آگ مین وارد کریگا [illegible] بری جاے ورود ہے۔ ان سب (اتباع ومتبوع) پر دنیا مین لعنت پڑتی ہے۔ اور قیامت کے دن یہ سخت عذاب کیطرف پھیرے جاینگے۔ اے خدا ہم تیری پناہ چاہتا ہون بدبختی کے پکڑنے اور بری قضا سے لوگو اپنا آپ بچاؤ نجات کو لازم پکڑو۔

(العبد الواحد بن عبد اللہ الغزنوی)

اسمین شک نہین کہ مرزا (کادیانی) کافر ہے۔ چھپا مرتد ہے۔ گمراہ ہے

لاشک ان مرزا کافر مرتد زندیق ضال مضل ملحد دجال وسواس خناس فمن شک فی مقالتی هذا فلیباهلنی۔	گمراہ کنندہ ملحد ہے دجال ہے وسواسہ ڈالنے والا۔ ڈالکر پیچھے ہٹ جانے والا۔ جسکو میری اس گفتگو مین شک ہو وہ

اسپر مجھسے مباہلہ کرے۔

بیت

اکفر مرزا فهل من مباهل ٭ یباهلنی فی انه لیس کافر

مین مرزا کو کافر جانتا ہون کوئی مجھ سے اس امر مین مباہلہ کرنا چاہے تو کرے۔

عبد الحق غزنوی

یہ وہ صاحب ہین جو مرزا سے
مباہلہ کر چکے ہین۔

مواہیر علما لاہور

عقائد واقوال مندرجہ سوال در کتاب معتبر اہل اسلام ندیدم و نشنیدم۔ اہل اسلام را باید کہ ازین عقائد واقوال احتراز واجب دانند واتباع شریعت حقہ نمایند۔ ومعتقد این عقائد را از اہل اہوائی وضلال باید دانست۔

غلام محمد بگوی بقلم خود

یہ مولوی صاحب ... مسجد ... لاہور
کے امام ... ہین۔

ادعاء النبوة بعد نبینا صلی الله علیه وسلم کفر صریح مخالف للقرآن۔	انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت دعوے کرنا (جیسا کہ کادیانی نے کیا ہے)

صریح ہے اور قرآن کے مخالف۔ العبد فقیر نور احمد امام مسجد انارکلی لاہور

غلام احمد مدرس مدرسہ نصرت الاسلام واقعہ ... لاہور

الحمد لله رب العالمين والصلوة على سيد الانبياء والمرسلين واله اجمعين اما بعد فلما رايت الناس مختلفين في امر مؤلف توضيح المرام والبراهين حتى وجدت بعضهم معتقدا بكماله ومصدقا لمقاله وقليل ماهم واكثرهم حاكما بفساده وجازما بالحاده وجهت ركاب النظر ومطية الفكر الى ساحة كلامه لاظفر على المآرب واطلع على المطالب فاذا هو منكر الخوارق وجاحد كمالات اكرم الخلائق ومحرف النصوص عن معانيها ومخرج الكلمات المحققة عن مواضعها ومنكر صفات الملئكة بل انفسها الان ما يطلق عليه اسم شئ ليس له حظ من مصداقيته حقائقها فصرت من ارتداده على اليقين ووصل الحاده عندي الى حق اليقين فمن يأتيه مصدقا فهو من الضالين ومن فر عن قربه فهو من الامنين اعاذنا الله من شره وشر احزابه الى يوم الدين۔

بعد حمد و صلوٰة - جب مینے لوگونکو دیکھا کہ وہ مؤلف توضیح مرام و براہین احمدیہ کی نسبت مختلف خیال رکھتے ہین - بعض اُسکے معتقد کمال اور مصدق مقال ہین - مگر وہ بہت ہی کم ہین - اور اکثر اسکو مفسد سمجھتے ہین اور اسکے ملحد ہونے کا یقین رکھتے ہین - تو مین نے اپنے مرکب نظر اور سواری فکر کو اسکے میدان کلام مین دوڑایا - تاکہ اسکے مطالب وخیالات پر مجھے اطلاع ہو سو مینے اُسکو معجزات وکرامات اور کمالات انبیاء علیہم السلام کا منکر پایا - اور معنے قرآن و حدیث کا محرف اور کلمات شرعیہ کو اپنے ٹھکانے سے نکالنے والا - صفات بلکہ حقیقت ملائکہ کا منکر - پس مجھے یقین ہوگیا کہ وہ مرتد ہی اور یقینیاً ملحد - جو اسکا مصدق ومؤید ہو وہ بھی گمراہ ہے - اور جو اسکے قرب سے بھاگے وہی امن مین ہے - خدا ہم سب مسلمانون کو اوس کے اور اسکے اتباع کے شر سے بچاوے - آمین ثم آمین لہ العبد غلام احمد مدرس مدرسہ نعمانیہ

نحمده ونصلي على رسوله سيد المرسلين وخاتم النبيين واله وصحبه اجمعين - وبعد فقد رئيت الاقوال المذكورة في هذا الافتاء لغلام احمد القاديانی

مینے قادیانی کے ان اقوال کو جو اس فتوی مین مین دیکھا اور اصل تصانیف قادیانی مین بھی

ووجدتها یقینا فی کتبه المطبوع الشایعة ایضا فاقول انها مصادمة الشریعة المحمدیة الغراء ومنافیة للملة الحنفیة البیضاء مما افیض علینا من جماعة الصحابة والتابعین ووصل الینا عن ائمة المسلمین من الفقهاء والمحدثین ؓ فلاشک فی ان من یصدق الاقوال المذکورة ویسلمها کائنا من کان و اینما کان فقد خارج عن حوزة الاسلام والایمان ومارق عن اتباع الحدیث والقران هذا والله عزیز ذوانتقام فی یوم الفصل والخصام ۔

انکو ملاحظہ کیا ۔ وہ اقوال شریعت محمدیہ ؐ اور تمام سلمانون کے مخالف ہین جوان اقوال کا مصداق ہو جو کوئی ہو اور جہان کہین ہو وہ احاطہ اسلام سے خارج ہے ۔ اور اتباع قرآن وحدیث سے باہر ہے

العبد محمد عبد الله

لاریب فی ان ما تقوله المرزا خلاف ما قاله رسول الله صلی الله علیه وسلم وان ما جاء به السحر ان الله سیبطله ان الله لا یصلح عمل المفسدین ویحق الله الحق بکلماته ولو کره المجرمون ۔

ہمین شک نہین کہ جو کادیانی نے بات بنائی ہے وہ فرمودہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالف ہے ۔ جو کچھ وہ لایا ہے سحر[1] کی قسم سے ہے خدا اسکو باطل کریگا ۔ اور حق کو اپنے کلمات سے ثابت کریگا ۔ اگرچہ مجرم ناخوش ہون ۔ فقیر الی اللہ محمد عفا اللہ عنہ

رسالہ فتح الاسلام وتوضیح المرام وازالہ اوہام مولفہ مرزا غلام احمد کادیانی مین جو یہ اعتقاد ومسائل درج ہین کہ مسیح موعود مین ہون ۔ ملائک بذات خود اپنے وجود سے زمین پر نہین آتے ۔ انبیا پر نہین اترتے ۔ صرف انکی تاثیر نازل ہوتی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج جسم مبارک کے ساتھہ نہین ہوا عیسیٰ ؑ مردہ کو باذن اللہ زندہ نہین کرتے تھے ۔ جانور کو زندہ نہین کرتے تھے ۔ موسی ؑ کا عصا سانپ حقیقی نہین بنا تھا ۔ ابراہیم علیہ السلام نے چار جانور کو جنکا قرآن شریف مین بیان ہے زندہ نہین کیا ۔ بلکہ یہ از قبیل عمل مسمر یزم تھے ۔ علی ہذا القیاس اور ایسے اعتقاد ومسائل نصوص کتاب اللہ واحادیث صحیحہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور سبیل سلف صالحین مومنین سے مخالف ہین ۔ لہذا یہ عقائد ومسائل باطل ہین ۔

[1] سحر اسلیے کہا ہے کہ اسکا حواریون پر جادو کا سا اثر ہوا ہے وہ صم بکم عمی ہو کر اسکو بے سوچے مان گئے ہین ۔

آفر ایسے اعتقاد والا اس آیت شریف کا مصداق ہے ومن یشاقق الرسول من ابعد ما تبین لہ الھدی ویتبع غیر سبیل المؤمنین نولہ ماتولےٰ ونصلہ جھنم وساءت مصیرا۔ جن لوگون کو ان عقائد کیطرف میلان ہوگیا ہے۔ انکو لازم ہے ان عقائد کو پیش کر کے اور علماء فضلا سے نہ صرف دوچار سے بلکہ صدہا سے اخروی نجات کی غرض سے اور طالب راہ حق بنکر ان سے شبہات کا حل کرائین۔ یا ان کتب کے جواب غور سے دیکھین اور پورانی اور قدیمی تحقیقات کو بلا دلائل یقینیہ واتفاقیہ نہ چھوڑین فقط وما علینا الا البلاغ۔

الراقم خاکسار رحیم بخش مصنف سلسلہ تعلیم الاسلام

علماء وسجادہ نشینان بٹالہ ضلع گورداسپورہ

لاریب مرزا غلام احمد کادیانی کے دعاوی مخالف قواعد اسلام وغیر مطابق کلام برکت التیام جناب خیر الانام ہین۔ اوسکے ہزلیات باطلہ ولغویات لاطائلہ پر نظر کرنا تو ایک بڑا بھاری ثبوت اوس کے ضال ومضل ہونیکا ہے۔ صرف عیسیٰ موعود کے کادیان مین (جو وسط ملک پنجاب مین ایک گاؤن ہے) ظہور پکڑنے کا دعوی کرنا ہر ایک مسلم جو تھوڑی سی نسبت بھی علوم دینیہ سے رکھتا ہو پر خفا ہے۔ کہ کسقدر مضامین احادیث صحیحہ اور روایات قویہ کے برخلاف ہے۔ حضرات علماء اولی الاہتدا مجیبین مصیبین نے شکر اللہ سعیہم جسقدر اوسکی نازخرافات کے اطفاءمین آب جہد مشکور وسعی دفور اراضی قلوب المؤمنین پر ڈالا ہے۔ بغایت درجہ شایان نثار وقابل مرحبا ہے۔ اگر ان حضرات کی ہمت علیا

ایسی ہی گرم رہی۔ اور منسل مذکور کی کتب پر فتوے کا حرف بحرف رد ہو گیا۔ تو بہت عمدہ اعانت دینی و مدد اسلامی کیصورت آئینہ وقت مین جلوہ گر ہو گی۔ موفق حقیقی کیطرف سے یہ خیر توفیق ہمارے علمارحق کو وقتاً فوقتاً بھر ایام و ساعات بر جمیع اوقات و انات ہوتی رہے۔ اور اس آیت شریفہ کا مصداق ظہور پذیر ہو جاوے۔ جاء الحق وزھق الباطل۔

مجھے اپنے بعضے بھائیون پر سخت افسوس ہے کہ جو مرزا مذکور کی کتب کو اچھی طرح سے مطالعہ کرتے ہین۔ بالخصوص توضیح المرام۔ فتح الاسلام ازالہ اوہام۔ کہ جسمین صاف طور پر عقائد مخالف شریعت غرا و ملت بیضا مندرج ہین۔ پھر مرزا کادیانی کو مسلمان اہل ایمان سمجھکر اوسکی دوستی و محبت کا دم بھرتے رہین۔ حالانکہ ایسے عقائد رکھنے والا شخص بے ریب و شک زمرۂ اہل اسلام سے خارج و بفرقہ کفار مندرج ہوتا ہے۔ ہادی مطلق ہمکو اور ہمارے بھائیون کو ایسے اشخاص کی صحبت سے اور انکی کتب کے مطالعہ سے مامون و مصئون فرمائے۔ آمین یا ہادی المضلین۔ بحرمت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین۔

حررہ فقیر ظھور الحسین عفی عنہ

جواب صحیح ہے۔ جو شخص ان عقائد کا معتقد ہو وہ دور ہو ل گیا۔

جواب المجیب صحیح لانہ من اعتقد بتلک العقائد فقد ضل ضلالاً بعیدا

حررہ

مسکین المساکین امام الدین بٹالوی

ماکتب فی هذا لکتب صحیح بلاریب وتردید	جو اس فتوے مین لکھا ہوا ہے

وہ بلاشک وطمع سازی صحیح ہے۔

حررہ محمد سید صادق ولد مولوی گل علی شاہ مبر مغفور

المسطور حق لاریب فیه + + +	اسمین جو لکھا گیا ہے وہ صحیح ہے۔

العبد محمد ابن ابرهیم امام مسجد جامع بٹالہ

ماحرر فی هذا الورق صحیح + +	جو اس ورق مین لکھا گیا ہے وہ صحیح ہے۔

العبد ابو الحسن محمد حسین عفی عنہ

یہ دو لفظ مولوی محمد صادق صاحب کے بنائے ہین۔

ذلک الکتاب لاریب فیه المجیب مصیب۔	اس فتوے مین کوئی شک نہین ہے۔ مجیب نے ٹھیک جواب دیا ہے۔

حررہ محمد فخر الدین گجراتی وارد بٹالہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامدًا ومصلیًا ومسلمًا - اما بعد فی الواقع یہ عقائد مستحدثہ مخترعہ موضوعہ مرزا صاحب کادیانی کے مخالف عقائد حقہ جمہور اہل اسلام ہین۔ پس ہر مسلمان متدین پر لازم ہے کہ انکا ابطال جہانتک ہو سکے کرے ہاتہ سے یا زبان سے اور دل سے فقط برا جاننا تو ضعف ایمان پر دال ہے۔ جیسا کہ حدیث صحیح مین ہے عن طارق بن شہاب قال اول من بدء بالخطبة قبل العید مروان فقام الیه رجل فقال الصلٰوة قبل الخطبة فقال قد ترک ما هنالک فقال ابو سعید اما هذا فقد قضی ما علیه

ملہ اسکا خلاصہ ترجمہ یہ ہے۔ کہ مروان نے نماز عید سے پہلے خطبہ پڑہا تو ایک شخص نے اسپر اعتراض کیا۔ جسپر ابو سعید خدری رض [illegible]

سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من رای منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ فان لم یستطع فبقلبہ وذالک اضعف الایمان - رواہ مسلم - واضح رہے کہ قطع نظر ان جمیع عقائد باطلہ کے جنکی تردید اصل فتوے مین مندرج ہے . صرف بعض مجملاً ذکر کرکے ابطال کیا جاتا ہے . وہ یہ کہ جمہور اہل اسلام کا یہ عقیدہ ہے کہ قرب قیامت مین حضرت عیسے علیہ السلام آسمان سے نزول فرمائین گے . اور دمشق کے منارہ شرقی پر فرشتون کے پرون پر ہاتہ رکھکر تشریف لائین گے . اور دجال کو (کہ انسے پیشتر خروج کرچکا ہوگا) قتل فرمائینگے . اور نیز حضرت مہدی علیہ السلام بھی اسوقت ظاہر ہو چکے ہونگے . یہ بیان احادیث صحیحہ سے ثابت ہے . عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکما عدلا فیکسر الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الجزیۃ ویفیض المال حتی لا یقبلہ احد حتی تکون السجدۃ الواحدۃ خیرا من الدنیا وما فیہا ثم یقول ابو ہریرۃ فاقرؤا ان شئتم وان من اہل الکتاب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ متفق علیہ . اس حدیث مین گویا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے تفسیر آیت کی فرما دی کہ جس سے انکا دنیا مین پھر آنا اور فوت ہونا ثابت ہوتا ہے وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واللہ لینزلن ابن مریم حکماً عادلاً فلیکسرن الصلیب ولیقتلن الخنزیر ولیضعن الجزیۃ ولیترکن القلاص فلا یسعی علیہا ولتذہبن الشحناء والتباغض والتحاسد ولیدعون الی المال فلا یقبلہ احد - رواہ مسلم وفی روایۃ لہما کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم وامامکم منکم انتہی ان ہر دو حدیثون مین صاف طور پر آپنے قسم کہا کر فرمایا کہ ابن مریم علیہ السلام جب اترین گے تو صلیب کو توڑینگے اور خنزیر قتل کرین گے . اور یہ سب امور اپنے حقیقی معنے پر محمول ہین جیسا کہ علماء اہل اسلام نے اسکی تصریح فرما دی ہے -

(۱۲۱) ان احادیث کا خلاصہ مطلب فتوے مین بصفحہ (۹۳ تا ۱۶۳) گذر چکا ہے -